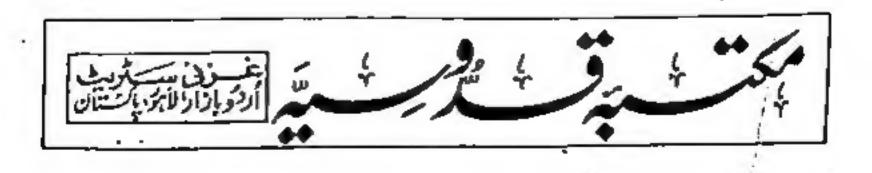


المالية المالي

نظریثانی: مخسر المناق محمی سرجید؛ مرااع بارتر<u>ت تورنسوی</u> موماع بارتر<del>مت م</del>یربروی



Marfat.com

#### خوبصورت اورمعيارى مطبوعات

الآب ورافظ الآبروافلاوف الآبروافلاوف الآبروا

اس کتاب کے جملہ حقوق اشاعت محقوظ ہیں

اهندام طباعت ابونجشت رق راوسی

اشاعت \_\_\_ ۱۱۰۲۰

قزرب ن اسلامک پریس

منحت تبرقة ويستبي

Tel: +92-42-37351124,37230585 maktaba\_quddusia@yahoo.com www.quddusia.com

رحان اركيث وخزني مزيث واردو إزار ولامور بإكتان



1		
~		فهرمست
q	2	يميش لفظ
18		مقدمه
۱۵	ي مشهور تصانيف	علم مصطلح ہے متعلق
19		بنيادى اصطلاحات
rr	_	پہلاباب: خبرکے م
44	، پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی تقتیم	پىلى فصل : ہم تك
44	• 7	كىلى بحث : خبر متوا
۲۷	أطاو	دو سری بحث : خبر آ
<b>TA</b>		مشهور
۳.		29
۳۱		غربيب
ra	عبتارے خبر آحاد کی تقتیم	
<b>4</b> 4		دو سری فصل : خبر م
РΥ	بالشمين	پہلی بحث : مقبول ک <sub>و</sub> صه
m Z		تصحيح لذابة
r 2		حسن صعر ۱
۵۲		ليحيح لغيره

-57	
۵۳	حسن لغيره
۵۳	محتف بالقرائن متنبول خبرواحد
۲۵.	دو سری بحث : خبر مقبول کی تقتیم معمول به اور غیر معمول به کی طرف
۲۵	محكم ومختلف الحديث
۹۵	ناسخ اور منسوخ حديث
77	تىسرى فصل : خبر مردود
44	خر تر دود اور اس کے مردود ہونے کے اسباب
44	يهلي بحث: ضعيف
YY	دوسري بحث : المردود بسبب سقط من الاسناد
42	معلق
۸۲	مرسل
4	معشل
۷٣	منقطع
20	يدلس
ΛI	مرسل خفی
۸۲	معنن و مؤشن
۸۳	تیسری بحث: رادی میں طعن کے سبب مردود
۸۵	موضوع
۸۹	متروک
91	منكر
92	معروف
92	معلل

تيسير مصطلح الحديث

۵	تيسير مصطلح الحديث
94	ثقات کی مخالفت
9 4	مدرج
iel	مقلوب
1+1"	النزيد في منصل الاسانيد
1+4	مفظرب
1.4	مصحف
111	شاذ و محفوظ
1111	جحالة بالراوى
114	بدعت
114	سوءِ حفظ
119	چوتھی فصل: مقبول اور مردود کے مابین مشترک خبر
,	ملی بحث: مند الیہ کے لحاظ ہے خبر کی تقتیم
14+	مديثِ قدى
Iri	مرفوع
IFF	موقوف
IFY	مقطوع
IFA	دوسری بحث : مقبول اور مردود کے درمیان دوسری مشترک انواع
IFA	مستغر
Ira	. متصل
144	زياداتِ ثقات
122	اعتبار متالع شامد
124	دو سرا باب: رادی بر جرح و تعدیل اور اس کی صفات کابیان

IP4	للى بحث: راوى اور اس كے مقبول ہونے كى شرائط
IMY	دو سری بحث : جرح و تعدیل کی کتب سے متعلق عام رائے
"	تيسري بحث: جرح و تعديل كے مراتب
١٣٧	تيسراباب: روايت اس كے آداب اور ضبط كى كيفيت
144	پہلی فصل: صبط روایت کی کیفیت اور اس کے حصول کے طریقے
"	پہلی بحث : حدیث کے ضبط کی کیفیت اور حاصل کرنے اور سفنے کا طریقہ کار
16.4	دوسری بحث: مخل حدیث کے طریقے اور ادائے حدیث کے الفاظ
ioy	تيسري بحث: حديث كى كمابت ومبط اور اس ميس تعنيف كابيان
1416.	چوتھی بحث : روایت حدیث کی صفت اور کیفیت
146 -	غريب الحديث
IYY	دو سری فصل : روایت کے آداب
"	پہلی بحث : محدث کے آداب
AFI	دوسری بحث: طالب مدیث کے آداب
14.	چوتھا باب : اسناد اور اس کے متعلقات
16	كبلى قصل: لطائف اسناد
п	عالی اور تازل اسناد
140	July 1
124	اکابر کی روایت اصاغرے
149	آباء کا بیول سے روایت کرنا
149	بیوں کا آباء سے روایت کرنا
IA+	مدن اور اقران (ساتھیول) کی روایت
IAP	سابق اور لاحق

### Marfat.com

IAM	دو سری فصل : راویوں کی پیجیان
١٨٥	صحابہ کرام مِنی تنام کی پیجیان
IAG	تابعين رمشيئي كي بيجيان
19+	بھائیوں اور بہنوں کی پیجیان
198	متفق اور مفترق
198	مؤ تلف اور مختلف
190	متشاب
194	مهمل
194	مبهات کی پیجیان
199	وحدان کی پیجیان
r++	ان راوبوں کی پہچان جنہیں کی نام یا مختلف صفات سے یاد کیا جاتا ہے
r+1	تامول ' کنیتول اور لقبول میں سے مفردات کی پہچان
r+r	ان کے ناموں کی پہچان جو اپنی کنیتوں ہے مشہور ہیں
h+la.	القاب كى پيجان
	ان کی پیچان جو اپنے آباء کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہیں
r•4	ان نسبتوں کی پیچان جو اپنے ظاہر (معنی) کے خلاف ہیں
r•A	راویوں کی تاریخوں کی پیچان
F1+	ثقات میں سے مخلط رادیوں کی پہان
rii	علاء اور راویوں کے طبقوں کی پہچان
rir	راوبول اور علماء میں سے موالی کی بہجان
	ثقنه اور ضعیف رادبوں کی پہچان
414	راوبول کے وطنول اور شہردں کی پہپان
L II.	

## اللَّهِ اللَّه

# يبشن لفظ

تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے جس نے قرآن کریم نازل فرما کر مسلمانوں پر احسان کیا اور قیامت کے دن تک سینوں اور کتابوں میں اس کی حفاظت کا ذمہ لیا اور اس کی حفاظت کے تخمہ کے طور پر سیدالمرسلین (مٹھینے) کی سنت (احادیث) کی حفاظت کا بھی ذمہ لیا۔ درود و سلام ہمارے آقا اور ہمارے نبی حضرت محمد طفینے پر کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم سے جو چاہا اس کا بیان ان کے سپرد کر دیا جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

﴿ وَأَنُو لُنَا ٓ اِلَيْكَ اللّٰهِ کُو َ لِتُبَيّنَ لِلنَّاسِ مَا نُولِ الله تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

یکنف کے وقی آئو اُنے آئے اللّٰہ کو اللّٰہ کو اللّٰہ الله تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

میں من اللہ کی اللہ کی اللہ کی طرف ذکر (قرآنِ مجید) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں جو ان کی طرف نازل کیا گیاہے اور تاکہ وہ لوگ فکر کریں۔ "
واضح اور روشن اسلوب کے ساتھ آپ این افعال 'اقوال اور تقریرات کے ذریعے واضح اور روشن اسلوب کے ساتھ آپ اینے افعال 'اقوال اور تقریرات کے ذریعے واضح اور روشن اسلوب کے ساتھ آپ اینے افعال 'اقوال اور تقریرات کے ذریعے

ہم راضی ہیں اور اللہ تعالی راضی ہو ان صحابہ کرام رشختی پر جنہوں نے نبی کریم الٹھائیے سے احادیث نبوبہ کو حاصل کیا اور انہیں محفوظ کیا اور تحریف و تبدیلی کے عیوب سے یاک ان احادیث کو اس طرح بیان کیا جیسے سنا تھا۔

اسے بیان کرنے کے لیے کمریستہ ہو گئے۔

الله تعالیٰ کی مهریانی اور بخشش ہو ان سلف صالحین کے لیے جنہوں نے سنت مطهره (احادیثِ مطهره) کو نسل در نسل (زمانه در زمانه یا گروه در گرده) نقل کیا اور داعیان باطل کی تخریف سے احادیث کو محفوظ رکھنے اور اس کی نقل و روایت کو سلامت رکھنے کے لیے عمدہ اور عمیق قواعد و ضوابط وضع کیے۔

الله تعالی جزائے خیردے ان متاخرین مسلمان علما کو جنہوں نے سنت کی روایت کے

قوانین اور اس کے ضوابط کو سلف صالحین سے حاصل کیا' اور انہیں مہذب و مرتب شکل میں مستقل تصانیف میں جمع کر دیا۔ اور بعد میں نہی علم «علم مصطلح الحدیث» کے نام سے مشہور ہوا۔

چند سال پہلے جب مجھے مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ کے کلیۃ الشریعۃ میں علم مصطلح الحدیث کی تدریس سونی گئی اور اس کے لیے ابن العملاح دالیتی کی کتاب "علوم الحدیث" مقرر ہوئی ' پھر اس کی بجائے میں امام نووی دولیتی کی کتاب "المنقریب" جو کہ ابن العملاح دولیتی کی علوم الحدیث کا اختصار ہے ' مقرر ہوئی تو میں نے ان دونوں ابن العملاح دولیتی کی علوم الحدیث کا اختصار ہے ' مقرر ہوئی تو میں نے ان دونوں کتابوں میں طلبا کے لیے چند وروس مشکل پائے لیکن باوجود اس کے فدکورہ دونوں کتابوں میں طلبا کے لیے چند وروس مشکل پائے لیکن باوجود اس کے فدکورہ دونوں کتابوں کی بڑی شان و عظمت ہے اور ان میں بہت زیادہ فوا کد ہیں۔ بشرطیکہ انہیں منظم تر تیب کے ساتھ پڑھا جائے۔ ان مشکلات میں سے پچھ نمونے یہ ہیں :

- لعض بحثول میں طوالت خاص طور پر ابن الصلاح رطانی کی کتاب میں۔
  - کے بحق میں اختصار خاص طور پر امام نودی رطافی کی کتاب میں۔
    - 🕝 عبارات کامشکل ہونا۔
- بعض بحثوں میں محمیل کا فقدان میں محمیل کا فقدان میں تعریف چھوڑ دیٹایا مثال سے ففلت برتایا

  کسی بحث میں اُس کے فوائد کا ذکر نہ کرنایا مشہور تصانیف کے درج کرنے کی
  طرف توجہ نہ کرنا وغیرہ۔

میں نے اِن کے علاوہ متقدین کی دو سری کتب کو بھی ایسے ہی پایا ہے ' بلکہ ان میں سے بعض کتب میں قو تمام علوم حدیث شامل ہی نہیں ہیں ' اور بعض غیر مرتب ہیں۔ اس بارے میں ان کا عذر سے کہ جن اُمور کو اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے ' وہ ان کے اعتبار سے واضح شے یا اپنے زمانے کے لحاظ سے بعض بحثوں کو طویل کرنے کی ضرورت تھی' اس کے علاوہ اور بھی کئی عذر شے جن سے آگاہ ہیں اور بعض سے آگاہ نہیں ہیں۔

اس بنا پر بیں نے خیال کیا کہ کلیہ الشریعہ کے طلبا کے لیے مقطع الحدیث اور اس کی علوم پر مشمل آسان کتاب لکھوں' تاکہ اس فن کے قواعد اور اس کی اصطلاحات کو سمجھنا ان پر آسان ہو جائے۔ وہ اس طرح کہ ہر بحث کو سلسلہ وار منقش و مرقوم جملوں میں تقیم کیا جائے۔ سب سے پہلے اس کی تعریف ہو' پھر مثال

اور پھراس کی اقسام بیان ہوں علی هذا القیاس۔ آخر میں اس بارے میں مشہور تسانیف پر گفتگو کی جائے۔ اس کی عبارت آسان ہو اور ایبا واضح علمی اسلوب ہو جس میں کوئی دشواری یا تعمق نہ ہو۔ اور چونکہ کلیة الشریعة اور دراسات اسلامیہ میں اس علم کے لیے مختص اوقات اور پیریڈ بہت کم ہیں اس لیے ان کی رعایت رکھتے ہوئے میں نے بہت سے مسائل میں اختلافات یا مختلف اقوال اور تفاصیل کی طرف توجہ نہیں دی اور میں نے اس کانام "تبسیر مصطلح الحدیث" رکھا ہے۔ میں یہ نبیں کہ سکتا کہ یہ کتاب اس فن پر موجود متقدین علما کی کتب سے مستخنی کر دے نبیں کہ سکتا کہ یہ کتاب اس فن پر موجود متقدین علما کی کتب سے مستخنی کر دے گی بلکہ میرا مقصد تو یہ ہے کہ یہ ان کی چائی اور کلید بن جائے اور ان میں موجود مواد کے لیے ایک ندا کرہ بن جائے اور ان کے معانی کو سمجھنے کا ذریعہ ہو اور متقدین علما کی کتب اس فن میں علما کے لیے مراجع خابت ہوں اور ایبا فیاض چشمہ ثابت ہوں علما کی کتب اس فن میں علما کے لیے مراجع خابت ہوں اور ایبا فیاض چشمہ ثابت ہوں جس سے وہ خوب سیراب ہو سکیں۔

میں یہ بھی سلیم کرتا ہوں کہ آخری زمانوں میں بعض محققین کی ایسی کتب بھی سامنے آئی ہیں جو بردے شاندار فوا کد پر مشمل ہیں 'خاص طور پر ان میں مستشرقین اور منحرفین کے شہمات کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن ان میں سے بعض کتب تو بہت زیادہ منصل ہیں 'جب کہ بعض بردی مخضر ہیں اور بعض اس علم کو محیط ہیں۔ میرا دیادہ منصل ہیں 'جب کہ بعض بردی مخضر ہیں اور بعض اس علم کو محیط ہیں۔ میرا مقصد رہے کہ میری رہے کتاب تفصیل اور اختصار کے درمیان متوسط کتاب ہو اور تمام بحثوں کا اعاطہ کرے۔

## ميري إس كتاب كاجديد اجتمام اور كوشش

- استخصیم: ہر بحث کی مضبوط اور مرتوم کلام میں تقتیم' تاکہ طالب علم پر اِس کا مستجھنا آسان ہو۔
- 🗗 تکامل : ہر بحث کو تعریف اور مثال وغیرہ ذکر کر کے عام قهم شکل میں مکمل کرنا۔
  - استيعاب: مخضرطور براس فن كي تمام بحثول كا اعاطه كا اله

تبویب و ترتیب کے لیے میں نے حافظ ابن جررط نی کا ندازے استفادہ کیا ہے جو انہوں نے نخبہ الفکر اور اس کی شرح نزھہ النظر میں افتیار کیا ہے کیونکہ وہ ایک عمدہ ترتیب ہے جے انھول نے اپنایا ہے۔ علمی مادول میں میرا زبادہ تر اعتاد امام ابن العملاح رط نی کتاب علوم الحدیث اور اس کے اختصار امام نووی دائیے کی تقریب اور اس کی شرح امام سیوطی رط نی کا تدریب پر ہے۔

میں نے کتاب کو مقدمہ اور جار ابواب پر مشمل رکھاہے:

پہلا باب خبرکے متعلق ہے۔

دوسراجرح وتعديل كے متعلق ہے۔

تيسرا باب روايت اور اس كے اصول كے متعلق ہے۔

چوتھا باب اسناد اور راوبوں کی معرفت کے بیان میں ہے۔

جب کہ میں اس کوشش کو اپنے عزیز طلبا کے سامنے پیش کر رہا ہوں تو اپنی عاجری اور اس علم کو اس کا حق دینے میں اپنی تعقیر کا معترف ہوں اور اپنے آپ کو خطا کرنے اور کیسلنے سے بری نہیں سمجھتا اور امیر ہے کہ جو حضرات اس میں غلطی یا خطا پر مطلع ہوں گئے ججھے متنبہ کر کے مکنکور ہوں ہے ' تاکہ میں اِس کا تدارک کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید اور دُعا ہے کہ وہ اس سے طلبا اور حدیث میں مشغول رہنے والوں کو نفع دے اور اسے اپنی بارگاہ میں خالص بنا دے۔ آمین!

## مقرمه

# علم مصطلح کی نشاة کی مخضر تاریخ اور وہ حالات جن سے بیہ علم گذرا:

ایک تحقیق و بحث کرنے والا اس چیز کو ملاحظہ کرتا ہے کہ یعلم روایت اور نقل اخبار کی بنیادیں اور اس کے اساسی ارکان یقیناً قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں موجود ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ :

﴿ يَا يَنُهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوْ آ إِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَا فَتَبَيَّنُوْ آ ﴿ (جَرَات: ١١) "اے ایمان والو! اگر تمهارے پاس کوئی فاس خبر کے کر آئے تو اِس کی شخین خبر کے کر آئے تو اِس کی شخین کرد"

اور حدیث میں ہے کہ آتخضرت ملی الم فرمایا:

"الله تعالیٰ خوش و خرم رکھ اُس شخص کو جس نے ہم سے کوئی چیز (حدیث) سیٰ اور اسے بالکل اُس طرح آگے پہنچا دیا جس طرح اس نے خود سنا تھا کیونکہ بعض او قات وہ شخص جے بات پہنچائی جاتی ہے ' سامع سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو تا ہے۔"

ایک روایت میں ہے ''دین کی سمجھ رکھنے والا ایسے شخص تک دین کی بات پہنچا دیتا ہے جو اس سے ذیارہ نقیہ ہوتا ہے اور بعض او قات دین کی بات آگے بیان کرنے والا بالکل نقیہ نہیں ہوتا۔'' (زندی کتاب العلم۔ امام زندی رائیے نے اسے حسن سمجھ کما ہے)

پس اس آیت کریمہ اور حدیث شریف میں احادیث کو اخذ کرنے اور ان کو صبط و محفوظ کرنے کی کیفیت سے متعلق ثبوت کی بنیاد رکھی گئی ہے اور احادیث کے صبط اور حفظ کے لیے متنبہ کیا گیا ہے اور دو سرول کے لیے نقل کرنے میں دفت اور دور اندیش پر خبردار کیا گیا ہے۔

الله تعالی اور اس کے رسول مان کے علم کو بجا لاتے ہوئے صحابہ کرام والت

احادیث کے قبول کرنے اور ان کو روایت کرنے میں شخیق و شبت سے کام لیتے تھے۔ خصوصاً جب کہ انہیں روایت کرنے والے کی سچائی کے متعلق شک ہوتا تھا۔ اس بنیاد پر اساد کا موضوع ہوتا اور احادیث کو قبول و رد کرنے میں اس کی اہمیت ظاہر ہوئی 'حیسا کہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں مرقوم ہے۔ ابن سرین سے مروی ہے ' فرماتے ہیں لوگ (فاص کر علماء) اساد سے متعلق نہ پوچھتے تھے گر جب فننہ (وضع حدیث) واقع ہوا تو کئے گے کہ ایس سنت اور اہل بدعت کو ممتاز کیا جا سکے اور اہل سنت اور اہل بدعت کو ممتاز کیا جا سکے اور اہل سنت سے احادیث قبول کی جائیں اور اہل بدعت کی احادیث رد کردی جائیں۔ اور اہل سنت سے احادیث قبول کی جائیں اور اہل بدعت کی احادیث رد کردی جائیں۔

اس بنیاد پر کہ سند کی پہپان کے بغیر کوئی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی ، جرح و تعدیل کا علم منظر عام پر آیا۔ راویوں پر کلام کرتا ظاہر ہوا اور سندوں میں سے منصل اور منقطع کی پہپان ہوئی اور مخفی علتوں کی معرفت ظاہر ہوئی اور قلیل طور پر بعض راویوں میں کلام کا پا چلا کیونکہ شروع شروع میں مجروح راوی بہت کم نتھ۔

پھر علما نے اس فن میں وسعت پیدا کی یماں تک کہ حدیث سے متعلق بہت سے علوم میں بحث منظرعام پر آئی۔ جیسے حدیث کو صبط و محفوظ کرنے کا پہلو ہے اور اس کو اخذ کرنے اور دو سروں تک پنچانے کی کیفیت ہے۔ ناتخ و منسوخ کی پہچان ہوئی۔ حدیث غریب وغیرہ کی پہچان ہوئی۔ گر اس چیز کو علما آپس میں زبانی و شفوی طور پر نقل و روایت کیا کرتے تھے۔ پھر حالات نے رُخ موڑا اور یہ علوم کسے جانے گئے اور حوالہ قرطاس ہوئے مگریہ فن دو سرے علوم کے ساتھ خلط طط مختلف کتب میں اور مختلف جگہوں پر لکھا گیا۔ جیسے علم اصول کے ساتھ اور علم فقد و حدیث کے ساتھ جیسے کہ امام شافعی دوائید کی ساتھ اور علم فقد و حدیث کے ساتھ جیسے کہ امام شافعی دوائید کی ساتھ اور علم فقد و حدیث کے ساتھ جیسے کہ امام شافعی دوائید کی ساتھ اور علم فقد و حدیث کے ساتھ جیسے کہ امام شافعی دوائید کی

آ ترجب علوم پختہ ہوئے اور اصطلاحیں مقرر اور ٹابت ہو گئیں اور ہرفن اپنے غیر سے جدا ہو کر مستقل شکل اختیار کر گیا اور یہ سب کچھ چو تھی صدی ہجری ہیں ہوا ' یعنی علم نے یا مصطلح کو الگ مستقل کتاب ہیں لکھا' تو سب سے پہلے جس عالم نے اس علم کو مستقل کتاب ہیں لکھا' تو سب سے پہلے جس عالم نے اس علم کو مستقل کتابی شکل دی وہ قاضی ابو محمد الحسن بن عبدالرحلٰ بن خلاو رامرمزی' متونی ۱۳۳۰ھ ہیں 'جنہوں نے اس فن کو اپنی کتاب "المحدث الفاصل بین الراوی والواعی" ہیں

الگ تصنیف کیا۔

اب میں علم مصطلح سے متعلق وہ مشہور تصانیف ذکر کرتا ہوں جو کہ اس فن کے مستقل اور الگ ہونے کے وقت سے لے کر ہمارے اس زمانے تک تصنیف ہوئی ہیں۔

# عِلْم مصطلح سے متعلق مشہور ترین تصانیف

المحدث الفاصل بين الراوى والواعى

اسے قاضی ابو مُحدّ حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد رامهرمزی متوفی ۱۳۱۰ ہے تصنیف کیا' لیکن اُنہوں نے مصطلح الحدیث کی تمام بحثوں کا احاطہ نہیں کیا۔ غالبًا جو شخص بھی کسی فن یا علم میں بہلی کتاب لکھتا ہے اس کا بہی حال ہو تا ہے۔

معرفة غلوم الحديث

اسے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشا بوری متوفی ۰۵ می ہے لکھا گر اُنہوں نے بحثول کو مہذب و مرتب نہ بنایا اور نہ ہی مناسب فنی ترتیب دے سکے۔

المستخرج على معرفة علوم الحديث

یہ ابو تعیم احمد بن عبداللہ اصبانی متوفی ۱۳۳۰ھ کی تھنیف ہے۔ اس میں انہوں نے امام حاکم پر استدراک کیا ہے (ان کی شرط کے مطابق وہ چیزیں درج کی ہیں) ان بحثوں پر جو امام حاکم سے ان کی کتاب معرفتہ علوم الحدیث میں رہ گئی تھیں لینی اس فن کے قواعد وغیرہ۔ لیکن انہوں نے بھی ایسی بہت سی اشیا کو چھوڑا ہے جن کا استدراک پیھیے آنے دالے بھی کر سکتے ہیں۔

الكفاية في عِلم الراوية

اے ابو بکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بہ خطیب بغدادی متوفی ۱۳۳س نے تصنیف کیا۔ یہ کتاب اس فن (مصطلح الحدیث) کے مسائل سے بھر پور اور روایت کے

تواعد کے بیان سے سیراب ہے۔ اس علم کے بیہ عمدہ مصادر میں شار ہوتی ہے۔

الجامع الاخلاق الراوى و آداب السامع

یہ بھی خطیب بغدادی کی تعنیف ہے۔ اس کتاب میں روایت کے آداب سے
متعلق بحث کی گئی ہے جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہوتا ہے۔ یہ اپنے میدان میں یکنا و
منفرد کتاب ہے اور اپنی بحثول اور موضوعات و مشتملات میں بختہ ہے۔ خطیب بغدادی
نے حدیث کے علوم میں سے ہرفن میں ایک الگ اور مستقل کتاب کھی ہے سوائے چند
فنون کے۔ خطیب کی حیثیت و مقام یہ ہے جیسا کہ ابو بکر بن نقطہ نے فرمایا ہے :
ورجہ نا تھی انہ ان کی اس نے بی مانا داور کمان کہ خطب کے لعد آنے والے

"جس نے بھی انصاف کیا اس نے بھی جانا (اور کما) کہ خطیب کے بعد آنے والے تمام محد ثبین ان کی کتب کے مختاج ہیں۔"

الالماع الى معرفة اصول الرواية و تقييد السماع السماع الساع الى معرفة اصول الرواية و تقييد السماع الساء قاضى عياض بن موئ بحصبى متوفى ١٩٨٨ه في تعنيف كيا- إس كتاب مصطلح كى مكمل اور تمام بحثين شامل نهين بلكه بيه مخل و اداكى كيفيت اور اس كى فردعات سے متعلقات بر مقصور و محصور ہے۔ ليكن اس كے باوجود نظم و نسق اور ترتيب كے اعتبار ہے اپنے فن كى بهت عدہ كتاب ہے۔

مالا یسع المحدث جہلہ اس کے مصنف ابو حفص عمر بن عبدالجید میا نجی متوفی ۵۸۰ھ ہیں۔ یہ ایک چھوٹا اور مختر جز ہے جس میں کوئی بوا فائدہ نبال نہیں ہے۔

علوم الحديث

اے ابو عمرو عثمان بن عبدالرجمان شهردوری المعروف به ابن العلاح دولتی متونی المعروف به ابن العلاح دولتی متونی اسم الاه نے تصنیف کیا۔ ان کی بیہ کتاب لوگوں کے ہاں مقدمہ ابن العلاح دولتی کے تام سے مشہور ہے۔ فن اصول حدیث میں سب سے عمدہ کتاب ہے۔ اس کے مؤلف نے اس میں خطیب بغدادی اور دو سمرے حقد مین وغیرہ کی کتابوں سے متفرق و منتشر مواد جمع کر دیا ہے جمویا یہ فوا کد سے بحر بور کتاب ہے کی مؤلف اسے مناسب تر تیب اور وضع بر مرتب نہ کر سکے کیونکہ اُنہوں نے اس کتاب کو تھوڑا تھوڑا کر کے إملا کرایا تھا بر مرتب نہ کر سکے کیونکہ اُنہوں نے اس کتاب کو تھوڑا تھوڑا کر کے إملا کرایا تھا

(شاگردوں کو حسب ضرورت بحثیں لکھوایا کرتے تھے) اِس کے باوجود بیہ بعد میں آنے والے علما کے لیے ایک ستون ٹابت ہوئی۔ اِس کے بہت سے اختصار کئے گئے ہیں۔ کہیں اسے نظم کیا گیاتو کہیں اس کا معارضہ پیش کیا گیاتو کسی نے اس کی تائید میں لکھا۔

التقریب و التیسیر لمعرفہ سنن البشیر و النذیر است تعنیف کرنے والے می الدین کی بن شرف النودی متوفی ۱۷۲ھ ہیں۔ یہ کتاب ابن العلاح رائی کی کتاب علوم الحدیث کا اختصار ہے۔ یہ ایک عمرہ کتاب ہے لیکن بعض مقامات پر عبارت کچھ مغلق ہے۔

ک تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی
اس کے مصنف جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکرالیوطی متوفی ااور ہیں۔ یہ امام نووی روائی کا کہ النقریب کی شرح ہے جیسا کہ نام سے بھی واضح ہے۔ اس بیس مؤلف نے بہت سے فوائد جمع کردیے ہیں۔

النظم الدرد في عِلم الاثر التحديث عراقی متوفی ٢٠٨٥ نے تصنيف كيا ہے۔ يہ الته ذين الدين عبد الرحيم بن التحديث عراقی متوفی ٢٠٨٥ نے تصنيف كيا ہے۔ يہ الفيه العراقی كے نام سے مشہور ہے جس بیں أنهول نے ابن الصلاح رطاني كى علوم الحديث كو اشعار ميں لكھا ہے اور مجھ اضافہ بھى كيا ہے۔ يہ عمدہ اور شاندار فواكد پر مشمل ہے

اور اس کی کئی شروح ہیں۔ ان میں سے دو شرحیں مصنف نے خود لکھی ہیں۔

ا فتح المغیث فی شرح الفیة الحدیث اس کے مصنف مُحدّ بن عبدالرحمٰن المخادی متوفی ۹۰۲ھ ہیں۔ یہ الفیہ عراقی کی شرح اور یہ الفیہ کی شروح میں سب سے مفصل ہے اور بہت عمدہ شرح ہے۔

نخبة الفكر فى مصطلح اهل الاثر الشخر الفكر فى مصطلح اهل الاثر الشخر ما الشخر عافظ ابن حجر عسقلانى متوفى ١٥٥٣ في تعنيف كياريد ايك بهت بى مخضر سا جز به ليكن ترتيب كے اعتبار سے مخضرات میں سب سے نفع مند اور عمدہ ترین جز ب اس میں ترتیب و تقیم كے طریعے كے اعتبار سے مصنف وہ سبقت لے گیا ہے جس كی

طرف بہلے کسی نے بھی سبقت نہیں کی اور مصنف نے خود اس کی شرح بھی لکھی جس کا نام اُنہوں نے نزھة النظر رکھا جیسا کہ دو سروں نے بھی اس کی شروح لکھی ہیں۔

المنظومة البيقونية:

اس کو تھنیف کرنے والے عمر بن محت البیقونی متوفی ۱۸۰اھ ہیں۔ بید مختفر منظومات میں ہے۔ بید چونتیس اشعار سے متجاوز نہیں ہے۔ اس کاشار مفید اور مشہور مختفرات میں ہوتا ہے اور اس کی بھی کئی شروح لکھی گئی ہیں۔

قواعدالتحديث:

یہ نجر جمال الدین قائمی متونی ۱۳۳۲ھ کی تھنیف ہے اور بہت مفید کتاب ہے۔
اس موضوع پر اور بھی بہت سی تھانیف موجود ہیں 'جن کے ذکر سے بحث طویل ہو جائے گی' ہیں نے ان میں سے مشہور تھانیف کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ اللہ تعالی ماری اور تمام مُسلمانوں کی طرف سے اِن تمام مصنفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ماری اور تمام مُسلمانوں کی طرف سے اِن تمام مصنفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

#### بنيادي اصطلاحات

ا- علم مصطلح :

اِن اصول و قواعد (ضوابط و قوانین) کاعِلم جن کے ذریعے بحیثیت مقبول و غیر مقبول سند و متن کی حالتیں پھانی جاتی ہیں مصطلح کملاتا ہے۔

۲- موضوع:

بحیثیت مقبول اور غیرمقبول سند اور متن اس کاموضوع ہے۔

۳- تیجه اور فائده:

مستحجے اور ضعیف میں فرق واضح ہوتا ہے یا صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کرنے کا طریقتہ سامنے آجاتا ہے۔

هم- حديث:

لغوى تعريف : جديد اورئى چيز- اس كى جمع احاديث ظاف قياس آتى ہے-

اصطلاحی تعربیف: جس کی نسبت اور اضافت نبی اکرم مان کیا کی طرف ہو خواہ قول ہو یا فعل سکوت و تقریر ہویا صفت و خوبی (وہ حدیث ہے)

۵- خبر:

لغت میں : خبردینا (بتانا) اور اس کی جمع اخبار آتی ہے۔

اصطلاح میں : اس بارے میں تین قول ہیں-

- (i) میہ حدیث کے مترادف ہے۔ لینی حدیث اور خبر کے اصطلاحی معنی و مفہوم ایک نی ہیں۔
- (ii) خبر حدیث کے مخالف ہے۔ حدیث وہ ہے جو ٹبی اکرم مانیکی سے منقول ہو کر آئے اور خبر دہ ہے جو غیرے منقول ہو۔
- (iii) خبر صدیث سے عام ہے۔ لین صدیث وہ ہے جو نبی اکرم مٹی کیا سے منقول ہو اور خبر

وہ ہے جو آپ سے منقول ہویا آپ کے سواکسی اور سے۔

٢- الرّ:

لغوى تعريف : باق مانده چيز مسى شے كا باقى رہنے والا نشان يا اثر -

اصطلاحی تعربیف: اس مین دو قول مین-

i اثر حدیث کے ہم معنی اور مترادف ہے لیعنی دونوں کے اصطلاحی معنی و مفہوم ایک ہی ہیں-

ii حدیث کے مخالف ہے۔ لیعنی اثر وہ قول یا فعل ہے جو محابہ کرام بیمینیم یا تابعین بھریشینیے کی طرف منسوب اور مضاف ہو۔

#### ۷- اساد:

اس کے دو معالی و مطالب ہیں۔

ا حدیث کو سند کے ذریعے اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کرنا اور آگے چلانا۔ سے رجال (راویوں) کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچا تا ہے۔ اس معنی میں بیہ سند کے ہم معنی ہے۔

#### ۸- سند:

لغوی تعربیف؛ جس پر اعتاد کیا جائے یا سارا' سند کو ای لیے سند کتے ہیں کہ متن کا اعتاد اور سارا اس پر ہو تا ہے۔

اصطلاحی تعریف: رجال رادیوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچاتا ہے۔

٩- متن:

لغوى تعريف : سخت مضبوط اور زمين كاوه قطعه جو بلند بو-

اصطلاحی تحریف: سند کے بعد والا کلام یا جس تک سند پہنچی ہے۔

ا- مستد : (نون کی زیر کے ساتھ)

لغوى تعريف: اسند سے مفول كاميغه ب اور أسْنِدَ الشَّنْيُ إلَيْهِ س ماخوذ ب اس ك

معنی ہیں' اس نے اس چیز کو اس کی طرف بلند کیا اور منسوب کیا۔

اصطلاحی تعربیف: اس کے تین معانی و مفاہیم ہیں-

- (i) مروه كتاب جس ميس مرصحالي كي روايات عليحده جمع كي سي مون-
- (ii) وه مرفوع حديث جو سند أمنصل بهو لعني منصل سند والي مرفوع حديث-
  - (iii) اس سے مراد سندلی جائے اس وقت سے مصدر میمی ہو گا۔

اا- مستد: (نون) کی ذریے ساتھ)

دہ مخف جو حدیث کو اس کی سند کے ساتھ روایت کرتا ہے خواہ اس کے پاس اس حدیث کے متعلق عِلم ہویا نہ ہو بلکہ صرف مطلق روایات کر سکتا ہو۔

#### ۱۲- محدث:

وہ شخص جو روایٹا (بیان کرنے) اور درایٹا (معنی و مفہوم سمجھ کر) علم حدیث کے ساتھ مشغول ہو اور بہت سی احادیث اور ان کے رادبوں کے حالات پر آگاہ اور مطلع ہو۔

#### ١٣- حافظ:

اس میں دو قول ہیں۔

ا اکثر محدثین کے نزدیک میہ محدث کے ہم معنی اور مترادف ہے۔

ہ کہا جاتا ہے کہ وہ محدث سے ایک درجہ بلند ہے اس حیثیت سے کہ رواۃ کے ہر طبقے میں اسکی معرفت و دا تفیت اسکی جمالت اور عدم وا تفیت سے زیادہ ہوتی ہے۔

١١٠- حاكم:

لیمن علما کی رائے کے مطابق جس نے تمام احادیث کے علم کا احاطہ کیا ہو یہاں تک کہ اس سے بہت ہی قلیل اور تھوڑی احادیث رو گئی ہوں۔ (ورنہ ہر حدیث کا علم رکھتا ہو)

يهلا باب:

## خبرکے متعلق

بہلی فصل : خرک تقتیم ہم تک پننچے کے اعتبارے

دو سرى قصل : خبر مقبول

تيسري فصل : خبر مردود (غير مقبول)

چوتھی فصل : مقبول و مردود کے درمیان مشترک خبر (خبرمشترک)

پیلی فصل

# ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی تقسیم

ہم تک پہنچنے کے اعتبارے خبردو قسموں میں تفتیم ہوتی ہے : (۱) اگر خبر کی سندیں بہت زیادہ بلا حصر (بغیر عدد معین بہت زیادہ ہوں) تو وہ متواتر ہے۔

(۲) اگر اس کی سندیں محصور اور معین عدد (محدود اور بہت کم ہوں) سے ہول تو دہ اور بہت کم ہوں) سے ہول تو دہ اور ان دونوں میں سے ہرایک کی قشمیں اور تفاصیل ہیں جنہیں میں بیان کروں گا اور ان شاء انڈ شرح و بسط ہے بیان کرول گا۔ میں متواتر کی بحث سے آغاز کرتا ہوں۔

ببلی بحث

## خبر متواتر

#### ا۔ تعریف:

لغوی تعربیف: یہ تواتر ہے مشتق ہے اور اسم فاعل کا صیغہ ہے جمعنی تالع (لگا اور اسم معلی تعربیف : یہ تواتر کے مشتق ہے اور اسم فاعل کا صیغہ ہے جمعنی تالع (لگا تار مسلسل آنا) آب کہتے ہیں تواتر المصلطر (بارش متواتر ہوئی) لیعنی بارش کا نزول لگا تار اور مسلسل ہوا۔

اصطلاحی تعربیف: جسے ایک بوی جماعت روایت کرے کہ عادت اس کثرت تعداد کے جموٹ پر متفق و جمع کو محال جانے (لیعنی جس خبر کو اتنی کثرت تعداد سے راوی روایت کریں کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا عاد تا محال ہو)

تعریف کا معنی: لینی وہ حدیث یا خبر جے سند کے طبقوں میں سے ہر طبقہ میں اسنے کثیر اور زیادہ راوی روایت کریں کہ عقل عاد تا (یمی) فیصلہ دے کہ اسنے زیادہ راویوں کا اس حدیث کے بنانے اور گھڑنے پر جمع و متفق ہونا محال ہے۔

٧- متواتر كى شرائط : تعريف كى تشريح سے داضح ہوتا ہے كه فبريس تواتر كے تشخق د اثبات كے ليے جار شرطوں كا ہونا ضرورى ہے درنه وہ فبر متواتر نہيں ہوگ - دہ جار شرطوں كا ہونا ضرورى ہے درنه وہ فبر متواتر نہيں ہوگ - دہ جار شرائط بيہ بيں :

(۱) ایس خبر کو کشر تعداد روایت کرے۔ کم اذ کم کثرت میں کئی اقوال ہیں۔ پندیدہ اور مخار تول میہ ہے کہ دس شخص ہول۔ (قدریب الرادی ج ۴ مس کا)

(سے) میں کثرت سند کے تمام طبقوں میں موجود ہو۔

رج) عادت ان کے جموٹ پر متفق ہونے کو محال جائے۔ (بیہ اس صورت میں کہ وہ مختلف خطوں اور مختلف ممالک سے ہوں اور مختلف تداہب سے ہوں وغیرہ کمی

وجہ ہے کہ بعض او قات خبر دینے والے لوگوں کی تعداد کیر ہوتی ہے گروہ حکماً
متواتر سے نہیں ہوتی جب کہ بعض او قات روات کی تعداد کم ہوتی ہے گر خبر کا
حکم متواتر کا ہوتا ہے ہیں یہ سب روات کے طالات کے اعتبار سے ہوتا ہے)
ان کی خبر کا اعتماد حس پر ہو جیسے وہ کمیں ((سمعنا)) ہم نے سنا ((راینا)) ہم نے
دیکھا ((لمسنا)) ہم نے چھوا وغیرہ لیکن اگر ان کی خبر کا انحصار و استناد عقل پر
ہوجیسے کہنا کہ عالم حادث ہے تو ایسی خبر متواتر نہیں کملائے گی۔

"- متواتر کا تھم: خبر متواتر علم ضروری یعنی بینی کا فائدہ دی ہے۔ علم بینی وہ علم ہے کہ جس کی پختہ و جازم تقدیق کرنے پر انسان مجبور اور لاچار ہوتا ہے۔ جیسے کوئی خود معالمہ کا مشاہدہ کرتا ہے تو وہ کیسے اس معالمے میں متردد ہو گا۔ پس اسی طرح خبر متواتر ہے۔ اس لیے متواتر تمام کی تمام مقبول ہوتی ہے ' اس کے راویوں کے حالات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سم متواتر کی قشمیں : خبرمتواتر کی دد اتسام ہیں الفظی اور معنوی۔

متواتر لفظی: جس کے لفظ اور معنی دونوں تواتر سے ثابت ہوں۔

مثال : جیسے بیہ حدیث ہے ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر (عمد آ) جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لیے۔''

اسے ۲۳ سے زائد صحابہ رسی کے روایت کیا ہے۔

متواتر معنوی: جس کے معنی تواتر سے ثابت ہوں مگر لفظ نہیں۔

مثال جیسے دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کی احادیث ہیں۔ آنخضرت مٹھائی ہے اس بارے میں کوئی سو
کے قریب احادیث مردی ہیں' ان میں سے ہر حدیث میں کبی ہے (عدد مشترک) کہ آپ
نے دُعا میں ہاتھ اُٹھائے گر محاملات و واقعات اور قضیے مختلف ہیں تو ان میں سے ہر واقعہ
اور قضیہ متواتر نہیں اور ان سب میں جو قدر مشترک ہے وہ ہے دُعا میں ہاتھ اُٹھانا' جو کہ
مجنوعی سندول کے اعتبار سے تواتر سے ثابت ہو رہی ہے۔ (تدریب الرادی ج ۲ م ۱۸۰)

<u>۵۔ متواتر کا وجود: متواتر احادیث کی ایک مناسب اور کافی تعداد موجود ہے جن</u>

#### Marfat.com

میں ہے ایک حوض والی حدیث ہے اور موزوں پر مسم کی حدیث اور نماز میں رفع الیدین کی حدیث اور وہ حدیث جس میں لفظ ہیں ((نَضَّرَ اللَّهُ إِمْرَاءً)) اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ لیکن اگر ہم خراحاد کی تعداد کو دیکھیں تو ان کی نسبت متواتر احادیث بہت کم ہیں۔

#### ۲- متواتر سے متعلق مشہور تصانیف:

علمانے تمام متواتر احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے اور انہیں ایک مستقل تصنیف میں پرو دیا ہے تاکہ طالب و جاہت کرنے والے پر ان کی طرف رجوع آسان ہو جائے۔ ان تصانیف میں سے چند ایک بہ ہیں:

- (1) "الازهار المتناثرة في الاخبار المتواترة" بدامام سيوطى رطيع كل تصنيف الماسيوطي رطيع كل تصنيف الماسيولي الماسيولي
- (ج) "قطف الازهار" يد بحى المام سيوطى رواغي ك ب ادر مذكوره كتاب كى تلخيص مديني مناعب
- (ج) "نظم المتناثر من الحديث المتواتر" يه محدين جعفر كتاني رواني كا تعنيف هم-

دو سری بحث

## خبر آحاد

## ا- تعريف:

لغوی تعربیف: احاد احد کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ایک (داحد) اور خبر داحد وہ ہے جے ایک فخص روایت کرے۔

اصطلاحی تعریف: جس میں متواتر کی شرطیں جمع نہ ہوں یا جس نے متواتر کی شرطوں کو جمع نہ کیا ہو۔ (نزھة النظر ص ۲۷)

۲- خبراحاد کا تھکم: بیہ علم نظری کافائدہ دیتی ہے بینی وہ علم جس کا دارومدار غور و فکر اور نظرو استدلال ہر ہو۔

### س- خبراحاد کی سندوں کی نسبت کے اعتبار سے قتمیں:

ایٹے عدد طرق (سندول کی تعداد) کی نسبت کے اعتبار ہے خبراحاد کی تین قشمیں ہیں۔ ا۔ مشہور '۲۔ عزیز' سا۔ غربیب بیں۔ ا۔ مشہور '۲۔ عزیز' سا۔ غربیب اب ہر ایک پر مستقل بحث کے ساتھ کلام کرتا ہوں۔

#### مشهور

#### ا۔ تعریف:

لغوی: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے شہرَتِ الْاَمْرُ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں میں سے معنی ہیں میں سے معنی ہیں میں سے استحار استے ظاہر کیا۔ حدیث کی اس فتم کو مشہور اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عام اور ظاہر ہوتی ہے۔

اصطلاحی: جے ہر طبقے میں تین یا تین سے زیادہ روایت کریں محر تواتر کی حد کونہ پنچ۔

١٠ مثال: وه حديث ہے جس ميں بدلفظ جيں كد:
 (( إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ إِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ)) (متنق عليه ' ترذی' احمه' ابن اجه)

#### سا- مستفیض:

لغوی تعریف : استفاض سے اسم فاعل ہے اور فاض الماء سے مشتق ہے عام اور منتشر ہونے کی وجہ سے اس کا نام مستفیض رکھا کیا ہے۔

اصطلاحی تعربیف: اس کی تعربیف میں تین اقوال پر اختلاف ہے 'جو رہے ہیں :

(1) ہے مشہور کے مترادف ہے۔

(سے) یہ مشہور سے خاص ہے کیونکہ مستفیض میں میہ شرط ہے کہ اس کی سند کے دونوں اطراف برابر ہوں اور مشہور میں میہ شرط نہیں لگائی مئی۔

(ج) یہ مشہور سے زیادہ عام ہے لینی دوسرے قول کے برعس ہے۔

(مشہور وہ ہے جس کی سند کی دونوں اطراف برابر ہوں مستقیض میں برابر نہ ہول)

#### الم مشهور غيراصطلاحي:

اس سے مراد ایس خربے جو معتبر شرطوں کے بغیر لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو جائے۔ عام ہے کہ خواہ اس کی ایک سند ہو یا ایک سے زیادہ سندیں ہول یا سرے سے ہی

اس کی کوئی سند نه ہو۔

۵- مشهور غیراصطلاحی کی انواع: اس کی کئی قشمیں ہیں' زیادہ مشہور سے ہیں:

#### الم جو خاص طور پر محد ثبین میں مشہور ہو

مثال: حفرت انس بن شخر کی حدیث ہے کہ ''بے شک رسول اللہ ملٹی آیا ہے ایک ماہ رکوع کے بعد دُعائے قنوت کی اور رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددُعا کی (متنق علیہ)

#### (ب) جو محدثین علما اور عوام میں مشہور ہو

مثال: یہ حدیث ہے دکامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں" (منفق علیہ)

#### (ج) جو فقهامیں مشہور ہو

مثال: بیہ حدیث ہے "اللہ تعالیٰ کو حلال اور جائز کاموں میں سے سب سے نا پند اور مبغوض کام طلاق ہے۔" (متدرک حاتم)

### (د) جو اصولیوں کے درمیان مشہور ہو

مثال: بیہ حدیث ہے "میری اُمت ہے خطا اور نسیان (کا گناہ) اُٹھا لیا گیا ہے اور جس پر انہیں مجبور کیا جائے (اس کا گناہ) اُٹھا لیا گیا ہے۔" (ابن حبان اور عائم نے صبح کہا ہے)

#### (ھ) جو نحويوں كے درميان مشهور ہو

مثال: یہ حدیث ہے "صہیب کتنائی اچھا بندہ ہے "اگر وہ اللہ سے خوف کر تا تو اس کی نافرمانی نہ کرتا"

طالانکہ اس مدیث کی کوئی اصل اور سند نہیں ہے۔

## (و) جو عام لوگول میں مشہور ہو

مثال: بد حدیث ہے "جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔" (اخرجہ الرفدی و صنه)

- مشہور کا تھم: مشہور خواہ اصطلاحی ہو یا غیراصطلاحی اے (مطلقاً) سیح یا غیر صحیح یا غیر صحیح ہے مشہور کا تھم: اور بعض ضعیف صحیح ہے موصوف نہیں کیا جا سکتا بلکہ بعض مشہور صحیح ہیں 'بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں۔ ہیں بلکہ بعض موضوع بھی ہیں۔

سین اگر مشہور اصطلاحی صحیح ثابت ہو جائے تو یہ اس خبرکے لیے ایک عمدہ خوبی اور نمایاں نضیلت ہے کہ وہ اسے عزیز اور غریب حدیث پر رائح قرار دیتی ہے۔

ے۔ اس کے متعلق مشہور ترین تصانیف:

یمال احادیثِ مشہورہ میں مصنفات سے مُراد وہ مشہور احادیث ہیں جو کہ لوگول کی زبانوں پر مشہور ہوئی ہیں نہ کہ اصطلاحی مشہور احادیث۔ ان میں سے چند ایک بیر ہیں:
(۱) المقاصد الحسنة فیما اشتھر علی الالسنة الم سخادی رطانجہ کی تصنیف

- (ج) كشف الخفاء و مزيل الالباس فيما اشتهر من الحديث على السنة الناس بير الم مجلولي كي تعنيف --
- (ج) تمييز الطيب من النحبيث فيما يدور على السنة الناس من الحديث سير الم ابن ورجع شيباني رافيج كي تصغيف ہے۔

#### 19

#### ا- تعريف:

لغوی تعریف: بیہ صفت مشید کاصیغہ ہے اور بید عُزِّ یَعِزُّ سے مشتق ہے قلیل اور نادر کے معنی میں۔ اس کا نام عزیز اس معنی میں۔ اس کا نام عزیز اس کے معنی میں۔ اس کا نام عزیز اس کے معنی میں۔ اس کا نام عزیز اس کے رکھا گیا ہے یا تو اس کا وجود قلیل اور نادر ہے یا اس لیے کہ بید دو سری سند کی وجہ سے توی اور مضبوط ہو جاتی ہے۔

اصلاحی تعربیف: جس کے رادی سند کے تمام طبقوں میں دوسے کم نہ ہوں۔ ۲۔ تعربیف کی شرح: یعنی سند کے طبقوں میں سے سمی طبقے میں بھی دوسے کم راوی نہ ہوں لیکن اگر سند کے بعض طبقوں میں تین یا ذائد راوی پائے جائیں تو کوئی ضرر اور مضا کفتہ نہیں بشرطیکہ دو راوی باتی رہیں خواہ ایک ہی طبقے میں ہوں۔ کیونکہ اعتبار ہمیشہ سند کے طبقوں میں سے کم طبقے کا ہوتا ہے۔

یمی تعریف رائج ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر دعلقیہ نے بھی (نہ خبہ الفکر میں) اسے تحریر فرمایا ہے۔ جب کہ بعض علمانے کما ہے کہ عزیز سے ہے کہ دویا تنین راوی روایت کریں۔ تو اُنہوں نے عزیز کو اس کی بعض صورتوں میں مشہور سے الگ نہیں کیا۔

اسے حضرت انس والتی سے قادہ روافی اور عبدالعزیز بن صہیب روافی نے بیان کیا ہے۔ چر قادہ روافی سے اساعیل بن ہے۔ اور عبدالعزیز سے اساعیل بن علیہ اور سعید نے بیان کیا ہے۔ اور عبدالعزیز سے اساعیل بن علیہ اور عبدالوارث نے روایت کیا ہے۔ پھر ہر ایک سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۷۱- مشہور ترین تصانیف: عزیز کے لیے علانے کوئی خاص اور مستقل تصنیف نہیں گئا اس کا سبب ظاہر ہے کیونکہ عزیز حدیثیں قلیل ہیں اور ایسی تصانیف سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

#### غريب

#### ا- غربیب کی تعربیف:

لغوی تعربیف: بیر صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کے معنی بیں اکیلا 'منفردیا جو اپنے رشتہ' داروں سے دور ہو (مسافر) اصطلاحی تعربیف: وہ حدیث جسے ایک منفرد راوی بیان کرے۔

٢۔ تعربیف کی تشریخ: وہ حدیث جے صرف ایک مخص بیان کرے خواہ سند کے تمام طبقوں میں یا بعض طبقوں میں خواہ ایک ہی طبقے میں ہو۔ ادر سند کے باتی طبقول میں موجود زیادتی کوئی نقصان اور ضرر نہیں دے گی کیونکہ اعتبار اول طبقے کا ہوگا۔

سو اِس کا دو سرا نام: بت سے علائے غریب پر ایک اور نام کا اطلاق کیا ہے وہ ہے فرد اس طرح یہ لفظ مترادف ہے غریب کا۔ بعض علیا نے ان دونوں لفظوں میں فرق کیا ہے اور ہرایک کو ایک مستقل نوع قرار دیا ہے۔ لیکن عافظ این جر رہائیجہ انہیں افتنا اور اصطلاحا متراوف قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بے شک اہل اصطلاح ان میں کرت استعال اور قلت استعال کے اعتبار سے فرق کرتے ہیں تو فرد کا اطلاق اکثر وہ فرد مطلق پر کرتے ہیں جب کہ غریب کا اکثر اطلاق غریب نسبی پر کرتے ہیں۔ (نزھة النظر صدر مطلق پر کرتے ہیں۔ (نزھة النظر صدر ۲۸)

سم۔ غربیب کی اقسام: موضع تفرد (غرابت کی جگہ) کے اعتبار سے غرابت کی دو فقمیں ہیں: ا۔غرب مطلق کا -غرب نسبی

### غريب مطلق يا فرد مطلق:

ا۔ تعریف: وہ حدیث کہ غرابت (تفرد) اس کی اصل سند میں واقع ہو لینی اس کی اصل سند میں اسے ایک راوی بیان کر رہا ہے۔ (اصل سند سے مُراد صحابی والی طرف ہے اور صحابی سند کی کڑیوں میں سے ایک علقہ اور کڑی ہے لینی جب ایک حدیث کو اکیلا صحابی بیان کرے تو اس کانام غریب مطلق رکھتے ہیں)

۲۔ مثال: اس کی مثال یہ حدیث ہے کہ (( اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِیَاتِ)) (مثن علیہ)
اسے اسلیے عمر حضرت بن خطاب بڑا تنزیان کرتے ہیں۔ بعض او قات یہ تفرد آخر سند
تک بر قرار رہتا ہے جب کہ بعض او قات اس ایک متفرد رادی سے (تفرد کو) زیادہ رادی
بیان کرتے ہیں۔

## غربیب نسبی یا فردنسبی:

Marfat.com

Marfat.com

تعربیف: وہ حدیث جس میں غرابت سند کے درمیان ہو۔ لینی اصل سند میں ایک سے زیادہ رادی بیان کریں ' پھران راویوں سے ایک اکیلا رادی بیان کرے۔

مثال: اس كى مثال به حديث م (مالك عن الزهرى عن انس رضى الله عنه أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ أَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مَحَدَّ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ) ( الخارى ومسلم) النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ الكِلا زهرى من روايت كروبا ہے۔

وجہ تشمیہ: اس متم کا نام غریب نسبی اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں تفرد ایک معین فخص کی نسبت سے واقع ہوا ہے۔

۵۔ غربیب نسبی کی قشمیں: غربیب یا فرد کی کھے انواع موجود ہیں جن کا غربیب نسبی میں شار اور اعتبار کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان میں غرابت مطلقاً نہیں ہوتی بلکہ ان میں غرابت ایک معین شخص کی نسبت سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ انواع بیہ ہیں:

ا جس حدیث کو صرف ایک ثقد راوی بیان کرے : جیسے محد ثبین کا بیہ کمنا اس کو صرف قلال ثقنہ راوی نے روایت کیا ہے۔

ب ایک معین راوی دوسرے معین رادی ہے اکیلا بیان کرے: جیسے محدثین کا کمنا اس حدیث کو فلال اکیلا فلال سے بیان کر رہا ہے اگر چہ وہ حدیث دوسری سندول سے اس کے علادہ راویوں سے مروی ہو رہی ہے۔

ج ایک ملک والے دو سرے علاقے والوں سے بیان کریں : جیسے محدثین کا قول اس صدیث کو اہل تکہ اہل شام سے روایت کر رہے ہیں۔

و ایک شروالے با علاقے والے دو سرے شروالوں با علاقے والوں سے اکیلے بیان کریں: جیسے محد ثبین کا قول ہے۔ اس حدیث کو اکیلے بھرہ والے مدینہ والوں سے باس حدیث کو اکیلے شام والے تجاز والوں سے بیان کرتے ہیں۔

نوث: اختصار کی غرض سے مثالیں ذکر نہیں کیں۔

۲- غریب کی ایک اور تقسیم: علانے غریب حدیث کو سندیا متن کی غرابت کے اعتبار سے دو قسمول میں تقسیم کیا ہے۔

متن اور سند کے اعتبار سے غریب : وہ حدیث جس کے متن کو صرف ایک راوی بیان · کرے۔

سند کے اعتبار سے غربیب ہونہ کہ متن کے اعتبار سے: جیے وہ حدیث جس کے متن کو صحابہ رہی ہونے ہوں ہے متن کو صحابہ رہی ہونے ہوں کے متن کو صحابہ رہی ہونے ہوں ہے ایک جماعت نے بیان کیا ہے۔ ای حدیث کو دو مرے محابی سے ایک اکیلا راوی بیان کرے۔ اور ای فتم کے متعلق امام ترندی روانئے فرماتے ہیں غریب من هذا الوجعه کہ بیہ حدیث اس سند کے اعتبار سے غریب ہے۔

- اس سے متعلق مشہور ترین تصانیف:

اللہ ماللہ (دار تطنی کی تصنیف ہے)

الافراد۔ (یه بھی دار قطنی کی تصنیف ہے)

الافراد۔ (یه بھی دار قطنی کی تصنیف ہے)

ت السنن التي تفرد بكل سنة منها اهل بلده- (ايوواور مجسماني كي تعنيف )

#### Marfat.com

# قوت وضعف کے اعتبار سے خبراحاد کی تقسیم

خبراحاد خواہ مشہور ہو یا عزیز ہو یا غربیب' اپنی قوت و ضعف کے اعتبار سے دو قسموں میں تقلیم ہوتی ہے۔ جو بیہ ہیں

ا۔ مقبول: وہ خبر جس کی خبر دینے والے کا صدق غالب و رائح ہویا جس کے راویوں کا صدق ان کے کذب پر رائح و غالب قرار دیا گیا ہو۔

مقبول کا تھم: اس کے ساتھ جمت پکڑنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

- مردود: وہ خرجس کے خردینے والے کے صدق کو عالب و راجے نہ کما گیا ہو۔

مردود کا تھم: نہ تو اس سے جمت پکڑی جائے گی اور نہ اس پر عمل کیا جائے گا۔ مقبول و مردود میں سے ہرایک کی اقسام اور تفصیلات ہیں 'جنہیں میں وو مستقل فصلوں میں بیان - کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ Martat.com

دوسری فصل

خبر مقبول

بہلی بحث: مقبول کی قتمیں دوسری بحث: مقبول کی معمول به اور غیرمعمول به کی طرف تقسیم

## مقبول کی قشمیں

خبر مقبول اپنے مراتب کے مخلف ہونے کے اعتبار سے دو بڑی اور بنیادی قسموں میں اتسیم ہوتی ہے۔

ا۔ صحیح ۲۔ حسن

پیران میں سے ہرایک کی دو قشمیں ہیں۔

ا۔ لذا ت ۲۔ لغیرہ

اس طرح مقبول کی چار قشمیں بنتی ہیں 'جو یہ ہیں :

(۱) صحیح لذا ت (۲) حسن لذا ت (۳) صحیح لغیرہ (۲) حسن لغیرہ

اب ان قسموں کی تفصیلی بجث ملاحظہ فرمائیں :

# صحیح (میح لذانه)

#### ا۔ تعریف:

لغوی تعربیف: بیر سقیم کا اُلٹ اور متفاد ہے۔ اس لفظ کا حقیقی اطلاق اجسام میں ہوتا ہے جب کہ حدیث اور دوسرے معانی میں مجازاً بولا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعربیف: جس کی سند منصل ہو۔ اسے روایت کرنے والے راوی اول تا آخر عادل و ضابط ہوں وہ شاذیا معلول نہ ہو۔

۲۔ تعربیف کی تشری : ندکورہ تعربیف چند اُمور پر مشتل ہے جن کا مکمل اور وافر مونا ضروری ہے تاکہ حدیث سیحے۔ اور وہ اُمور بیر ہیں .

ا سند کا منصل ہونا: اس سے مُراد بیہ ہے کہ اس کے رادیوں میں سے ہر راوی نے ادل تا آخر اپنے سے اُوپر والے راوی سے مہاشر تا (ملاقات کر کے) حدیث اخذ کی اور لی ہو۔

ج راوبوں کا عادل ہونا: لینی اس کے راوبوں میں سے ہر راوی مسلمان 'بالغ' عاقل ہو' فاس و فاجر ند ہو اور مردت کے خلاف چلنے والا نہ ہو (مردت کو پامال نه کرتا ہو)

ج راوبوں کا ضابط ہونا: لینی اس کا ہر راوی مکمل ضبط اور حافظے والا ہو۔ خواہ سینے میں محفوظ کرتا ہو یا کتاب میں لکھ کر محفوظ کرے۔

ر خبرشاذ نه ہو: لینی وہ حدیث شاذ نہ ہو۔ شاذ رہ ہے کہ نقنہ رادی اپنے ہے زیادہ نقنہ یا جماعت نقات کی مخالفت کرے۔

ه معلول نه ہو: لین اس میں کوئی علت نه ہو اور علت بیر ہے که ایبا مخفی اور بوشیدہ سبب جو حدیث کی صحت میں عیب پیدا کرتا ہے جب که حدیث کا ظاہر الی علت اور سبب سے محفوظ معلوم ہو۔

سا۔ صحیح کی شرائط: تعریف کی تشریح سے بید واضح ہوتا ہے کہ حدیث کے صحیح ہوتا ہے کہ حدیث کے صحیح ہوتا ہے کہ حدیث کے صحیح ہونے کے کیے شرطوں کا مکمل و دافر ہونا ضروری ہے۔ جو بید ہیں :

سند متصل ہو' راوی عادل ہوں' ضابط ہوں' حدیث میں علت نہ ہو' اور شاذ نہ ہو۔ ان بانج میں سے کسی ایک کے مفقود ہونے سے حدیث صبح نہیں رہے گی۔

سا۔ صحیح کی مثال: وہ حدیث جو امام بخاری روافیے نے اپنی صحیح میں درج کی ہے۔ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی مالک فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن بوسف نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مالک نے وہ ابن شماب (زہری) سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے باپ جبیر بن مطعم بن فرق سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کما میں نے رسول اللہ مالی کے سنا جبیر بن مطعم بن فرق سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کما میں نے رسول اللہ مالی کی اس سورة طور کی قرائت کر رہے تھے۔ (بخاری کتاب اللذان)

یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ:

ا اس کی سند متصل ہے کیونکہ اس کے ہرراوی نے اسپنے استاد سے سنا ہے۔ رہی مالک ' ابن شماب اور ابن جبیر کی عنعنہ تو وہ اتصال پر محمول ہے کیونکہ بیر مدلس مالک ' ابن شماب اور ابن جبیر کی عنعنہ مردود اور غیرمدلس کی مقبول ہوتی ہے۔ سبیں ہیں۔ محویا کہ مدلس کی عنعنہ مردود اور غیرمدلس کی مقبول ہوتی ہے۔

ہے اس کے تمام راوی عادل ہیں۔

ح اس كے تمام رادى شابط بيں۔

جرح و تعدیل کے علمانے اس کے بید اوصاف بیان کیے ہیں :

ا عبدالله بن يوسف: ثقة منقن (تقديس اور حافظ و منقن بيس)

٢ مالك بن الس: امام حافظ (حديث من امام بين اور حافظ وضابط بين)

" ابن شماب الرحرى: فقيه حافظ منفق على جلالته وانقانه (فقيه اور حافظ منفق على جلالته وانقانه (فقيه اور عنظمت اور يختلي ير انقال كما كميا كميا كيا كيا ك

٣ محمد بن جبير: ثقة (ثقته بين)

۵ جيرين مطعم: صحابي (محالي بين)

د بہ حدیث شاذ بھی نہیں ہے کو تکہ ان راویوں میں سے ممنی نے بھی اپنے سے زیادہ قوی کی مخالفت نہیں کی ہے۔

#### Marfat.com

### ھ اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے (جو اسے معیوب کرے)

- صحیح کا تھکم: اس پر عمل واجب ہے اور اس کے وجوب عمل پر محدثین اور معتد اصولی اور فقها کا اجماع ہے- اور میہ شرعی دلائل میں سے ایک جمت ہے اور مسلمان کے لیے اس پر عمل ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے-

۲۔ محدثین کے قول "بیہ حدیث صحیح ہے؟" یا "بیہ حدیث غیر صحیح ہے؟" کامفہوم

۸ محدثین کا بیہ کہنا کہ بیہ حدیث صحیح ہے۔ اس کامفہوم بیہ ہے کہ ندکورہ پانچوں
شرطین اس حدیث میں ثابت ہیں۔ یہ غراد نہیں کہ نفس ام راصل واقعہ میں

شرطیں اس حدیث میں ٹابت ہیں۔ بیہ مُراد نہیں کہ نفس امر (اصل واقعہ) میں بھی اس کی صحت قطعی اور یقینی ہے کیونکہ نفتہ سے غلطی ادر بھول کا وقوع ممک سے جیز

ج محدثین کا کمنا بیہ حدیث صحیح نہیں ہے 'اس کا مفہوم بیہ ہے کہ اس میں صحیح کی فدکورہ پانچ یا بعض شرائط ثابت نہیں ہیں۔ نہ کہ نفس امر ہیں جھوٹ ہے کیونکہ بست سے غلطیال کرتے والوں سے بھی درست بات کہنے کا امکان موجود ہے۔ (قدریب الراوی ج ام 2012)

# ے۔ کیا کسی سند کو بالجزم (یقنی طور پر) صحیح ترین سند کہا جاسکتا ہے؟

مختار قول کے مطابق کسی سند کے متعلق یقینی طور پر بیہ نہیں کما جا سکتا کہ وہ مطلقا صحیح ترین سند ہے۔ کیونکہ صحت حدیث کے مراتب کے اختلاف و تفاوت کا بدار سند میں موجود شروط صحت کی موجودگی اور امکانِ وجود پر ہے۔ اور صحت کی تمام شرطوں میں بلند درجات کا اثبات و شحقت بست قلیل اور نادر ہے اس لیے اولی اور مناسب کی ہے کہ مطلقا کسی سند کو صحیح ترین سند کئے سے نوقف اور امساک کیا جائے۔ اس کے باوجود کہ

المرجھ مصنف کی اس بات سے اختلاف ہے کیونکہ ایک تو اس سے متکرین حدیث کے لیے ہر صدیث کو ضعیف کہنے کی راہ نگل ہے۔ وہ مراجب ایس حدیث جس میں فدکورہ پانچوں شرائط موجود ہول جم بسرحال انسانی طاقت و بساط کے مطابق اسے بھی کمیں گے کہ وہ صحیح ہے۔ کیونکہ تقریباً امت کا عمل بھی ای برجہ۔ میرا مقصد شخ کا رو نہیں "کیونکہ شخ نے ایک نکتہ بیان کیا ہے جے سمجھنا ہرایک کا عمل نہیں اس بے جسے سمجھنا ہرایک کا عمل نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ اصلاح مقصود ہے۔ مترجم)

بعض ائمہ حدیث ہے اصح الاسانید کے متعلق اقوال منقول ہیں۔ اس میں ظاہر ہات کی ہے کہ ہرامام نے ہراس سند کو صحیح ترین کہا ہے جو اس کے ہاں قوی تھی۔ ان اقوال میں ہے چند صحیح ترین اقوال ہے ہیں :

ا مستح ترین سند "الزهری عن سالم عن ابیه" (عبدالله بن عمر بن خطاب بن الله) به قول اسحاق بن رابوید اور احمد برایسینیا سے مروی ہے۔

ج "ابن سیرین عن عبیدہ عن علی" یہ تول این المدی اور فلاس سے منقول اسے منقول سے منقول سے منقول سے منقول سے منقول سے ۔

ج "اعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبدالله بن مسعود" به قول ابن معین سے مردی ہے۔

و "الزهرى عن على بن الحسين عن ابيه عن على" بيه تول الوبكر بن الى شيبه عن على " بيه تول الوبكر بن الى شيبه عن على الم

ے "مالك عن نافع عن ابن عمر" بيد امام بخارى كا تول ہے۔ (خاص كر جب امام مالك كے شاكر د امام شافعى ہوں)

۸۔ مجرد صبح احادیث میں سب سے پہلی تصنیف کون سی ہے؟

خالمتاً صحیح احادیث پر مشمل سب سے پہلی تعنیف صحیح بخاری لکھی گئی ہے پھر صحیح مسلم۔ اور بید دونوں قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتابیں ہیں اور ان کی مقولیت پر پوری امت متنق ہے۔

1 - ان دونوں میں سے کون می صحیح ترین ہے؟

ان دونوں میں صحیح تزین صحیح بخاری ہے اور اس میں بہت زیادہ فوا کہ ہیں۔ کیونکہ صحیح بخاری کے امادیت کی اسناد بوری طرح منصل ہیں اور اس کے راوی او ثق ہیں' اور اس کے راوی او ثق ہیں' اور اس کے راوی او ثق ہیں' اور اس کے دوور ہیں جو صحیح مسلم اس کیے بھی کہ اس میں وہ فقہی استدلال اور حکمی و حکمتی نکات موجود ہیں جو صحیح مسلم میں نہیں ہیں۔

صحیح بخاری کا صحیح مسلم ہے اصح ہونے کا مطلب سے ہے کہ وہ مجموعی اعتبار ہے اس سے صحیح ترین ہے ورنہ صحیح مسلم کی بعض احادیث صحیح بخاری کی بعض احادیث سے زیادہ قوی ہیں۔ یہ بھی کما گیا ہے کہ صحیح مسلم صحیح بخاری ہے اصح ہے 'گر پہلا قول درست ہے۔

ہے۔ کیا بخاری و مسلم نے صحیح احادیث کا احاطہ و استیعاب کیا یا اس کا انتزام کیا ہے؟

بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں صحیح احادیث کانہ احاطہ کیا ہے اور نہ اس چیز کا
التزام کیا ہے۔ امام بخاری روائی خود فرماتے ہیں دہمیں نے اپنی کتاب الجامع میں صرف صحیح
احادیث جمع کی ہیں اور طوالت کی وجہ سے میں نے بہت سی صحیح احادیث چھوڑ دی ہیں۔"
اور امام مسلم روائی فرماتے ہیں

" ہروہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح تھی میں نے اسے اس کتاب میں درج نہیں کیا بلکہ ان میں سے وہ احادیث جمع کی ہیں 'جن کی صحت پر علما کا اتفاق و اجماع تھا''

ج۔ کیاان سے صحیح احادیث کی زیادہ مقدار رہ گئی ہے یا تھوڑی؟

ا حافظ ابن الاخرم روائل فرماتے ہیں کہ ان سے بہت کم مقدار رہ گئی ہے۔ مگراس بات کا ان پر انکار کیا گیا ہے۔

ا صحیح بات بیہ ہے کہ ان سے ایک برای مقدار رہ گئی ہے 'امام بخاری رطافیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں میں نے زیادہ صحیح احادیث چھوڑ دی ہیں۔ (لیعنی تھوڑی درج کی ہیں) اور فرماتے ہیں میں نے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد اور محفوظ کی ہیں۔ (علوم الحدیث ص ۱۱)

د- صحیح بخاری اور ضحیح مسلم میں احادیث کی تعداد:

ا۔ صحیح بخاری: اس میں کل کررات کے ساتھ سات ہزار دو سو پھیٹر احادیث ہیں جب کہ کررات کو حذف کر دیں تو جار ہزار ہیں۔

۷۔ صحیح مسلم: اس میں کل مکررات کے ساتھ بارہ ہزار احادیث ہیں 'لیکن مکررات کو حذف کر دیں تو تقریباً چار ہزاررہ جاتی ہیں۔

ھ۔ جو صحیح احادیث بخاری اور مسلم سے رہ گئی ہیں وہ ہم کمال پاسکتے ہیں؟
ہم انہیں مشہور اور معتمد علیہ کتب ہیں پاسکتے ہیں جیسے صحیح ابن خزیمہ 'صحیح ابن حبان' متدرک حاکم' اور سفن اربعہ' (نسائی' ابن ماجہ' ترفدی' ابوداؤر) اور سفن دار قطنی اور سنن بیعتی وغیرہ۔

حدیث کی صحت کے لیے اس کا ان کتب میں موجود ہونا کافی نہیں ہے بلکہ اس کی

صحت برنص بیان کرنا ضروری ہے الابیہ کہ اگر نمی صاحب کتاب نے شرط لگائی ہو کہ وہ صرف ضحیح احادیث پر اکتفا کرے گاجیے صحیح ابن خزیمہ (تو اس میں حدیث کا وجود کافی ہے)

# ٩- متدرك عاكم صحيح إبن خزيمه اور صحيح إبن حبان يركلام:

ا۔ متدرک حاکم: کتب احادیث میں ہے ایک جسم اور صحیم کاب ہے جس میں کو لف نے امام بخاری اور امام مسلم بڑھنے یا ان میں سے ایک کی شرط پر صحیح احادیث بھی کی بیں جنہیں ندکورہ ائمہ نے ذکر نہیں کیا ایسے ہی بعض وہ صحیح احادیث بھی ذکر کی بیں جو ان کے نزدیک صحیح تھیں اگرچہ وہ بخاری و مسلم کی شرط پر نہ تھیں۔ یہ مُراد لیت ہوئے اور اعتبار کرتے ہوئے کہ ان کی سندیں صحیح بیں تو بیا او قات وہ احادیث بھی ذکر کر دیں جو صحیح نہیں تھیں ہاں ان پر انہول نے متنبہ کر دیا ہے۔ امام موصوف تھیج احادیث مناسب میں متابل ہیں 'لنڈا ان کی ذکر کردہ احادیث کا تعبع اور شحقیق کرتے ہوئے ان کے مناسب حال ان پر تھم لگانا چاہیے۔ امام ذہبی رطاف نے متنبہ کر دیا ہے۔ اور اکثر احادیث پر حال ان پر تھم لگانا چاہیے۔ امام ذہبی رطاف نے اس کتاب کا تعبع کیا ہے اور اکثر احادیث پر حال ان پر تھم لگانا چاہیے۔ امام ذہبی رطاف ہیں ماریک کا تعبع کیا ہے اور اکثر احادیث پر حال ان کے مناسب حال تھم لگایا ہے شریہ کتاب ہیشہ شحقیق اور اجتمام کی محتاج رہے گی۔

ب- صحیح ابن حبان: یہ ایک جدید اور نئی ترتیب اور اسلوب کی کتاب ہے۔ نہ تو یہ ابواب کی طرز پر مرتب کی گئی ہے اور نہ مسائید کی ترتیب پر۔ ای لیے اس کا نام "التقاسیم والانواع" رکھا ہے۔ موصوف کی اس کتاب میں کسی حدیث پر سے پردہ اٹھانا بست مشکل ہے لین کسی حدیث کا انکشاف کرنا اور اس پر اطلاع پانا برنا مشکل ہے۔ بعض متا خرین نے اسے آبواب پر ترتیب دیا ہے مثلاً امیرعلاء الدین ابوالحن علی بن بلیان متونی متا خرین نے اسے آبواب پر ترتیب دیا ہے مثلاً امیرعلاء الدین ابوالحن علی بن بلیان متونی محت کا عم رگانے میں قریب ابن حبان فی تقریب ابن حبان" رکھا ہے) اس کا مصنف حدیث پر صحت کا عم رگانے میں قرال ہے 'لیکن امام حاکم کی نسبت تسائل برستے میں کم حدیث پر صحت کا عم رگانے میں قرائل ہے 'لیکن امام حاکم کی نسبت تسائل برستے میں کم حدیث پر صحت کا عم رگانے میں قرائل ہے 'لیکن امام حاکم کی نسبت تسائل برستے میں کم حدیث پر صحت کا عم رگانے میں قرائل ہے 'لیکن امام حاکم کی نسبت تسائل برستے میں کم

ج- صحیح ابن خزیمہ: اپن تلاش حدیث اور اس کی طلب میں مستعد ہونے کی وجہ سے ابن خزیمہ کی کتاب محیح ابن حبان سے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہے یمال تک کہ موصوف نے سند میں ذرا سے کلام کی وجہ سے حدیث کو صحیح کنے پر ٹوٹف اختیار کیا ہے۔ (تدریب الرادی ج-۱، ص-۱، م-۱، م

### ۱۰ متخیحین پر مشخرجات:

#### ا- متخرج كاموضوع:

یہ کہ مصنف حدیث کی تحمی تماپ کو لے کراس کی احادیث کو اپنی ذاتی سندوں سے بیان کرے۔ اِس صاحب تماب کی اسناد کے علاوہ اور اس کے بین میں یا اُوپر تحمی طبقے میں اس کے ساتھ شریک سند ہو (اس کی متابعت تامہ یا قاصرہ حاصل ہو)

### ب - محیجین پر مشهور ترین متخرجات:

ا- المستخرج لابي بكر الاسماعيلي

٢- المستخرج لابي عوانه اسفرائيني

٣- المستخرج لابي نعيم اصبهاني

یہ صحیح بخاری پر ہے۔ بیہ صحیح مسلم پر ہے۔ بیہ بخاری و مسلم دونوں پر ہے۔

5- کیا متخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں سحیحین کی موافقت کا الترام کیا ہے؟
متخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحین کی موافقت کا الترام نہیں کیا کیونکہ بدوہ
الفاظ روایت کرتے ہیں جو انہیں ان کے اساتذہ کے واسطے سے کینچتے ہیں 'ای لیے بعض
مواقع پر بعض الفاظ میں تھوڑا سا اختلاف واقع ہوا ہے۔ اس طرح قدیم مؤلفین نے اپنی
مستقل تصانیف میں جو احادیث درج کی جیں 'جیسے امام بیعتی' امام بغوی اور ان جیسے
دوسرے مؤلفین جو بد کہتے ہیں ''رواہ البخاری'' و ''رواہ مسلم'' تو ان کے الفاظ میں بھی
بعض موقعوں پر اختلاف واقع ہوا ہے' تو ان کا یہ کمنا کہ رواہ البخاری و مسلم اس کا مفہوم
بیہ ہوتا ہے کہ اس کی اصل (معنی) کو اُنہوں نے روایت کیا ہے۔

د- کیا ایک حدیث جسے ہم متخرجات سے نقل کرتے ہیں 'اسے ہم بخاری و مسلم کی طرف منسوب کرسکتے ہیں؟

ندکورہ بحث و اصول کی بنیاد پر کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ متخرجات یا دو سری ندکورہ کتب سے ایک حدیث نقل کرے اور بید کے کہ اسے بخاری یا مسلم نے روایت کیا ہے ہاں دو شرطوں میں سے ایک شرط ہو تو جائز ہے۔

اس حدیث کا بخاری ومسلم کی اس موجود حدیث ہے نقابل اور موازنہ کرے۔

' منتخرج یا دو سری کتب کے مصنفین نے اس بات کی صراحت کی ہو کہ بخاری اور مسلم نے اس جات کی صراحت کی ہو کہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو انہی گفتلوں سے روایت کیا ہے۔

### و - تحیحین پر متخرجات لکھنے کے فائدے:

معیمین پر متخرجات کے بہت سے فائدے ہیں جو تقریباً دس ہیں۔ انہیں امام سیوطی رطانتے نے اپنی کتاب تدریب میں بیان کیا ہے۔ ان میں سے اہم ریہ ہیں

سند کا عالی ہونا: اس لیے کہ مثال کے طور پر اگر مسخرج کا مصنف ایک حدیث کو بخاری کے طریق (واسطہ) سے روایت کرتا ہے تو بیہ سند نازل ہوتی ہے بہ نبست اس سند کے کہ جو اس نے اپنی مسخرج میں بیان کی ہے۔

ا صحیح کی تعداد میں اضافہ : کیونکہ بعض احادیث میں الفاظ کا اضافہ اور ملمیل و تتمہ بیان ہو جاتا ہے۔

الم کثرت طرق کی وجہ ہے قوت کا حاصل ہونا: سندوں کی زیادتی کی وجہ ہے حدیث کو تقویت ملتی ہے جس ہے تعارض کے دفت ترجیح کا فائدہ حاصل ہوتا

# اا۔ شخین نے جو بھے روایت کیاہے ' اُس کی صحت کاکیا تھم ہے؟

یہ بات گذر چکی ہے کہ امام بخاری و امام مسلم بڑھیا نے اپنی اپنی صحیح میں صرف سمیح احادیث داخل کی ہیں ادر اُمت نے ان کتابوں کو قبولیت کی نظرے لیا ہے تو وہ کون می احادیث ہیں جن پر صحیح ہونے کا تکم لگایا گیا ہے اور اُمت نے انہیں قبول کیا ہے؟

اس کا جواب ہے کہ بیتک جن روایات کو انہوں نے متصل سند سے روایت کیا جہاں کا تھم تو صحت کا ہے باتی وہ روایات جن کی سندول کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی حذف ہیں جس کا نام معلق رکھا گیا ہے اور یہ بخاری میں بہت زیادہ ہیں گر تراجم ابواب اور بیش لفظ کے طور پر ہیں اور ابواب کی پشت (اور درمیان یا اختیام) پر ہرگز نہیں ہیں۔ باتی صحیح مسلم میں سوائے ایک حدیث کے کوئی ایسی حدیث نہیں ہے اور وہ ایک حدیث تیم کے باب میں ہے جے امام موصوف نے دو مری عجمہ موصول اور متصل بیان سیس کیا۔ ان کا تھم مندرجہ ذیل ہے

ا جو صیغہ جزم اور معروف صیغے کے ساتھ ہیں جیسے قال امر ' ذکر ' روی وغیرہ تو اس کا اپنے مضاف الیہ تک (حذف شدہ حقتہ) صحت کا تھم ہے لینی بالکل صیح ہے۔

ج جو صیغہ جزم کے بغیراور جمول صیغے سے ہے جیسے یروی ید کر 'ید حکی 'روی'
ذکر وغیرہ تو اس کا حکم اپنے مضاف الیہ تک (حذف شدہ حقے یا منسوب الیہ
تک) صحب کا نہیں ہے (لیمنی شخفیق کی جائے گی) لیکن اس کے باوجود یمال پر کوئی
زیاوہ ضعیف بھی موجود نہیں ہے کیونکہ وہ ایسی کتاب میں داخل ہوئی ہے جس کا
نام صحیح ہے۔

### ا۔ صحیح کے مرتبے:

یہ بات گذر چکی ہے کہ بعض علانے اپنے نزدیک موجود صحیح ترین سندیں ذکر کی ہیں۔ اسی بنا پر اور مزید برآں صحت کی باقی شرطوں کے امکان پر سے کہنا ممکن اور مناسب ہے کہ صحیح حدیث کے کئی مرتبے ہیں۔

۱ سب سے بلند مرتبہ اس حدیث کا ہے جو اصح الاسائیر بیں سے اس سند سے مردی ہے "ممالك عن نافع عن ابن عمر"

ے اس سے ینچ اُس کا مرتبہ ہے جو ان رادیوں کی سند سے مردی ہو جو پہلی سند
کے رادیوں سے کم درجہ ہی۔ جیسے "حماد بن سلمة عن ثابت عن انس"
آس کے بعد اُس کا مرتبہ ہے جو ان رادیوں سے مردی ہے جو نقابت کے ادفیا

درجہ سے موصوف ہیں جیسے سھیل بن ابی صالح عن ابیہ ابی ھریرہ انبی تفاصیل سے صحیح مدیث کی سات مراتب کی طرف تقتیم کا تعلق ہے۔ وہ سات

ا جس کی روایت پر امام بخاری اور امام مسلم را الفاق ہو (بیر سب سے بلند

٢- جے صرف امام بخارى رطانتے نے روایت كيا ہو۔

سو- جیسے اکیلے امام مسلم رمائیتہ نے بیان کیا ہو۔

الم- جو بخاری ومسلم بران کی شرط پر ہو گر انہوں نے روایت نہ کیا ہو۔

#### Marfat.com

۵۔ جو صرف بخاری کی شرط پر ہو مگرامام صاحب رطانتے نے بیان نہ کیا ہو۔

۲- جو صرف مسلم کی شرط پر ہو مگر أنہوں نے بیان نہ کیا ہو۔

ے۔ جو ان دونوں کے علاوہ ائمہ بڑھینا کے نزدیک صحیح ہو مثلاً:

ابن خزیمه رمانتی اور ابن حبان رمانتی وغیره مگروه حدیث شیخین کی شرط پر نه هو۔

سا۔ شیخین کی شرط:

سیخین نے خود کسی شرط کی دضاحت نہیں کی کہ اُنہوں نے یہ شرط لگائی ہے یا اے متعین کیا ہے ماسواے ان شروط کے جن پر صحیح میں اتفاق ہے لیکن بحث اور تفتیش کرنے والے علما نے شیخین کے اسلوب کی روشنی میں تحقیق و کرید اور بحث و تمحیص کے بعد ایپ خیالات کا اظہار کیا ہے اور ہر ایک نے اپنے خیال اور مزاج کے مطابق کما کہ ان دونوں کی فلاں شرط تھی یا ان میں سے ایک کی یہ شرط تھی۔

اس بارے میں سب سے بہتر قول ہد ہے کہ شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط سے مراد ہد ہے کہ وہ صدیث ان دونوں کتابول یا کسی ایک کتاب کے رادیوں کی سند سے اس طرح مردی ہے کہ بیان میں اس کیفیت کی رعایت رکھی گئی ہو جس کا شیخین نے ان رادیوں سے ردایت کرتے ہوئے الزام کیا ہے۔

سما۔ محدثین کے قول دومتفق علیہ "کامفہوم:

جب علمائے حدیث کی حدیث کے متعلق یہ کہتے ہیں (متعنق علیہ) تو ان کی مُراد بخاری د مسلم کا اتفاق کرنا ہو تا ہے۔ لینی شیغین اس حدیث کی صحت پر متعنق ہیں 'امت کا اتفاق مُراد نہیں ہو تا۔ سوائے ابن العملاح کے وہ فرماتے ہیں کہ شیغین کے اتفاق سے امت کا اتفاق خود بخود لازم آتا ہے۔ کیونکہ اُمت نے اس حدیث کو تلقی بالقبول کیا ہے بمس کی صحت پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔ (علوم الحدیث میں ۲۳)

۵ا۔ کیا صحت حدیث کے لیے عزیز ہونا شرط ہے؟

درست بات بیہ ہے کہ کمی حدیث کے صحیح ہونے کے لیے اس کا عزیز ہوتا شرط خمیں ہے۔ عزیز اس معنی میں کہ اس کی دو سندیں ہوں۔ کیونکہ محیحین میں بہت می اصدیث صحیحہ موجود ہیں حالانکہ وہ غریب ہیں اکین بعض علمانے اس کا دعوی کیا ہے (لیمنی احدیث صحیحہ موجود ہیں حالانکہ وہ غریب ہیں الیمن الیمن العن اللہ کا دعوی کیا ہے (لیمنی العن اللہ کا دعوی کیا ہے (لیمنی اللہ کی دو سندیں ک

صحت حدیث کے لیے عزیز ہونا شرط ہے) جیسے ابوعلی الجبائی اور امام حاکم ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول اجماع اُمت کے خلاف ہے۔

### حسن

### ا- تعریفِ:

لغوی تعربیف: بیر صفت مشید کا صیغه ہے حسن سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں جمال اور خوب صورتی۔

اصطلاحی تعربیف: حسن کے صحیح اور ضعیف کے درمیان ہونے کی وجہ سے اس کی تعربیف بین علمائے مختلف اقوال ہیں۔ اس لیے بھی کہ بعض علمانے اسے صحیح اور ضعیف کی ایک فتم شار کیا ہے۔ بین ان بین سے چند تعربین ذکر کرتا ہوں۔ اس کے بعد جے بین مناسب خیال کروں گا' رائج اور مختار قرار دوں گا۔

خطابی کی تعربیف: وہ حدیث جس کا مخرج معلوم ہو' اس کے راوی مشہور ہوں' اور اکثر احادیث کا مدار اس پر ہو' لینی جسے اکثر علیائے قبول کیا ہو' اور اکثر فقہائے استعال کیا ہو' لینی اس سے فقہی استدلال کئے ہول۔ (معالم السنن جاص ۱۱)

امام ترفدی روانی کی تعرفی : ہروہ حدیث جو اس طرح مروی ہو کہ اس کی سند میں متھم با کلذب رادی نہ ہو' وہ حدیث شاذ نہ ہو' اور اس جیسے کی طرق سے مروی ہو' وہ حدیث ہمارے نزدیک حسن ہے۔ (تحفتہ الاحوذی شرح ترفدی کتاب العلل ج ۱۰ ص ۵۱۹)

صافظ ابن مجركی تعربیف: خبر واحد جو عادل اور تام الفبظ راویوں سے مروی ہو' اس كی سند منصل ہو اور وہ معلل اور شاذ نہ ہو' وہ حدیث صحیح لذائة ہے' لیكن اگر راوی كا صبط خفیف ہو تو حسن لذائة ہے (شرح نحبة الفكر ص ٢٩)

میں کہنا ہوں کہ گویا حافظ ابن حجر رطافیہ کے نزدیک حسن حدیث وہ صحیح حدیث ہے۔ جس کے راوی کا ضبط خفیف ہو لیعنی قلیل ہو اور بیہ حسن کی سب سے بہتر تعربیف ہے۔ راوی کا ضبط خفیف تو اس پر بہت ہی تقیدیں کی گئی ہیں۔ ترمذی نے حسن کی قدموں میں سے ایک مشم کی تعربیف کی ہے جو حسن لغیرہ کملاتی ہے جب کہ اصل بیر تھا کہ قسموں میں سے ایک مشم کی تعربیف کی ہے جو حسن لغیرہ کملاتی ہے جب کہ اصل بیر تھا کہ

### Marfat.com Marfat.com

حسن لذانة كى تعريف كى جاتى كيونكه حسن لغيره تو اصل ميں ضعيف موتى ہے الكين زياده سندوں اور طرق كى وجہ سے ضعف دالى كى بورى مو جاتى ہے جس سے ده حسن كے درج كو بہنچ جاتى ہے۔

مختار تعریف: حافظ ابن حجر کی تعریف کو بنیاد قرار دیتے ہوئے حسن کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کرنا ممکن اور مناسب ہے۔

''وہ حدیث جس کی سند منفل ہو' اسے نقل کرنے والے راوی اول تا آخر عادل ہوں' کیکن ضبط اور یادواشت خفیف اور کم ہو اور وہ حدیث معلل اور شاذنہ ہو۔''

ا۔ حسن کا تھکم: جمت پکڑنے میں یہ حدیث سیح کی طرح ہے اگر چہ توت میں اس سے کم درج کی ہے اس کے جمل ہے۔ برے سے کم درج کی ہے اس کے فقہاء نے اس سے جمت پکڑی اور اس پر عمل ہے۔ برے برے برے محد ثبین اور اصولی بھی اس سے جمت پکڑنے کے قائل ہیں سوائے چند شاذ شدت اور سختی پند علا کے۔

بعض تماہل برتے والوں نے اسے صبیح کی انواع میں درج کیا ہے جیسے حاکم' ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہ نے' باوجود اس کے کہ وہ اقرار کرتے ہیں کہ حسن حدیث پہلے ندکور شدہ صریح حدیث سے کم درجے پرہے۔(تدریب الرادی ج اس ۱۲۰)

سا حسن كى مثال: اس كى مثال وه مديث م يح إمام ترنى بالله عن ابى كيا مهد ((قال حدثنا قتيبة حدثنا جعفر بن سليمان الضبعى عن ابى عمران الحونى عن ابى عمران الحونى عن ابى بكر بن ابى موسى الاشعرى قال: سَمِعْتُ أَبِى بِحَضْرَةِ العَدُو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اَبُوابَ الْحَنَّةِ تَحْتَ ظَالَال الشَّيُونِ ... الحديث) (جامع التردى)

ترجمہ: جنت کے وروازے تکواروں کے سائے تلے ہیں۔

اس مدیث کے متعلق امام ترفری روانی فرماتے ہیں هذا مدیث حسن غریب (ترفدی)
اور یہ حدیث حسن ہے کیونکہ اس کی سند کے چار راوی ثفتہ ہیں سوائے جعفر بن سلیمان
منبعی کے کہ وہ حسن الحدیث ہے (اس کی حدیث حسن ہوتی ہے)
اس وجہ سے حدیث صحیح کے مرتبے سے اثر کر حسن کے مرتبے ہیں بہنچ بھی ہے۔

ہے۔ حسن کے مراتب: جس طرح صیح کے مرتبے تھے کہ بعض مرتبے دو سرے مرتبول سے مختلف اور متفاوت تھے ایسے ہی حسن کے بھی مرتبے ہیں۔ امام ذہبی نے دو مرتبے بنائے ہیں۔ کہتے ہیں :

ا سب سے بلند مرتبہ بیہ ہے

"بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ" اور "عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ" اور اس جیے جن کے متعلق صحیح کما عن جدہ" اور ابن استحاق عن التیمی اور اس جیے جن کے متعلق صحیح کما گیا ہے لیعنی جو صحیح کے نجلے اور اوئی درج میں ہیں۔

سے پھروہ مرتبہ ہے کہ جس کے حسن اور ضعیف ہونے بیں اختلاف ہے جیسے حارث بن عبداللہ کی حدیث عاصم بن ضمرہ اور حجاج بن ارطاۃ وغیرہ کی احادیث ہیں۔

۵- محد ثبین کے قول "حدیث صحیح الاسناد" یا "حسن الاسناد" کا مرتبه ومقام:

- محدثین کا کمنا "هذا حدیث صحیح الاسناد" اس کا درجہ ان کے اس قول سے کم ہے"هذا حدیث صحیح"

ا۔ ایسے بی ان کا کمنا "هذا حدیث حسن الاسناد" بیر کم ورج میں ہے بنبیت ان کے اس قول کے "هذا حدیث حسن"

کونکہ بھی سند صحیح یا حسن ہوتی ہے جب کہ شدوذیا علت کی وجہ سے متن صحیح یا حسن نہیں ہوتا گویا جب محدث کتا ہے "هذا حدیث صحیح" تو وہ اس بات کی صانت دیتا ہے کہ اس حدیث میں صحت کی پانچ شرطیں مکمل طور پر موجود ہیں۔ لیکن جب وہ کتا ہے "هذا حدیث صحیح الاسناد" تو وہ صحت کی شرطوں میں سے صرف تین شرطوں کی ضانت دیتا ہے جو یہ ہیں

سند كالمتصل مونا وادبول كاعادل مونا اور راوبول كاضابط مونا-

وہ شذوذیا علت کی نفی کی ضانت شیں دیتا کیونکہ اس کے پاس ان کا شوت شیں ہوتا۔ لیکن جب کوئی حافظ (محدث سے بلند درجے والا) جس کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اگر اس پر اکتفا کرے کہ "هذا حدیث صحیح الاسناد" اور اس کی کوئی علت نہ بیان کی گئی ہو تو ظاہر اور غالب بات میں ہے کہ یہ متن صحیح ہو گا کیونکہ متن میں اصل اور حقیقت علت اور شذوذ کا نہ ہونا ہے۔

### Marfat.com Marfat.com

٢- امام ترمذي رطائية كے قول "حديث حسن صحيح" كامفهوم:

اس عبارت کا ظاہر مشکل ہے (کیونکہ اس میں دو نقیفوں کو جمع کیا کمیا ہے) کیونکہ حسن سیح کے درجے سے قاصرہے اور ینچے درجے میں ہے تو ان کے مرتبول کے تفادت کے باوجود انہیں کیے جمع کیا گیا ہے۔ اس عبارت سے امام ترندی رطانتے کے مقصود اور مراد کے متعلق علمانے متعدد جواب دیتے ہیں۔ سب سے بمتروہ جواب ہے جو حافظ ابن حجرنے بیان کیا ہے اور جے امام سیوطی رہ اینچے نے بہند کیا ہے اور جس کا خلاصہ بیر ہے:

اگر حدیث کی دویا دو ہے زائد سندیں ہیں تو معنی بیہ ہوں سے کہ ایک سند کے اعتبارے مدیث حس ہے اور دومری کے اعتبارے مجم ہے۔

ہے ۔ اگر اس کی ایک ہی سند ہو تو مطلب میہ ہو گا کہ میہ ایک قوم کے نزدیک حسن ہے اور دو سری کے نزدیک سیح ہے۔

کویا کہ قائل اس اختلاف کی طرف اشارہ کرنا جاہتا ہے جو اس صدیث کے تھم میں علما کے درمیان موجود ہے یا پھراس قائل کے نزدیک ان میں سے کوئی قول راج نہیں

2- امام بغوی رطانی مصابیح میں احادیث کی تقسیم:
امام بغوی رطانی کتاب المعانی میں اپنی ایک خاص اصطلاح پر احادیث درج کی ہیں' اس طرح کہ وہ محیمین یا ان میں سے کسی آیک کی احادیث کی طرف اینے اس قول کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں "مسیح" اور سنن اربعہ کی احادیث کی طرف اس قول سے اشارہ کرتے ہیں "حسن"

یہ ایک ایس اصطلاح ہے جو محدثین کی عام اصطلاح سے نہیں ملتی۔ کیونکہ سنن اربعه میں صحیح' حسن' ضعیف اور منکر احادیث موجود ہیں اسی لیے اس بات پر ابن العلاح اور امام تووی نے شنبیہہ کی ہے۔

مصابح كماب يرجع والے ير ضروري ب كه اسے امام بغوى روايند كى اس اصطلاح كا علم ہو اور متنبہ رہے جو انہوں نے اعادیث کے متعلق کہاہے "صحیح" یا "حسن"

۸۔ وہ کتب جن میں حسن احادیث موجود ہیں: علمانے صرف حسن احادیث کے لیے کوئی الگ کتب تعنیف نہیں کیس جیسا کہ

Marfat.com Marfat.com انہوں نے صیح احادیث کے لیے متعقل کتب کھی ہیں 'کین پچھ ایس کتابیں موجود ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین کتب ہیہ ہیں جن میں حسن احادیث کثرت سے موجود ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین کتب ہیہ ہیں اصل ہے۔ امام ترفدی دولینے نے حسن حدیث کو اس کتب میں شہرت بخشی ہے اور اس کا ذکر کشرت سے کیا ہے۔ لیکن خبردار رہتا چاہیے کہ حسن 'صیح اور اس جیسی اصطلاحات میں ترفدی کے نیخے مختلف ہیں اس لیے طالب حدیث کو کسی محقق اور معتبر نیخ کا اہتمام کرنا چاہیے جس کا قابل اعتاد ناصل سے مقابلہ اور موازنہ کیا گیا ہو۔

سنس ائی واؤو: امام ابوداؤد نے اپ خط میں جو اُنہوں نے کلہ والوں کو کھا تھا ' ذکر کیا سنس ائی واؤو: امام ابوداؤد نے اپ خط میں جو اُنہوں نے کلہ والوں کو کھا تھا ' ذکر کیا ہو۔ ہیں اس سنن میں صیح احادیث یا جو اس کے مشابہ اور خریب ہیں ان کا ذکر کروں گا اور جس میں کوئی شدید ضعف ہو گا اسے بیان کروں گا اور جس کے بارے میں کوئی چز ذکر کیا کا ضعف اُنہوں نے بیان نہیں کیا اور معتبد علی نے اسے صیح نہیں کیا تو وہ امام موصوف نہ کوئی حسن ہوتی ہے۔

کا ضعف اُنہوں نے بیان نہیں کیا اور معتبد علیا نے اسے صیح نہیں کیا تو وہ امام موصوف کے نزدیک حسن ہوتی ہے۔

کیس بیان کی ہے۔

برنعی بیان کی ہے۔

# صحيح لغيره

ا۔ تعربیف: وہ حسن لذانہ حدیث کہ جب اس جیسی یا اس سے قوی حدیث دو سری سند سے روایت کی جائے تو اس کا نام صحیح لغیرہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس میں صحت خود پہلی سند کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ وہ اس کے علاوہ دو سری سند کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ وہ اس کے علاوہ دو سری سند کے ملنے سے آتی ہے۔

۲- صحیح لغیرہ کا مرتبہ: یہ حس لذاتہ سے بلند مرتبہ ہوتی ہے لیکن صحیح لذاتہ سے اللہ مرتبہ ہوتی ہے لیکن صحیح لذاتہ سے اللہ در جے پر ہوتی ہے۔

سا- صحیح لغیرہ کی مثال: اس کی مثال به حدیث ہے

((محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه ولله علي الله عليه الله عليه وسلم قَالَ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَ عَلَى أُمَّتِي لاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلْوةٍ))

ترجمہ: اگر جھے أمت پر مشقت كا خوف نه ہوتا توجي انہيں ہر نماذ كے دفت مسواك كرنے كا تحكم ديتا۔

(ترمذی کناب الطهارة ورواه الشیخان من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة)

ابن العلاح نے کہا: فحر بن عمرو بن علقمہ صدق اور صیات و حفاظت میں مشہور ہے
لیکن یہ متقن رادیوں میں سے نہیں ہے حتی کہ بعض علمانے اسے حافظے کی کمزوری کی
وجہ سے ضعیف کہا ہے جب کہ بعض نے اس کی سچائی اور عظمت کی وجہ سے اس ثقہ
کما ہے۔ اس سبب سے اس کی حدیث حسن ہے جب اس سند سے وہ سندیں اور طریق
ملیں جن سے یہ حدیث مروی ہے تو وہ کی اور خوف زائل ہو گیا جس کا اس کے حافظے
ملیں جن سے یہ حدیث مروی ہے تو وہ کی اور خوف زائل ہو گیا جس کا اس کے حافظے
کی کی کی دجہ سے جمیں ڈر تھا اور اس طرح وہ تھوڑی سی کی پوری ہو گئ تو یہ سند صحیح
تراریائی اور صحیح کے درجے کو پینچ عمی رعلوم الحدیث صاح ۲۳۳)

# حسن لغيره

ا۔ تعربیف: وہ ضعیف حدیث جس کی سندیں زیادہ ہوں ادر اس کے ضعیف ہونے کاسبب راوی کا فاسق یا کاذب ہونانہ ہو۔

اس تعربیف کا حاصل ہیہ ہے کہ ضعیف حدیث دو امور کی دجہ سے حسن کے درہے کو پہنچ جاتی ہے۔

ا وہ حدیث ایک یا زیادہ دو سمری سندول سے مروی ہو اور وہ سندیں پہلی سند جیسی یا اس سے قوی ہوں۔ یا اس سے قوی ہوں۔

سے اس حدیث کے ضعف کا سبب راوی کے حافظے کی کمزوری ہو یا سند میں انقطاع ہو یا کوئی راوی مجبول ہو۔

ال مقام و مرتنبہ: حسن تغیرہ حدیث حسن لذائة سے نجلے در ہے میں ہوتی ہے تو اسی بنیاد پر جب حسن لذائة کو مقدم اور اسی بنیاد پر جب حسن لذائة کو مقدم اور رائج سمجھا جائے گا۔

سا- تھم: بیراس مقبول سے ہے جس سے جمت بکڑی جاتی ہے۔

س- مثال: وه عديث بحث ترفرى في روايت كيا به اور حن كما به (شعبة عن عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه أنَّ إمْرَاةً مِّنْ بَنِي فَزَارَةً تَزُوَّ حَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أرضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ ومَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتُ نَعَمْ فَاجَازَى)

ترجمہ: بنو فزارہ قبیلے کی ایک عورت نے دوجونوں پر (بطور حق مر) نکاح کرایا تو رسول اللہ ملی اللہ ملی کیا ہے ہوں اللہ ملی اللہ علی ایک عورت نے دوجونوں پر راضی اور خوش ہے تو وہ کہنے لگی ہاں تو آپ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا اور نافذ کیا۔

امام ترمذی رطینی فرماتے ہیں اس بارے میں حضرت عمر' حضرت ابو ہریرہ' حضرت عائشہ اور حضرت ابو حدر در جمہنتیم سے مرویات موجود ہیں۔

ندکورہ سند میں عاصم راوی اینے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف ہے الیکن چونکہ یہ حدیث و مرے طرق سے مروی ہے اس کیے امام ترفدی روائیے نے اسے حسن کہا ہے۔

# محتف بالقرائن مقبول خبرواحد

### ا۔ درستی آسانی اور تمہید کے طور بر:

مقبول کی قسموں کے اختقام پر بیں ان مقبول اخبار سے بحث کرتا ہوں جو محتف بالقرائن ہیں اور محتف بالقرائن سے مُراد وہ اخبار ہیں جن کا احاطہ کچھ ڈا کد امور نے کیا ہے بالقرائن سے مُراد وہ اخبار ہیں جن کا احاطہ کچھ ڈا کد امور نے کیا ہے یا وہ ذا کد امور ان سے مقترن ہیں اور جو مقبول کو بطور شرطوں کے مطلوب ہیں۔

یہ ذاکد امور جب خبرواحد سے ملتے ہیں تو اسے قوت میں مزید بردھاتے ہیں اور ان کی دو سری اخبار احاد پر خصوصیت قائم کرتے ہیں جو ان مزید قرائن سے خال ہیں اور غیر پر اسے ترجیح دیتے ہیں۔

### ٣- محتف بالقرائن كي انواع:

خبر محتمت بالقرائن كى چند انواع بين - ان بين سے مشهور بير بين :

ا وه حدیث جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہو اور وہ توائز کی حد کو نہ مپنی ہو تو الیں ایس خبر کا چند قرائن نے احاطہ کیا ہے 'جو بیہ ہیں :

ا۔ اس فن اور میدان میں بخاری ومسلم کی عظمت اور جلالت کا ہونا۔

۲۔ اور سے دونوں ائمہ اپنے غیرے سیج کی تمیز میں مقدم اور پیش پیش

-البير البيرا-

س۔ علما کا ان دونوں کی کتابوں کو تلقی بالنبول کرتا۔

#### Marfat.com

یہ تلقی بالقبول ایک ایسا قریبنہ ہے جو زیادہ قوی ہے۔ عِلم کا فائدہ دینے میں بہ نسبت ان کے جو کثرتِ طرق سے ٹابت ہیں کیکن تواتر کی حد سے قاصر ہیں۔

جب اس حدیث کے مختلف طرق اور سندیں ہول اور وہ تمام کے تمام راویوں کے سندیں ہوں اور وہ تمام کے تمام راویوں کے ضعف اور علل سے پاک ہوں۔

ج اسے مسلسل اور باہم لگا تار حافظ اور منقن و ضابط روا ۃ نے بیان کیا ہو اس حیثیت سے کہ وہ غریب نہ ہو۔ جیسے :

وہ حدیث جے امام احمد بن حنبل رطیعی سنافعی رطیعی رطیعی سے اور امام شافعی رطیعی سے اور امام شافعی رطیعی سے مالک درائید سے روایت کرنے میں امام احمد سے مالک درائید سے روایت کرنے میں امام احمد رطیعی کا دوسرا بھی کوئی شریک ہو۔ اور امام مالک درائید سے بیان کرنے میں امام شافعی کا کوئی موافق اور شریک ہو۔

٣- محتف بالقرائن كالتحكم:

اخبار احاد مقبول کی کوئی بھی قسم ہو تو خبر محتف بالقرائن اس سے رائج ہو گی۔ اگر خبر محتف بالقرائن اس سے رائج ہو گ۔ اگر خبر محتف بالقرائن کسی اور حدیث سے (جو محتف بالقرائن نہیں ہے) باہم متعارض ہو تو خبر محتف بالقرائن کو مقدم اور رائج سمجھا جائے گا۔

دو سری بخت

# خبر مقبول کی تقسیم معمول به اور غیر معمول به کی طرف

خبر مقبول کی دو قسمیں ہیں:

ا- معمول به ۳-غیر معمول به

علوم حدیث کی انواع میں سے اس سے دو انواع میں

ا- محكم ومختلف الحديث

۲- ناسخ ومنسوخ

# محكم ومختلف الحديث

# ا- محكم كي تعريف:

لغوی تعربیف: بید آخ کئم سے مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی آئفن کیعنی پختہ ہوا۔ اصطلاحی تعربیف: وہ مقبول حدیث جو اپنی جیسی متعارض حدیث سے سلامت اور خالی ہو۔ اور اکثر اعادیث اسی نوع سے ملتی ہیں۔ باقی متعارض اور مختلف اعادیث مجموعی ذخیرہ اعادیث کے لحاظ سے بہت کم جس۔

### ٢- مختلف الحديث كي تعريف:

لغوى تعربیف: یہ اختلاف مصدر سے اسم فاعل كاصیغہ ہے جو اتفاق كی ضد ہے۔ مختلف الحدیث کے معنی یہ جیں كہ وہ احادیث جو ہم تك اس طرح نجینی جی كہ وہ معنی و مراد میں ایک دو سرے سے منعارض اور خالف جیں لیعنی معنی و مراد میں ایک دو سرے كی متضاد اور الك جیں۔

اصطلاحی تعربیف: وہ مقبول صدیث جس کے مخالف اس جیسی حدیث موجود ہو لیکن ان

#### Marfat.com

کے درمیان جمع اور موافقت ممکن ہو۔ لینی وہ صحیح یا حسن حدیث کہ ایک دوسری حدیث ہو اور اس کی جو مرتبہ اور قوت میں اس جیسی ہو وہ ظاہراً مفہوم میں اس کے مخالف، ہو اور اس کی نقیض ہو۔ لیکن اہل علم اور روشن فہم حضرات کے لیے ممکن ہو کہ وہ ایک قابل قبول شکل میں ان دونوں کے معانی اور مدلولات کو جمع کر دیں۔

### سا۔ مختلف کی مثال: ایک مدیث ہے

((لاَ عَدُوَى وَلاَ طِيْرَةً))

کوئی بیاری متعدی نهیس اور فال بدلینا درست نهیس۔

اس حدیث کو امام مسلم را نفیر نے نکالا ہے اور سیر متعارض ہے اس حدیث سے

((فِرْ مِنَ الْمَحْذُومِ فِرَارُكَ مِنَ الْأَسَدِ))

"جذام کی بیاری والے سے اس طرح بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔" جذام ایک بیاری ہے جس سے اعضا کزور ہو کر گرنے لگتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری را نیج نے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں' ان کا ظاہر آپس میں متعارض ہے کیونکہ پہلی حدیث بیاری کے متعدی ہونے کی نفی کرتی ہے جب کہ دوسری اسے ٹابت کرتی ہے تو علانے انہیں جمع کیا ہے اور ان کے معنول میں متعدد طریقوں سے موافقت ڈالی ہے۔ یہاں میں وہ جمع ذکر کرتا ہوں جو حافظ ابن حجرنے پندکی ہے'جس کا غلاصہ سے ہے

الم اعرانی نے متعدی میں بناتی اور آپ کا وہ فرمان میں جمع کی کیفیت یہ ہے کہ کما جائے گا کہ بیاری کے متعدی ہونے کی نفی کی گئی ہے اور غیر ثابت ہے جس کی دلیل آنخضرت ماڑی کیا کا فرمان ہے کہ " لا یُعَدِّی شَیْقٌ شَیئًا" (الترفدی کتاب القدر و احم) کوئی چیز کسی چیز کو متعدی نہیں بناتی اور آپ کا وہ فرمان بھی ہے کہ جب آپ سے معارضہ کرتے ہوئے ایک اعرابی نے کما کہ:

"بِأَنَّ الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبَ يَكُونُ بَيْنَ الْإِبِلِ الصَّحِيْحَةِ فَيُخَالِطُهَا فَتَجْرَبُ" تو آپ نے فرمایا (فَمَنُ أَعُدُی الْأَوَّلُ) کہ پہلے کو کس نے بیاری لگائی تھی۔ (بخاری کتاب الطب صحیح مسلم ابوداؤو معد الم احم) مطلب واضح ہے کہ یقینا اللہ تعالی نے ہی دو سرے اونٹ میں ابتدا میں بیاری پیدا کی جس طرح اللہ تعالی نے پہلے اونٹ کو لگائی تھی۔ باتی رہی بات مجدوم سے بھاگئے کے عظم کی تو یہ سدالذرائع (غلط عقیدہ کا راستہ بند کرنا) کے باب سے ہے تاکہ ایبا نہ ہو کہ کوئی شخص اس مجدوم کے پاس رہتا ہے اور تقدیراً من جانب اللہ اس وقت اس بیاری لگ جاتی ہے تو وہ سمجھے گاکہ شاید جھے اس نے بیاری لگائی ہے اور وہ بیاری کے متعدی ہونے کا عقیدہ رکھ لے گاجس کی نفی کی گئی ہے اور وہ گناہ میں واقع ہو گا اس لیے ایسے عقیدے سے اجتناب کے طور پر اسے مجدوم سے اجتناب کرنے کا عظم ملاکہ جس کے سبب وہ گناہ میں پڑ سکتا تھا۔

۵۔ جو شخص دو متعارض مقبول حدیثیں یا تا ہے اس پر کیا واجب ہے؟

اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ درج ذیل مراحل سے گذرے : ا۔ جب ان دونوں میں جمع ممکن ہو : دونوں کے درمیان جمع متعین ہو جائے تو ان

دونوں احادیث پر عمل کرنا واجب ہو گا۔

ریاں مصاب کی بھی وجہ سے جمع ممکن نہ ہو: جب دونوں احادیث کے درمیان جمع ممکن نہ ہوتو اس دفتوں کے درمیان جمع ممکن نہ ہوتو اس دفت بید صورت حال ہوگی

دونوں میں سے ایک کا تنخ معلوم ہو: تو ہم ناسخ کو مقدم کریں سے اور اس پر عمل کریں سے اور منسوخ کو چھوڑ دیں ہے۔

اگر شخ کا علم نہ ہو: اس وقت ان میں ہے ایک کو دو سرے پر اسباب ترقیح میں ہے کمی سبب کے ذریعے ترجیح میں ہے۔ سبب کے ذریعے ترجیح دیں گے۔ ترجیح کے بچاس یا اس سے زیادہ اسباب ہیں۔ مرحوح کو ترک کرکے رائج پر عمل کریں گے۔

اگرایک کو دو مری پر ترجیح بھی نہ دی جاسکتی ہو: ترجیح جو کہ نادر اور تلیل ہے۔ تو اس دفت دونوں پر عمل کرنے ہے توقف کیا جائے گاحتیٰ کہ جمارے لیے ترجیح کا کوئی سبب نکل آئے۔

۲۔ اس فن كى ايميت اور اس ميں كامل كون ہے؟ بير جمع بين الحديثين علوم مديث ميں سے اہم ترين فن ہے جب كہ اس كى . بیجیان و معرفت کے لیے تمام علما مجور ہیں اور اس میں کائل اور ماہر صرف وہ ائمہ ہیں جو حدیث اور فقہ کو جمع کیے ہوئے ہیں اور وہ اصولی جو دقیق اور باریک معانی میں دور اندلیش ہیں تو ان لوگوں پر بید کام کوئی مشکل نہیں ہے سوائے شاذ و نادر مقامات کے۔ اور متعارض ولا کل نے علما کو مشغول اور مصروف رکھا ہے اور ای میں ان کی قابلیت اور دفت فہم اور عمدہ اختیار و پہند کا اظہار ہو تا ہے 'جیسا کہ اس میں بعض علما کے مواد و اسلوب نگارش کی تقلید کرنے والے کہ اُنہوں نے اس کی گرائی میں غوطہ لگایا تو پیسل گئے۔

-- اس فن میں مشہور ترین تصانیف:

ا احتلاف الحديث: امام شافعي كي كتاب ہے۔ ميد پہلے شخص ہيں جنہوں نے اس بارے بيس كلام كيا اور كتاب تصنيف كي ہے۔

سے تاویل مختلف الحدیث: ابن قتیب عبداللہ بن مسلم کی تصنیف ہے۔ ج مشکل الاثار: ابو جعفر احمد بن سلامہ امام طحاوی کی تصنیف ہے۔

### ناسخ اور منسوخ حديث

# ا- نشخ کی تعریف:

لغوی تعریف: اس کے دو معانی ہیں۔

- ا- "اَلْإِزَالَةً" اى سے ہے "نَسَخَتِ الشَّمْشُ الظِلَّ" مورج نے سائے كو زائل كرديا-
- ۱- "اَلنَّقُلْ" اس سے ہے "نستہ خت الکِتاب" میں نے کتاب کو نقل کیا او گویا
  کہ ناکے بھی منسوخ کو ذائل کر دیتا ہے اور اسے دو مرے تھم کی طرف منتقل کر
  دیتا ہے۔ ویتا ہے۔

اصطلاحی تعربیف: شارع کا اینے پہلے تھم کو بعد میں نازل کردہ تھم کے ذریعے اٹھالینا اور زائل کر دینا۔

> ۲- اس کی اہمیت اور دشواری اور اس میں مشہور علیٰ: نائخ اور منسوخ احادیث کی معرفت ایک اہم اور مشکل فن ہے۔

# Marfat.com Marfat.com

نائخ کو منسوخ سے پہچانے نے علما کو تھکا دیا ہے اور عائز کر دیا ہے۔ اور اس میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے والے مشہور ترین امام شافعی ہیں۔ انہوں نے اس میدان میں کافی ممارت اور بیش قدی کی اور یدطولی حاصل کیا ہے۔ امام احمد براٹیجہ نے ابن وارہ سے کما جس وقت وہ مصرے آیا تھا ''کیا تو نے امام شافعی کی کتاب کھی ہے؟'' وہ کہنے لگا نہیں۔ کما کہ تو نے تفریط ہے کام لیا ہے 'کیونکہ ہمیں مجمل اور مفسراور نائخ و منسوخ کا علم اس وقت ہوا جب امام شافعی کی صحبت اختیار کی۔

س- ناسخ اور منسوخ کی پیجان کیسے ہوتی ہے؟

تائے کی منسوخ سے پیچان درج ذیل امور ہیں ہے ایک کے ذریعے سے ہوتی ہے۔
ا۔ رسول الله طفی کے خود تصریح فرما دیں: جیسا کہ بریدہ سے صبح مسلم میں حدیث ہے

''میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب ان کی زیارت کیا کرو' بے شک وہ
آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

ب- صحابی بیان کرے: جیسا کہ "جابر بن عبداللہ بی بین کا فرمان ہے رسول اللہ مان کے اللہ مان

ج- تاریخ کے ذریعے معلوم ہو: جیسے شدادین اوس سے مروی ہے "آفطر النحاجم والمتحجوم" (رواہ ابوداؤد) بیہ حدیث منسوخ ہے اس کی نامخ ابن عباس کی بناخ ابن عباس کی بند مدیث منسوخ ہے اس کی نامخ ابن عباس کی بیہ حدیث مدیث ہے " ان النبی صلی الله علیه وسلم اِحْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ" (مسلم)

تو شدار والی حدیث کے بعض طرق میں موجود ہے کہ میہ قصد فتح مکہ کا ہے جب کہ ابن عباس بین نظام جمت الوداع میں آپ کے ساتھ تتھے۔

و- اجماع كى دلالت: جيد مديث ب

" مَنْ شَرُبَ الْمَحَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ" (رواه ابوداوُد والترفر)) امام نووی رایتی فرماتے ہیں کہ "اجماع اس حدیث کے منسوخ ہونے پر والات کرتا ہے" اور اجماع نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ منسوخ ہوتا ہے بلکہ نائخ پر وال ہوتا ہے۔

هم مشهور ترین تصنیفات:

1 "الاعتبار في الناسخ والمنسوخ من الاثار" ابو بمرتحدّ بن موى عاذى كى تعنيف ہے۔

ج "الناسخ والمنسوخ" المام احمد رطاني كاب ب-ح "تجريد الاحاديث المنسوخة" ابن الجوزي كي تعنيف ب-

تيسری فصل

### خرتر دود

پہلی بحث: ضعیف کے بارے میں دو سری بحث: اساد میں سقوط راوی کی وجہ سے مردود تیسری حدیث: راوی میں طعن کی وجہ سے مردود

## خرمر دود اور اس کے مردود ہونے کے اسباب

ا۔ مردود کی تعربیف: جس کی خردیے دالے (رادی) کا صدق رائے نہ ہو۔ اور بیہ مغبول کی آیک یا بیان صحیح کی بحث مقبول کی آیک یا زیادہ شرطوں کے نہ ہونے کی دجہ سے ہوتا ہے جن کا بیان صحیح کی بحث میں گزرا ہے۔

٧- اس كى اقسام اور رد ہونے كے اسباب: علانے خبر مردود كو بہت ى
قسموں میں تقسیم كیا ہے اور ان قسموں میں سے اكثر پر ایک خاص نام كا اطلاق كیا ہے اور
سمجھ وہ بھى ہیں جن بر خاص نام كا اطلاق نہیں كیا بلكہ عام نام سے ذكر كیا ہے جو
ضعیف ہے۔

حدیث کے مردود ہونے کے بہت ہے اسباب ہیں لیکن وہ بالجملہ دو برے بنیادی اسباب ہیں لیکن وہ بالجملہ دو برے بنیادی اسباب پر موقوف ہیں۔ (۱) اسناد ہیں سقوط۔ (ب) راوی ہیں طعن۔
اسباب پر متعلق میں ان شاء اللہ ان دو اسباب کے تحت متعدد انواع و اقسام ہیں جن کے متعلق میں ان شاء اللہ

ان دو اسباب کے محت متعدد انواع و اقسام بین بن کے مصلی بیل ان ماء الله مستقل اور مفصل بحث میں کلام کروں گا اور ابتدا ضعیف کی بحث سے ہے جو مردود کی نوع کیلئے ایک عام نام ہے۔

ىيلى بحث

### ددضعیف"

#### ا۔ تعربیف:

لغوی تعربیف: قوی کی ضد ہے اور ضعف حسی اور معنوی ہوتا ہے لیکن یہاں پر ضعف معنوی مُرادِ ہے۔

اصطلاحی تعربیف: وہ خبرجو حسن کی خوبی اور صفت کو جمع نہ کرپائے 'حسن کی شرطوں میں سے کسی شرط کے مفقود ہونے کے ساتھ۔

البيقوني اين اشعاريس فرماتيس

" ہروہ چیزجو حسن کے رہتے سے قاصر ہو وہ ضعیف ہے جس کی بہت سی قتمیں ہیں"

ا۔ تفاوت: خبر کا ضعف رادیوں میں موجود کروری کی شدت اور ضعف کی وجہ سے مختلف اور متعف ہیں اور بعض سے مختلف اور متفاوت ہوتا ہے جیہا کہ صحیح میں تفاوت تھا بعض تو ضعیف ہیں اور بعض سخت ضعیف ہیں اور بعض منکر ہیں اور اس کی سخت ضعیف ہیں اور بعض منکر ہیں اور اس کی سب سے بردی فتم موضوع ہے۔ (علوم الحدیث ص ۸۹)

"- ضعیف ترین سندیں: صحیح میں اصح الاسانید کی بحث گذری ہے اس کی بنیاد پر علمانے ضعیف ترین ہیں اور امام حاکم بنیاد پر علمانے ضعیف کی بحث میں ان اسانید کا ذکر کیا ہے جو ضعیف ترین ہیں اور امام حاکم نیٹا پوری نے اوھی الاسانید کا بڑا مجموعہ ذکر کیا ہے بعض صحابہ ' بعض جمات اور بعض علاقوں کی نبیت ہے۔ میں امام حاکم کی کتاب اور بعض دو سری کتب سے چند مثالیں ذکر کتا ہوں۔

ا۔ حضرت ابو بکر صدّ ابن بی اللہ کی نسبت سے ضعیف ترین سند ہیہ ہے "صدقہ بن موسی الدقیقی عن فرقد السبخی عن مرہ الطیب عن ابی بکر" (معرفۃ علوم الحریث ص الا'2۲)

ا- شامیول کی اسانیریں ضعیف ترین سند بیہ

Marfat.com

"محمد بن قيس المصلوب عن عبيدالله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم عن ابي امامه" (ال**يمًا**)

سے ابن عباس منتظ کی نسبت سے ضعیف ترین سند ریہ ہے:

" السدى الصغير محمد بن مروان عن الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس"

حافظ ابن حجر فرماتے میں بید سلسلة الذهب نہیں بلکه سلسلة الكذب عنون الكذب الرادى جون الما) يعنى بيد سونے كى زنجير نہيں بلکه جھوت كى كرى كا يا بيد صحيح سند نہيں بلکه جھوت كا لمينده ہے۔

سم۔ مثال: امام ترندی روائیے نے مکیم اثرم کے طریق سے نقل کیا ہے:

حكيم الاثرم عن ابى تميمة الهجيمى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ اتَى حَائِضًا أَوْ إِمْرَاةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

رَجَمہ: جو حیض والی عورت کے پاس یا عورت کی دہر میں آیا یا کاهن کے پاس ممیا تو اس نے شریعت محمدی کا انکار کیا۔

اس حدیث کو درج کرنے کے بعد امام ترفدی روائیجہ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف کی سند سے جانتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں امام بخاری روائیجہ نے اس حدیث کو اسکی سند کے اعتبار سے ضعیف کما ہے۔

(التردي مع شرح ج اص ١٩١٩)

میں کتا ہوں اس کی مند میں تھیم اثرم رادی ہونے کی وجہ سے علمانے اسے ضعیف کما ہے۔ حافظ ابن حجراس کے متعلق تقریب التعذیب میں فرماتے ہیں "فیہ لین" اس میں ضعف ہے۔

۵۔ ضعیف حدیث بیان کرنے کا تھم: معدثین وغیرہ کے نزدیک ضعیف احادیث اور جن کی سندوں میں تماحل ہے' ان کا ضعف بیان کیے بغیربیان کرنا دو شرطول کے ساتھ جائز ہے بخلاف موضوع احادیث کے کہ ان کا موضوع ہوتا بیان کیے بغیرانہیں بیان کرنا نا جائز ہے۔

ان کا تعلق عقائد ہے نہ ہو جیسے صفات باری تعالیٰ ہیں۔

ہے۔ طلال و حرام سے متعلق شرعی احکام کے بیان میں نہ ہوں۔

لیمنی ضعیف احادیث کو وعظ و تقریر " ترغیب و تربیب اور قصے و خطابات اور ان جیسے مواقع پر بیان کرنے میں ان جیسے مواقع پر بیان کرنا جائز ہے اور جن علما سے ان کے بیان کرنے میں ۔ تساهل منقول ہے وہ سفیان توری "عبدالرحلٰن بن مهدی اور احمد بن حنبل ہیں۔ (علوم الحدیث ص ۹۳) ا کلفایہ ص ۱۳۳)

اور متنبہ رہنا چاہیے کہ اگر آپ ضعیف احادیث کو بغیر سند کے بیان کرتے ہیں تو پھر پول شین کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ماٹھ کیا ہے ہوں فرمایا بلکہ آپ کمیں کہ رسول اللہ ماٹھ کیا ہے ہوں فرمایا بلکہ آپ کمیں کہ رسول اللہ ماٹھ کیا ہے ہوں بیان کیا جاتا ہے یا جمیں آپ کے متعلق یوں پہنچا ہے یا اس جیسے الفظ استعال کریں تاکہ آپ پر اس حدیث کو بالجزم رسول اللہ ماٹھ کی حدیث کمنا لازم نہ آئے جس کے ضعف کو آپ جانتے ہیں۔

Y- ضعیف حدیث بر عمل کرنے کا تھم: ضعیف حدیث بر عمل کرنے کے ہارے میں علیا میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے ہارے میں علیا میں اختلاف ہے۔ جمہور علیا کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا تبین شرطوں کے ساتھ مستخب ہے (مستخب کی بجائے مباح کمنا ڈیادہ مناسب ہے۔ مشرجم)

وہ تنین شرطیں جنہیں حافظ ابن حجرنے واضح کمیاہے ' بیہ ہیں است ضعف شدید نہ ہو۔

ہے وہ حدیث معمول بہ اصول و تواعد کے تحت درج ہو۔

ج منظم کرتے ہوئے اس کے ثبوت اور صحت کا اعتقاد نہ ہو بلکہ احتیاط کا عقیدہ ہو۔ (تدریب الراوی ج اص ۲۹۸ '۲۹۹' فتح المغیث ج اص ۲۹۸)

2- مشهور ترین تصانیف: جو که ضعیف کامقام و محل ہیں۔
دو کتابیں جو ضعیف رادیوں کے متعلق تصنیف کی گئی ہیں: جیسے ابن حبان کی
کتاب الفعفاء ہے۔ ذہی کی میزان الاعتدال ہے۔ اُنہوں نے ضعیف رادیوں کی
دجہ سے ضعیف قرار یانے والی احادیث بطور مثال درج کی ہیں۔

ے وہ کتابیں جو خاص طور پر ضعیف کی انواع کے بیان میں تھنیف کی گئی ہیں: جیسے

مراسیل علل اور مدرج کتابیں ہیں۔ اس کے علاوہ ابوداؤد کی کتاب المراسیل ہے ، دار قطنی کی کتاب المراسیل ہے ، دار قطنی کی کتاب العال ہے۔ (این المدین کی العلل ہے امام ترفدی رمایتی کی العلل ہے وغیرہ)

دو سری بحث

### دوالمردود بسبب سقط من الاسناد<sup>٢</sup>

ا۔ سقوط من الاسناو سے مراد: سقوط من الاسناد سے مراد میں انقطاع کا دقوع ہے خواہ ایک یا نقطاع کا دقوع ہے خواہ ایک یا زیادہ رادی گرانے سے ہو عدا ہو یا غیر عدا اسند کے شروع سے ہو یا آخر سے یا در میان سے ہو۔ سقوط ظاہری ہو یا مخفی ہو۔

ا۔ سفوط کی انواع: اپنے ظہور اور اخفاء کے اعتبار سے اسناد میں سفوط کی دو انواع میں 'جو ریہ ہیں

ا۔ سقوط ظاہر: انقطاع کی اس نوع کی پہچان ہیں اتمہ اجلہ اور علوم حدیث ہیں مشغول رہنے والے علما سب مشترک ہیں۔ یہ انقطاع راوی اور اس کے استاذ ہیں ملاقات نہ ہونے کی دجہ سے پہچانا جاتا ہے یا تو اس نے اس کا زمانہ نہیں پایا ہوتا یا زمانہ پایا ہے لیکن اس سے ملاقات اور مجلس نہیں کی ہوتی اور اس کی طرف سے اسے اجازت اور وجادت بھی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لیے اسانید ہیں بحث و شمیص کرنے والا راوبوں کی تاریخ کی معرفت کا مختاج ہوتا ہے۔ بھی تاریخ راوبوں کی من ولادت من وفات طلب علم کے او تات اور طلب علم کے لیے سفروغیرہ کے بیان پر مشمل ہوتی ہوتی ہے۔

(اجازۃ: بیان کرنے کی اجازت اور اذن۔ راوی ﷺ سے ملیاتو نہیں لیکن اس ﷺ سے اس طرح اجازت حاصل ہوتی ہے کہ وہ کہتاہے میں اپنی سی ہوئی تمام روایات کے بیان کرنے کی اپنے ذمانے کے تمام لوگوں کو اجازت دیتا ہوں۔

وجادة: يه ب كدرادى شخ كى لكسى موئى كوئى كتاب بانا ب جس كے خط كو وہ جانتا ب

اور اس كتاب مين موجود مرويات بيان كرتا ہے۔)

علما حدیث نے انقطاع (سقوط) ظاہر کے تشمیہ پر محل انقطاع اور ساقط راویوں کی تعداد کے اعتبار سے چار اسموں کے ساتھ اصطلاح قائم کی ہے 'جو ریہ ہیں : (۱) معلق (۲) مرسل (۳) معفل (۴) منقطع

ب- سقوط خفی: اسے صرف ماہر ائمہ جو حدیث کے طرق اور سندوں کی علل پر اطلاع رکھتے ہیں ' وہی پاکتے ہیں اور اس کی معرفت رکھتے ہیں۔ اس کے دو نام ہیں۔ (۱) مدلس (۲) مرسل خفی۔ ان چھ ناموں کی بحث بالتر تیب بیش خدمت ہے۔

# دومعان ۲۰

### ا\_ تعريف:

لغوى تعربیف: یه ملق سے اسم مفعول كاصیغه ہے۔ لینی ایک چیز كا دوسری چیز سے رشتہ جوڑنا اور اس سے مربوط كرنا اور اسے معلق بنا دینا۔ اس سند كو معلق اس ليے كہتے ہیں است مربوط كرنا اور اسے معلق بنا دینا۔ اس سند كو معلق اس ليے كہتے ہیں است كوئكہ بيہ اوپر والی ہلند جہت سے منقطع ہوتی ہے اور نیچ والی قریبی جہت سے منقطع ہوتی ہے وہ الیے ، وہ الیے ہوگئ جیسے كوئی شے چھت سے لئكا دى جائے۔

اصطلاحی تعریف: جس سند کی ابتدا سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں۔

### ٧- معلق کی صورتیں:

ا مکمل سند حذف ہو تو پھر بول کما جائے گا کہ رسول اللہ ملٹی اِلم نے فرمایا ---سے صحابی کے علاوہ باقی ساری سند حذف ہو یا صرف صحابی یا تابعنی مذکور ہوں باقی حذف ہو۔ (شرح النهجية ص ٣٢)

سا معلق كى مثال: المام بخارى رائيًّة نے باب مايذكر في الفحذك آغازيس ذكركيا ؟" وَقَالَ اَبُوْمُوْسَى غَطَّى النَّبِيُّ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَحَلَ عُثْمَانُ "

### Marfat.com Marfat.com

(بخارى كماب الصلؤة)

یہ معلق حدیث ہے کیونکہ امام بخاری رہائیجہ نے صحابی کے علاوہ اس کی مکمل سند حذف کر دی ہے' وہ صحابی ابو موکیٰ اشعری رہائیز ہیں۔

٧- معلق كالحكم: معلق حديث مردود اور غير مقبول ہے كيونكه اس ميں مقبول كى شرطوں ميں مقبول كى شرطوں ميں مشرط اتصال سند مفقود ہے اس ليے كه سند ميں ايك يا زيادہ راوى حذف ہوتے ہيں ' اب ان محذوف راويوں كے حالات كاعلم نہيں ہے كہ وہ كيے ہيں۔

۵۔ سیجیجین میں معلقات کا تھم: معلق مردود ہے۔ یہ مطلق معلق کا تھم ہے لیکن جب ایک معلق کا تھم ہے لیکن جب ایک معلق مدیث اس کتاب میں پائی جائے جس میں صبح اعادیث کا التزام کیا گیا ہے جس میں صبح کا مالتزام کیا گیا ہے جس میں معلق میں گذر چکا ہے' اے جسے معیمین ہیں تو اس کا ایک خاص تھم ہو گا جیسا کہ صبح کی بحث میں گذر چکا ہے' اے دوبارہ ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ یہ ہے کہ

ا جو معلق صیغہ جزم (معلوم صیغہ) سے ذکر ہو جیسے ۔ قال ' ذکر ' حکی تو وہ مضاف الیہ تک (محذوف حصہ) صحیح ہے۔

جو صیغہ تمریض (جمول صیغہ) سے ذکر ہو جیسے قبل ' ذکر ' حکی ' تو اس کا مضاف الیہ تک (محدوف حصہ) پر صیح کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ ان میں سے صیح بھی ہوتی ہیں حسن بھی اور ضعیف بھی ' لیکن اس میں کوئی سخت ضعیف نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس کتاب میں نہ کور ہے جس کا نام صیح ہے۔ ان میں سے صیح کو غیر صیح سے بہاننے کے لیے اس مدیث کی سند پر بحث و تنجیص کی جائے گی اور اس کے مناسب حکم لگایا جائے گا۔

### دوغرسل ٢٠

### ا- تغريفِ:

لغوی تعربیف: به اُزْسَلَ ہے اسم مفعول کاصیغہ ہے ، جمعتی چھوڑ دیا گویا کہ ارسال کرنے والا سند کو چھوڑ دیا ہے اور اسے مطلق رکھتا ہے ، کسی معروف راوی سے مقید نہیں کرتا۔

#### Marfat.com

اصطلاحی تعربیف: وہ حدیث جس کے آخر سند میں تابعی کے بعد انقطاع ہو اور راوی حذف ہوں۔ (نزھة النظر ص ٣٣)

۱- اس کی صورت: اس کی شکل میہ ہے کہ تابعی چھوٹا ہو یا بڑا وہ کے کہ رسول اللہ سنتی ہے ہوٹا ہو یا بڑا وہ کے کہ رسول اللہ سنتی ہے ہے کہ اللہ سنتی ہے ہوں فرمایا یا یوں کیا یا آپ کی موجودگی میں ایسے کیا گیا۔ محدثین کے ہاں مرسل کی بھی شکل و صورت ہے۔

"- مثال: وه حديث جو المام مسلم را في صحيح من كتاب البيوع من ذكرى به "قال حدثنى مُحمد بن رافع ثنا حجين ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نَهْى عَن الْمُزَابَنَةِ" (مسلم كتاب البيوع)

(آ تخضرت ملى الله في الله عن مزابند من منع فرمايا ب)

سعید بن مسیب تابعی کمیر ہیں ' انہوں نے حدیث نی اکرم ملٹی کیا ہے روایت کی ہے اور ایخ اس میں کیاتو اس نے اس حدیث کی اور ایخ اور آنخ ضرت ملٹی کیا ہے در میان سے واسطہ ذکر نہیں کیاتو اس نے اس حدیث کی سند کا آخر جو تابعی کے بعد ہے منقطع اور محذوف کر دیا۔ اور بیہ انقطاع کم از کم ایک صحابی کے حذف ہونے سے ہو اور بیہ بھی اختال ہے صحابی کے ساتھ ساتھ کوئی اور راوی بھی حذف ہو مثلاً تابعی ہے۔

الم سے عام ہے' ان کے نزدیک ہم مسل ہے' اس میں انقطاع جس طریقے سے اس میں انقطاع جس طریقے سے بھی ہو۔ خطیب بغدادی کا میں مسلک ہے۔

- مرسل کا تھم: مرسل کا تھم: مرسل اصل میں ضعیف ہے اور غیر مقبول ہے کیونکہ اس میں مقبول کی شرطوں میں سے ایک شرط مفقود ہے جو کہ اقصال سند ہے اور محذوف راوی کی حالت بھی مجبول ہوتی ہے احتمال ہوتا ہے کہ بید محذوف راوی غیر صحابی ہو اور اس حالت میں احتمال ہے کہ وہ راوی ضعیف ہو۔

لیکن علاے محد ثین اور دو مرے علانے مرسل کا تھم اور اس سے جمت پارنے میں اختلاف کیا ہے کوئلف ہوتی اختلاف کیا ہے کونکہ انقطاع کی ہے فتم سند میں کسی بھی دو مرے انقطاع سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس سے ساقط ہونے والا راوی عموماً صحابی ہے اور تمام صحابہ عادل ہیں اس کی عدم معرفت (جمالت) مصرفهیں ہوتی۔

مجموعی اور اجمالی طور پر مرسل کے متعلق علما کے تین قول ہیں۔

ا- ضعیف مردود: جمهور محدثین اور بهت سے اصولیوں اور فقها کے نزدیک مرسل ضعیف اور فقها کے نزدیک مرسل ضعیف اور غیر مقبول ہونا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ دہ غیر مقبول ہونا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ دہ غیر صحابی ہو۔

ب- صحیح اور قابل جحت بد: تین ائمہ ابو حنیفہ 'مالک' احمد بھلے ہے اور علما کی ایک جماعت کے نزدیک مرسل سمجھے ہے اور اس سے جمت کی جائے گی بشرطیکہ ارسال کرنے والا تقد ہو اور وہ ثقد ہی سے ارسال کرتا ہو۔

ان کی دلیل میہ ہے کہ ثقنہ کا بعنی کے متعلق بینی ہے کہ وہ آنخضرت ملڑ کیا کے متعلق یہ تب ہی کے گا'' قال رسول اللہ ملڑ کیا '' کہ جب وہ ثقنہ سے سنے گا۔

ج- مشروط قابل قبول: مرسل چند شرطوں کے ساتھ صحیح ہے ' یہ امام شافتی اور بعض دو سرے اہل علی اور بعض دو سرے اہل علم کے نزدیک ہے اور وہ شرطیں جار ہیں۔ تنین کا تعلق ارسال کرنے والے رادی ہے ہو اور ایک کا تعلق مرسل حدیث سے ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں :

ا۔ ارسال کرنے والا کبار تابعین میں سے ہو۔

۱۔ اور جب ارسال کرنے والا جس سے ارسال کرتا ہے اس کا نام کے تو گفتہ کا نام کے۔

سے جب اس کی مشارکت حافظ اور مامون راوی کریں تو اس کی مخالفت نہ کرتے ہوں۔

ایسے ہی ان تین شروط کے ساتھ درج ذیل صفات میں ہے ایک صفت بھی ملی ہو۔

ا۔ دہ صدیت ایک اور مند طراق سے مروی ہو۔

- ای وہ حدیث ایک اور مرسل طریق ہے مروی ہو' لیکن اسے مرسل وہ بیان کریں جہوں ہو کیکن اسے مرسل وہ بیان کریں جہنوں نے پہلی مرسل حدیث کے رجال کے علاوہ دو مرے راویوں سے حصول علم کیا ہو۔
  - سا۔ یا وہ حدیث صحابی کے قول کے موافق ہو۔
  - ٣- يا اس كے موافق اور مقتضى پر اكثر اہل عِلم نے فتوى ويا ہو۔
  - ۵۔ یا اس کے موافق اور مقتضی پر اکثر اہل عِلم نے عمل کیا ہو۔

(الرسالة للشافعي ص١٢٣)

جب میہ شرائط ثابت اور محقق ہو جائیں تو مرسل حدیث کے مخرج و ماخذ اور اصل کی صحت واضح ہو جاتی ہے اور جو اس کے لیے معتد و معادن ہو' اور معلوم ہو تا ہے کہ دونوں صحیح ثابت ہیں۔

اگر ان دونوں کے معارض کوئی صحیح حدیث ایک سند سے آ جائے اور ان میں جمع بھی متعذر ہو تو ہم ان احامیث کو ترجیح دیں گے کیونکہ ان کے طرق و اسناد زیادہ ہیں۔

2- مرسل صحابی کا حکم: جمهور علما کا قطعی اور مشہور و صحیح مذہب ہی ہے کہ مرسل صحابی طحیح ہے اور اس سے جمعت بکڑی جائے گی کیونکہ صحابی کا تابعین سے روایت کرنا قلیل اور نادر ہے اور جب وہ تابعین سے روایت کرتے ہیں تو اسے واضح کرتے ہیں اور جب واضح کرتے ہیں اور جب واضح کرتے ہیں اور جب واضح نہ کریں اور یول کہیں کہ قال رسول اللہ ساتھی تو اصل ہی ہے کہ اُنہوں نے اس روایت کو دو سرے صحابی سے سنا ہے اور صحابی کا سند سے حذف کر دینا مصر اور نقصان دہ نہیں جیسا کہ گذر چکا ہے۔

یہ بھی کما گیا ہے کہ صحابی کی مرسل کا تھم وہی ہے جو غیر صحابی کی مرسل کا تھم ہے لیکن یہ قول ضعیف اور غیر مقبول و مردود ہے۔

۸۔ مشہور ترین تصانیف:

مراسيل ايوداور كى تعنيف ب-

ے مراسیل ابن ابی عاتم کی تعنیف ہے۔

ج معلائى كى تعنيف --

### دومعضل،

### ا۔ تعربیف:

لغوی تعربیف: بیر اعضلہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے تھکا دیا' عاجز کر دیا۔

اصطلاحی تعربیف: وہ روایت جس کی سند سے دو یا زیادہ راوی مسلسل حذف اور ساقط ہوں۔

ال مثال: اس كى مثال وہ صدیث ہے جے امام حاكم نے معرفة علوم الحدیث میں اپنی سند سے قعنبی تک روایت كیا ہے اور قعنبی امام مالک سے روایت كرتے ہیں وہ كتے ہیں ہو ہيں بہتے ہيں بہتے كہ حضرت ابو ہررہ و فائل فرماتے ہیں رسول الله مائل نے فرمایا (الله ممائل فرائے طعامُهُ وَ كِنسُوتُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ الله مائل الله معنفل مروى ہے جے انہوں نے موطا میں ایسے امام مائل ہے معنفل مروى ہے جے انہوں نے موطا میں ایسے امام مائل ہے معنفل مروى ہے جے انہوں نے موطا میں ایسے معنفل بان كما ہے۔ (معرفة علوم الحدیث من ۲۵)

ہی معضل بیان کیا ہے۔ (معرفتہ علوم الحدیث من ۴۷) بیہ حدیث معضل ہے کیونکہ اس کی سند میں امام مالک اور حضرت ابو ہر ریرہ سلے

درمیان مسلسل دو رادی حذف بین اور اس مین مسلسل دو رادیون کاستوط جمین مؤطا کے

علاوہ دو مری دو سندول سے معلوم ہوا جو اس طرح ہے

"عن مالك عن محمد بن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله عنه" (معرفة علوم الحيث ص٢٣)

> Marfat.com Marfat.com

سئ معضل کا تھم: معضل حدیث ضعیف ہے اور بیہ مرسل اور منقطع سے بھی خسنہ اور بری حالت میں ہے کیونکہ اس کی سند میں محذوف راوی زیادہ ہوتے ہیں۔ (الکفایه ص ۲۱) تدریب جاص ۲۹۵) معضل کے ضعیف ہونے پر تمام علما کا اتفاق ہے۔

ہم۔ معلق کی بعض صورتوں کے ساتھ اس کا جمع ہونا:

معلق اور معفل کے درمیان عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

ا معلق کے ساتھ معفل ایک صورت میں مجتمع ہوتی ہے جو بیہ ہے کہ سند کی ابتدا میں مسلسل اور لگا تار راوی حذف ہوں تو وہ بیک دفت معفل بھی ہوتی ہے اور معلق بھی۔

ہے۔ دو صور توں میں معفل معلق سے جدا ہوتی ہے۔

ا۔ جب سند کے درمیان سے لگاتار دو راوی حذف ہوں تو وہ معفل ہے معلق منس۔ معلق منسی۔

۲۔ جب سند کے شروع سے صرف ایک راوی حذف ہو تو وہ معلق ہے معفل نہیں۔

۵۔ معفل کے مقامات: امام سیوطی راینے فرماتے ہیں معفل منقطع اور مرسل کے مقامات ہیں ہیں۔ (تدریب الرادی ج اص ۱۲۱۲)

مقامات ہیں ہیہ دو کتابیں ہیں۔ (تدریب الرادی ج اص ۱۲۱۲)

السنن سعید بن منصور کی ہے۔

ابن ابی الدنیا کی تقنیفات و تالیفات۔

ب ابن ابی الدنیا کی تقنیفات و تالیفات۔

ددمنقطع،

ا- تعربيف:

ا- لغوى تعربیف: بید انقطاع سے اسم فاعل كاصیغه ہے جو كه اتصال كى ضد ہے-اصطلاحی تعربیف: ده روایت جس كى سند منصل نه جو بید انقطاع كسى بھى وجہ سے ہو- 1- لعربیف کی تشری : یعنی ہر وہ سند جس کے کسی بھی مقام پر انقطاع ہو خواہ انقطاع ابتدائے سند میں ہویا آخر سند میں یا وسط میں ہو۔ اس معنی میں اس تعربیف میں مرسل 'معلق اور معفل بھی داخل ہیں گراصول حدیث کے متاخرین علانے منقطع کو ایس تعربیف سے سرسل 'معلق اور معفل کی صورت میں موافقت و تعربیف سے خاص کیا ہے جس سے مرسل 'معلق اور معفل کی صورت میں موافقت و مطابقت نہیں رہتی اور متقدمین علما کا بھی اکثر استعمال ایسے ہی تھا ای وجہ سے امام نووی رہیجے نے کہا ہے منقطع کا اکثر استعمال اس کی روایت پر ہوتا ہے جو تابعی سے یہی طبقے میں سے ہو اور صحابی سے بیان کرنے جیسے مالک عن این عمر (التقریب مع التدریب جا م

سا۔ متاخرین اہل حدیث کے نزویک منقطع: وہ حدیث جس کی سند منصل نہ ہو اس طرح کہ اس کو مرسل یا معلق یا معضل کا نام شائل نہ ہو گویا منقطع ایک عام نام ہے سند میں ہر قتم کے انقطاع کے لیے سوائے انقطاع کی تین صورتوں کے 'جو یہ ہیں۔ آغاز سند کا حذف ہونا یا سند کے آخر کا حذف ہونا یا کسی بھی جگہ سے لگا تار دو راویوں کا حذف ہونا یا سند کے آخر کا حذف ہونا یا کسی بھی جگہ سے لگا تار دو راویوں کا حذف ہونا۔ یکی راہ ہے جس پر حافظ ابن حجر نخبہ اور شرح نخبہ ہیں چلے ہیں۔ پھر بھی انقطاع سند کے ایک مقام پر ہوتا ہے اور بھی ایک سے زیادہ مقامات پر مثلاً اس طرح کہ انقطاع دویا تین مقامات پر ہوتا ہے اور بھی ایک سے زیادہ مقامات پر ہو۔ اس طرح کہ انقطاع دویا تین مقامات پر ہوتا ہے اور بھی ایک سے زیادہ مقامات پر مثلاً اس طرح کہ انقطاع دویا تین مقامات پر ہو۔

سم مثال: وہ حدیث جیسے عبد الرزاق نے توری سے عن ابی اسحاق عن زید بن مشع عن حذیقہ مرفوع بیان کیا ہے :

'' إِنْ وَلَيْنَهُمُوْهَا أَبَا بَكُمْ فَقُوِى أَمِيْنَ'' كَه أَكَر ثَمَ والى ابو بكر كو بناؤك كُ تو وه طاقت ور اور المين ہے۔ (افرجہ الحاكم فی معرفتہ علوم الحدیث ص -۳۱)

اس صدیث کی سند کے در میان میں ایک راوی شریک اور ابو اسحال کے در میان میں ایک راوی شریک اور ابو اسحال کے در میان سے حذف ہے جب کہ توری نے ابواسحال سے مباشرة یا مشافهة ساع صدیث سیس کیا بلکہ اس نے شریک سے ساع کیا ہے اور شریک نے ابو اسحال سے حدیث سی ہے۔ یہ ایما انقطاع ہے جس پر مرسل یا معلق یا معنل کا نام صادل نہیں آتا تو یہ منقطع ہے۔

## ا۔ تدلیس کی تعربیف:

لغوی تعریف: مدلس تدلیس سے اسم مفعول کاصیغہ ہے لغت میں تدلیس کہتے ہیں مامان کے عیب کو خریدار سے پوشیدہ رکھنا۔ تدلیس اصل میں دلس سے مشتق ہے۔ ولس کے معیب کو خریدار سے پوشیدہ رکھنا ہوتا ہے جیسا کہ قاموس میں ہے۔ (قاموس ج ۲ ص ۲۲۲) چونکہ مدلس (تدلیس کرنے والل) حدیث پر واقفیت اور خبر رکھنے والے سے اپنے معاطے کو تاریک رکھتا ہے لینی چھپالیتا ہے اس لیے اس کی حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔ معاطلے کو تاریک رکھتا ہے لینی چھپالیتا ہے اس لیے اس کی حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔ اصطلاحی تعریف : سند میں عیب کو مخفی اور پوشیدہ رکھنا اور اس کے ظاہر کو اچھایا حسین بیش کرنا۔

۲- ترکیس کی قشمیں: ترکیس اسناد اور ترکیس شیوخ 'ترکیس کی دو بردی اور بنیادی قشمیں ہیں۔

#### س- تدلیس اسناد:

علاے حدیث نے تدلیس کی اس نوع کی مختلف تعریفیں کی جیں میں اپنی سوچ کے مطابق ان میں سے صحیح ترین اور عمرہ تعریف متخب کرتا ہوں جو کہ دو اماموں ''ابو احمد بن عمرو البزار '' ادر ابوالحین بن القطان کی بیان کردہ تعریف ہے۔ وہ تعریف بیہ ہے مادیش نے بید حدیث سی اس نے بید حدیث سی اس نے بید حدیث سی مدیث سی مدیث سی مدیث سی مدیث سی مدیث سی اس کو ذکر کیے بغیر جس سے اس نے بید حدیث سی ہے۔ (شرح النیت العراق ج ا م

ب- تعربیف کی وضاحت: اس تعربیف کے معنی بیر ہیں کہ تدلیس اساد بیر ہے کہ راوی این اساد بیر ہے کہ راوی این اس شخ سے مدیث بیان کرے جس سے اس نے بعض احادیث سنی ہیں لیکن

## Marfat.com Marfat.com

یہ حدیث جس میں تدلیس کر رہا ہے اسے اس نے اس شیخ سے نہیں سا۔ بلکہ یہ حدیث اس نے کی اور استاد سے سی ہے لیکن اس استاد کو حذف کر دیتا ہے اور ایسے لفظ سے بیان کرتا ہے جس میں سلاع وغیرہ کا اختمال ہو مشلاً قال اور عن ہے۔ دو مرول کو یہ باور کراتا ہے کہ اس نے یہ حدیث اس سے سی ہے۔ لیکن صراحت نہیں کرتا کہ میں نے استاذ سے یہ حدیث سی ہے۔ یہ مسمعت (میں نے سنا) یا حدثنی (اس نے محت حدیث بیان کی) تا کہ اس طرح وہ جھوٹا نہ بن جائے۔ پھر بعض او قات حذف شدہ راوی ایک ہوتا ہے اور مجھی ذیادہ ہوتے ہیں۔

ج- تدلیس اسناد اور ارسال خفی کے درمیان فرق: ابوالحن بن القطان نے تدلیس کی ندکورہ تعریف کو ذکر کرئے کے بعد کما ہے کہ اس کے اور ارسال کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس کے اور ارسال کے درمیان فرق یہ ہے کہ ارسال میں رادی اس فیخ سے روایت کرتا ہے جس سے اس نے سنا بی نہیں۔

اس کی وضاحت ہے کہ مدلس ہو یا مرسل' ان جس سے ہر ایک شیخ سے وہ چیز بیان کرتا ہے جو اس سے سی نہیں ہوتی' ان لفظوں کے ساتھ جو ساع وغیرہ کا اختال رکھتے ہیں۔ لیکن مدلس نے اس شیخ سے تدلیس والی حدیث کے علاوہ اُحادیث سی ہوتی ہیں جب کہ ارسال خفی کرنے والے نے اس شیخ سے کچھ بھی نہیں سنا ہوتا۔ نہ ارسال والی حدیث اور نہ دو سری احادیث۔ صرف اس کا ہم عصر ہوتا ہے یا ملاقات کی ہوتی ہے۔

و۔ اس کی مثال: وہ رواہت ہے جے امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ علی بن خشرم

کے طریق سے بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں ہمیں ابن عیبنہ نے زہری سے بیان کیا۔ ابن
عیبنہ سے پوچھا کیا کہ تم نے زہری سے سنا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہ زہری سے سنا ہے
اور نہ اس سے جس نے زہری سے بیان کیا ہے 'جھے عبدالرزاق نے معمرسے بیان کیا اور
معمر نے زہری سے بیان کیا۔ (معرفة علوم الحدیث می ۱۳۰۰) تو اس مثال میں ابن عیبنہ نے
ایے اور زہری کے درمیان سے دو راویوں کو حذف کر دیا۔

سم۔ ترکیس تسوید: ترکیس کی میر قشم حقیقت میں ترکیس اسناد کی ایک قشم ہے۔

Marfat.com Marfat.com ا۔ تعرفیف: راوی اپنے شخ سے بیان کرے اور آگے دو ثقہ راویوں کے درمیان موجود منعیف راوی کو ساقط کر دے جب کہ ان ثقہ راویوں کی آبس میں ملاقات ثابت ہو'اس کی شکل میہ ہے کہ راوی ثقہ شخ سے حدیث روایت کرتا ہے اور بید ثقہ ایک ضعیف سے روایت کرتا ہے اور بید دو ثقہ آبس میں ملاقات کر ایک ہوریت کرتا ہے اور بید دو ثقہ آبس میں ملاقات کر بھی ہیں' تو مدلس جس نے پہلے ثقہ سے حدیث سی آکر سند سے ضعیف کا واسط حذف کر دیتا ہے اور سند میں پہلے ثقہ کو دو سرے ثقہ سے ملا دیتا ہے اور محتمل لفظ استعال کرکے مکمل سند کو برابر ثقہ راویوں سے بیان کرتا ہے۔

تدلیس کی قسموں میں سے یہ سب سے بری اور فتیج قسم ہے کیونکہ مبھی پہلا تقہ راوی تدلیس معروف نہیں ہوتا تو اس طرح برابری سند کے بعد سند پر اطلاع پاتے والا بھی اس کو دو سرے تقد سے بیان کرکے اس پر صحت کا تھم لگا دیتا ہے جس میں بہت برا دھوکہ ہوتا ہے۔

### ب-ابیاکرنے میں مشہور لوگ (راوی):

۔ بقیتہ بن الولید۔ ابو مسر کہتے ہیں بقید کی احادیث صاف اور منقح نہیں ہیں۔ اس لیے اس سے بچو اور خبردار رجو۔ (میزان الاعتدال ج اص ۳۳۲)

۲- الوليد بن مسلم-

ے۔ ترکیس تسویہ کی مثال: جو ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب العال میں بیان کی ہے اسلام سے العال میں بیان کی ہے اسلام میں بیان کی ہے اسلام میں العوب نے اسلام میں العوب نے اسلام میں العوب نے اسلام میں العرب المام میں العرب المام میں العرب المام میں نے نافع سے بیان کیا وہ ابن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں :

(اللَا تُحَمِّدُوْا إِسْلاَمَ الْمَرْءِ حَتَّى تَعْرِفُوْا عَقِدَةً رَأْيِهِ)) ميرے باپ نے كما كه اس حديث كى حقيقت كو ببت كم لوگ جائے ہيں۔ اس حديث كو عبيرالله بن عمرو نے اسحال بن الى فروہ ہے وہ ابن عمرے وہ ابن عمرے وہ نجی اكرم النَّيْرِام ہے بيان كرتے ہيں۔ بن الى فروہ ضعيف ہے نافع تقد ہے۔ وہ ابن عمرو تقد ہے اسحال بن الى فروہ ضعيف ہے نافع تقد ہے۔

عبیداللہ بن عمروکی کنیت ابو وصب ہے اور وہ اسدی ہے تو بقید نے اس کی کنیت بیان کی اور اسدی ہے تو بقید نے اس کی کنیت بیان کی اور اسے بنو اسد کی طرف منسوب کر دیا تا کہ اسے کوئی بھی سمجھ نہ سکے تا کہ

جب وہ درمیان سے اسحاق بن ابی فروہ کو حذف کر دے گا تو کوئی بھی اس تک رسائی حاصل نہیں کرسکے گا۔ (شرح الالغیہ ج اص ۱۹۰ التدریب ج اص ۲۲۵)

## ۵- تدلیس شیوخ:

ا۔ تدلیس شیوخ کی تعرفیف: راوی اینے شخ سے وہ حدیث بیان کرتا ہے جو کہ اس نے اس سے سی ہوتی ہے لیاں سے سی ہوتی ہے لیکن اسے (شیخ کو) اس نام یا کنیت یا نسب یا وصف سے بیان کرتا ہے جس کے ساتھ وہ معروف نہیں ہوتا 'تا کہ وہ (شیخ) بجانا نہ جا سکے۔ (علوم الحدیث میں)

ب۔ تدلیس شیوخ کی مثال: ابو بربن مجامد کا قول جو کہ قراء کے ائمہ میں سے ایک بیں حد ثنا عبدالله بن ابی عبدالله اور اس سے ان کی مُراد "ابو بربن ابی واؤو بیس حد ثنا عبدالله بن ابی عبدالله اور اس سے ان کی مُراد "ابو بربن ابی واؤو بیس۔

## ۲- تدلیس کا تھم:

ا۔ تدلیس اسناد: تدلیس اسناد بہت ہی زیادہ محروہ اور انتنائی ندموم ہے۔ اکثر علمانے اس
کی ندمت کی ہے اور شعبہ اس کی ندمت میں پیش پیش بین انھوں نے اس کے متعلق کئی
اقوال بیان کیے ہیں' ایک ہے ہے کہ "التدلیس انحو الکذب" کہ تدلیس کرنا جھوٹ
بولنے کے مترادف ہے۔

ب- تدلیس شیوخ: به تدلیس اسادی نسبت باکی اور خفیف ہے کیونکہ اس میں مدلس کسی کو ساقط نمیں کر رہا ہوتا بلکہ اس میں کراہت مردی عنہ (حدیث) کے ضائع کرنے کے سبب اور سامع لیعن سننے والے پر اس کی معرفت اور پہچان کے رائے کو وشوار بنانے کے سبب سب یائی جاتی ہے ' اس لیے اس تدلیس پر ابھارتے والے سبب کے مختلف ہونے سبب سے بائی جاتی ہونے کی حالت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

ج۔ تدلیس تسویہ: یہ تدلیس اسناد سے بھی زیادہ تا پندیدہ ہے یمان تک کہ عراتی کہتے ہیں جو اس کا عمداً اور جان بوجھ کر ارتکاب کرتا ہے ، یہ اس میں عیب کا سبب ہے اور

جارح ہے۔

2- تدلیس پر آمادہ کرنے والے اغراض و مقاصد:

الم تدليس شيوخ بر آماده كرنے والے مقاصد جار ہيں:

ا - شخ كاضعيف بهونايا اس كاغير ثقه بهونا ـ

۱۳ اس کی وفات کا مو خر ہونا اس طرح کہ اس شخے سے ساع کرنے میں اس راوی کی مشار کت اس سے چھوٹی اور کم درجے کی جماعت کر رہی ہو۔

۳۔ شیخ کا چھوٹی عمر کا ہونا (صغر سنی) اس طرح کہ وہ اس رادی ہے بھی چھوٹا ہو تا ہے۔

اس سے روایت کرنے کی کثرت لینی اس سے بہت ی احادیث بیان کرتا ہے۔
اس لیے کثرت سے اس کے نام کو ایک ہی شکل و صورت میں بیان کرنا پند نہیں
کرتا۔

ب تدلیس اسناد پر ابھارنے والے مقاصد پانچ ہیں:

ا- سند کے عالی ہونے کا وہم دلاتا۔

ا۔ جس شخ سے لمبی مدیث سی اب اس سے پچھ جھے کا فوت ہو جانا۔

٣ ٢٠ ٥ بيلے تين مقاصد جو كه تدليس شيوخ ميں مذكور إلى-

۔ بیٹنے کا ضعیف یا غیر ثفتہ ہونا۔ ۱۔ اس کی دفات کے موفر ہونے کے سبب سے کم درج اور چھوٹی جماعت کا شریک روایت ہونا۔ ۱۳۔ بیٹنے کی صغر سنی یا کم عمر کا ہونا۔

۸۔ مدلس کی فرمت کے اسباب: مدلس کی فرمت کے تین اسباب ہیں۔
 اسباب ہیں۔ اسبان میں اس سے ساع کا وہم دلانا۔

۲۔ کشف و بیان اور وضاحت ہے پھر کر اور عدول کرکے احتمال کی راہ اختیار کرنا۔

۳۰ اس کا جاننا اور بیلم رکھنا اس طرح کہ اگر وہ اس راوی کا نام لے گا' جس سے وہ تدلیس کر رہا ہے تو یہ پہندیدہ نہ ہو گا۔ (ا کلفایہ ص ۳۵۸)

9- مدلس كى رواييت كا تعلم: مدلس كى روايت كے قبول كرنے ميں علانے كئى

اتوال ير اختلاف كياب، زياده مشهور دو قول بي-

ا۔ مدلس کی روایت مطلقا مردور و غیر مقبول ہے اگرچہ وہ ساع کی صراحت کرے کے کی مراحت کرے کی کی کے ساع کی صراحت کر کیونکہ خود تدلیس ایک جرح ہے بینی وہ راوی کو ضعیف کردیتی ہے۔ (یہ تول غیر

٢- اس ميس تفصيل ہے (بيہ قول صحيح ہے)

ا اگر ساع کی صراحت کرے تو اس کی روایت قبول ہو گی بینی اگر وہ "سمعت" یا اس طرح کاکوئی لفظ کیے تو اس کی روایت قبول ہو گی۔

ہے۔ اگر ساع کی صراحت نہ کرے تو اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔ لیمن اگر وہ ساع کی صراحت نہ کرے تو اس کی روایت قبول نہ ہو گی۔ (علوم الحدیث وہ "عن" یا اس جیسا کوئی لفظ کے تو اس کی روایت قبول نہ ہو گی۔ (علوم الحدیث ص ۱۷٬۲۷۲)

ا۔ تدلیس کس طرح پہانی جائے گا: تدلیس دو طریقوں میں ہے ایک طریقے ہے۔ ایک طریقے ہے ایک طریقے ہے۔ یہ بہانی جاتی ہے۔

1 پوچے پر مدلس خود خردے جیسا کہ ابن عیبنه کی عادت تھی۔

ے اس نن کے علامیں ہے کسی کا نص بیان کرنا اس بنیاد پر کہ بیہ امام بحث و تتحقیق کی وجہ ہے اس کی معرفت رکھتا ہے۔

> اا۔ تدلیس اور مدلسین کے بارے میں مشہور ترین تصانیف: تدلیس اور مدلسین کے متعلق بہت ی تصانیف موجود ہیں ،مشہور بیہ ہیں :

ا خطیب بغدادی کی تین تصانف: ایک مرسین کے اسا کے متعلق ہے جس کا نام "التبیین لاسماء المدلسین" ہے (اکتنایہ ص ۱۳۲۱) اور دوسری دو ترلیس کی انواع میں سے ایک نوع پر ہے۔ (اکتنایہ ص ۳۵۷)

ب التبيين لاسماء المدلسين" يربان الدين بن الحلبي كي تعنيف م (ب

ج "تعریف احوال التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس" یه طانظ این حجرکی تعنیف ہے۔ (یہ طبع ہو چی ہے)

# دد مُرسل خفی »

#### ا۔ تعریف

لغوی تعربیف: مرسل ارسال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اطلاق ا آزاد کرنا اور چھوڑ دینا گویا کہ مرسل سند کو رہا کر دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے ادر اسے موصول بیان نہیں کرتا۔ اور ووخفی" جلی کی ضد ہے اس لیے کہ ارسال کی بیہ قشم ظاہر نہیں ہوتی اور بغیر بحث و شخییق کے اس کا اور اک نہیں کیا جا سکتا۔

اصطلاحی تعربیف: رادی اس سے حدیث بیان کرے جس سے اس کی ملاقات ہو یا اس کا ہم عصر ہو الیکن جو حدیث بیان کر رہا ہے وہ اس سے نہیں سئی۔ تاہم وہ ایسا لفظ بولتا ہے جس میں ساع اور غیر ساع کا احتمال ہو جیسے قال وغیرہ۔

اس مثال: وہ حدیث جے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بواسطہ عمر بن عبدالعزیز عن عقبہ بن عامر مرفوعاً بیان کرتے ہیں "رُجہ اللّٰه حَارِسَ الْحِرْسِ" (ابن ماجہ کتاب الجحاد) ترجمہ: اسلام کے چوکیدارون کی پسرے داری کرنے والے پر اللہ تعالی رحم کرے۔ اب عمر بن عبدالعزیز راوی یقینا عقبہ بن عامرے نہیں ملا جیسا کہ امام مزی نے اپنی کتاب "اطراف" میں ذکر کیا ہے۔

## سو۔ مُرسل خفی کی پیچان کیسے ہوتی ہے؟

ارسال خفی کی بیچان تنین اُمور میں سے ایک کے ذریعے ہوتی ہے۔

ا بعض ائمہ کا نص بیان کرنا کہ فلاں راوی جس سے بیان کر رہاہے ' اُس سے اِس کی ملاقات نہیں ہے یا اِس کا اُس سے مطلقاً ساع ثابت نہیں ہے۔

ج وہ خود اپنے متعلق بنائے کہ میں جس سے حدیث بیان کر رہا ہوں' اس سے ملاقات نہیں ہے یا اس سے ملاقات نہیں ہے یا اس سے کچھ بھی نہیں سا۔

ح کی حدیث دو مری سند ہے مروی ہو جس میں اس راوی اور مروی عنہ کے

درمیان ایک راوی کی زیادتی مو۔

اس تميرے امريس علما كا اختلاف ہے كيونكہ اس چيز كالبعض اوقات "المزيد في متصل الاسانيد" ہے تعلق ہوتا ہے۔

ہم۔ مُرسل خفی کا حکم: یہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا تعلق منقطع ہے ہے 'جب اس کا انقطاع ظاہر ہو جائے تو اس کا حکم منقطع والا ہو گلہ

۵- اس کے متعلق مشہور ترین تصانیف:

"كتاب التفصيل لمبهم المراسيل" بيه خطيب بغدادى كى تعنيف ب-

## **''معنعن** و مؤّنن "

ا۔ تمہید: مردود حدیث کی چھ فتمیں ختم ہو چکی ہیں جن کے مردود ہونے کا سبب اساد سے راوی کا سقوط اور گرنا تھا۔ لیکن معنعن اور مؤنن مختلف فیہ فتمیں ہیں کہ بید منقطع کی انواع سے ہیں یا متصل کی اس لیے میں نے ان کا الحاق مردود کی قسمول سے کرنا مناسب سمجھا کیونکہ ان کا سبب بھی اساد سے راوی کا سقوط ہے۔

## ٢- معنعن کي تعريف

لغوی تعربیف: بیہ عن عن ہے مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے عن عن کہا ہے۔

اصطلاحی تعربیف: رادی کابیه کمناکه "قلال عن فلال"

س معنعن كى مثال: وه حديث في ابن اجه في روايت كيا م فرات بي المحدثنا عنمان بن ابى شيبة ثنا معاوية بن هشام ثنا سفيان عن اسامة بن زيد عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشة قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهُ و مَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصَّفُوفِ.))

رجمه: به ثك الله تعالى اور اس ك فرشة رحمت بيجة اور دُعامَي كرت بيل صفول

کی دائیں اطراف بر۔ (ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة) (سفیان سے لے کر آخر سند تک ہر داوی عن سے بیان کر دہاہے)

## س- کیابہ متصل کی قشم ہے یا منقطع کی؟

اس میں علما کے دو قول ہیں:

4 کما جاتا ہے کہ بیہ منقطع ہے یماں تک کہ اس کے متصل ہونے کی صراحت آ جائے۔

جو جمہور اصحاب حدیث اصحاب فقہ اور اصولیوں کا قول ہے کی صحیح قول ہے اور اصولیوں کا قول ہے کی صحیح قول ہے اور اس پر عمل چل رہا ہے کہ بیر چند شروط کے ساتھ متصل کملاتی ہے جس میں سے دو شرطوں پر اتفاق ہے باقی شرطوں میں اختلاف ہے۔

وہ شرائط جن کے ہونے پر اتفاق ہے اور جن پر امام مسلم نے اکتفاکیا ہے ، میہ ہیں :

ا عن عن كهنے والا مدلس شد ہو۔

ان رادبوں میں سے بعض کی بعض سے ملاقات ممکن ہو۔ لیعنی عن عن کہنے والے کالقااس سے ممکن ہو جس سے وہ عن عن کہنے وہ الے کالقااس سے ممکن ہو جس سے وہ عن عن سے بیان کر رہا ہے۔
باتی وہ شرائط جن کے موجود ہونے ہیں اختلاف ہے وہ نہ کورہ دو شرطوں کے علاوہ

- مزید بیان ہوتی ہیں۔ وہ بیہ ہیں :

ا۔ ملاقات کا ثابت ہوتا: ان کی آبس میں ملاقات ثابت ہو خواہ ایک مرتبہ ہی ہو۔ بیہ امام بخاری علی بن مدین اور دیگر محققین علما کا قول ہے۔

۷۔ صحبت کاطومل ہونا: لینی لمبا زمانہ اس کے ساتھ رہا ہو اور اس کی صحبت اختیار کی موہت اختیار کی موہت اختیار کی موہت اختیار کی موہت اختیار کی موہ میانی کا قول ہے۔

اس سے روایت کرنے میں معروف ہو: اور بیا ابو عمرو الدانی کا قول ہے۔

## ۵۔ مؤنن کی تعربیف:

لغوى تعربیف: أنَّن سے اسم مفعول كاصيغه ہے 'اس معنی میں كه وه أنَّ اَنَّ كے۔ اصطلاحی تعربیف: رادی كامیر كهنا كه حدثنا فلان ان فلانا قال ---- ا۔ مؤٹن کا تعلم: امام احمد اور ایک جماعت کا قول میہ ہے کہ میہ منقطع ہے حتی کہ اس کا اتصال واضح ہو جائے۔ جبکہ جمہور علما کا قول ہے کہ اُنْ عَنْ کی طرح ہے اور اس کا مطلق آ جانا مذکورہ شروط کے ہوتے ہوئے سلع پر محمول ہوگا۔

تيسري بحث

## راوی میں طعن کے سبب مردود

ا۔ راوی میں طعن سے مراد: راوی میں طعن سے مراد بہ ہے کہ کسی نے زبان سے اس پر جرح کی ہو۔ اور اس میں عدالت اور دین کے پہلو سے مفتلو کا پایا جانا۔ اور ایس بی منظ اور تیقظ و بیدار مغزی کے پہلوؤں پر مفتلو کی می ہو۔

۲۔ راوی میں طعن کے اسباب: راوی میں طعن کا سبب دس چیزیں ہوتی ہیں۔ بانچ کا تعلق عدالت راوی سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط سے ----!

ا- وہ اساب جن کا تعلق عدالت سے ہے ، وہ بیر ہیں :

(۱) جھوٹ (۲) جھوٹ کی تہمت (۳) فسق (۴) بدعت (۵) جمالت

ب- وہ اساب جن كا تعلق ضبط سے ، وہ سے جن

ا - فحش الغلط: غلطيال كرم سه كرما مو اور نه مون والى غلطيال كرما مو-

٢-سوء الحفظ: ال كاحافظه كمزور مويا وه خلط طط كرتا مو-

س-الغفلة: روايت كرفي غفلت سے كام ليتا بو استمام ندكرتا بو-

٣- كثرة الاوهام: وبم بهت زياده كرما مو-

٥ - منحالفة النقات: تقدراويون كى مخالفت كرام مو-

اب میں ترتیب سے مردود حدیث کی انواع ذکر کرتا ہوں' اور ابتدا اس سب سے کرتا ہوں اور ابتدا اس سب سے کرتا ہوں جو کہ طعن میں زیادہ سخت اور قوی ہے۔

Marfat.com Marfat.com

## ودموضوع"

جب راوی میں طعن کا سبب رسول اللہ مانی کے جھوٹ بولنا ہو تو اس کی حدیث موضوع کملاتی ہے۔

## ا۔ موضوع کی تعربیف:

لغوی تعریف: یہ وضع الشنی سے ماخوذ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے گرا دیا اور مٹا دیا۔ موضوع روایت کو موضوع اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے رہے ہے گر جاتی ہے اور پہتیوں میں چلی جاتی ہے۔

اصطلاحی تعربیف: وه بنایا اور گفرا بوا جھوٹ جس کی نسبت رسول اللہ منتیکیا کی طرف ہو۔

٧- موضوع كارتبه: به ضعیف روایات بین سے سب سے بری اور فتیج فتم ہے۔

ہلکہ بعض علما نے اسے ایک مستقل بالذات فتم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف روایات كی

انواع بین شار نہیں كیا۔

"
- سوضوع کو بیان کرنے کا تھم: علاکاس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی روایت کی حالت کو جانے والے کے لیے اس کا بیان کرنا جائز اور حلال نہیں خواہ وہ کسی معنی میں بھی ہو۔ ہاں اس کے موضوع ہونے کو بیان کرکے ذکر کر سکتا ہے کیونکہ صحیح مسلم میں موجود ہے کہ رسول اللہ ملتی ہے فرمایا جس نے جھ سے (میری طرف منسوب کرک) کوئی حدیث بیان کی حالانکہ اسے معلوم ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک حدیث بیان کی حالانکہ اسے معلوم ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔ (مقدمہ مسلم بشرح النووی ج اس ۱۲)

الم حدیث بنانے میں وضاعین کے اسلوب اور طریقے:

الم کبھی داضع اپنی طرف سے کلام بناتا ہے، پھراس کی سند بناتا ہے اور بیان کر دیتا ہے۔

دیتا ہے۔

حدیث کبھی کسی عکیم و دانشور یا کسی اور کا کلام لے کراس کی سند بنا کربیان کرتا ہے۔

#### Marfat.com

۵- موضوع حديث كى بيجان: يه جن چند طريقوں سے بيجانى جاتى ہے ، وہ يہ بين :
ا- خود بنانے والے كا اقرار كرنا: لينى واضع خود اقرار كرے كه بين نے يه حديث خود بنائى ہے جيے ابو عمم نوح بن الى مريم نے اقرار كيا كه اس نے قرآنى سورتوں بين سے ہر ايك سورت كى الگ الگ فضيلت بين خود حديث وضع كى ہے جو وہ ابن عباس بين الى سال كرتا ہے۔ بيان كرتا ہے۔

ب۔ واضع الی بات کرے جو اقرار شار ہوتی ہو: اس طرح کہ وہ کس شخ ہے صدیث بیان کرے۔ جب اس سے اس شخ کی تاریخ پیدائش ہو چھی جائے تو وہ اس کی تاریخ وفات سے بھی بعد کی تاریخ بیان کرے اور وہ حدیث صرف اس سے مردی اور مشہور ہو۔

ج۔ راوی سے متعلق کوئی قریبہ ہو: مثلاً راوی رافضی ہو ادر اہل بیت کی نصیلت میں صدیث بیان کر رہا ہو۔ حدیث بیان کر رہا ہو۔

و۔ حدیث میں کوئی قریبنہ ہو: مثلاً حدیث کے الفاظ بدمزہ ہوں اور وہ بھس بھسا کلام ہو یا وہ عقل سلیم یا قرآن کے بالکل مخالف ہو۔

## ٢- وضع کے اسباب اور واضعین کی قشمیں:

ا۔ اللہ تعالیٰ کا قرب عاصل کرنے کے لیے: ایک احادیث بنانا جو لوگوں کو نیک اور عطائی میں ترغیب دلاتی ہیں۔ ایسے ہی وہ احادیث جو برے اور منکر افعال سے ڈراتی ہیں الی احادیث بنانے والے وہ لوگ ہیں جو ذہد اور اصلاح کی طرف منسوب ہوتے ہیں (صوفیا) یہ سب سے برے وانعین ہیں کیونکہ لوگ ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی موضوع روایات کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک میسرہ بن عبدربہ ہیں۔ ابن حبان نے النعفاء میں ابن مہدی سے بیان کیا ہے کہ ابن مهدی کتے ہیں میں نے میسرہ بن عبدربہ ہیں۔ اتن عبدرب تو بی بی میسرہ بن عبدرب والے ہو کہ جس نے قلال (وردیا سورت) پڑھی اسے اتنا تواب کے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے این روایات کو اس لیے دضع کیا ہے کہ لوگوں کو رغبت دلاؤں۔ (قدریب الراوی ج اس ۲۵۳)

ب- مذہب کی مدو و نصرت کے لیے: خاص کر خوارج اور شیعہ جیسے سیاس فرقوں کے

" ور اور الیے ہی دو سرے فرقوں کے فتوں کے ظہور کے بعد سیاس جماعتوں اور گر وہور کے ندا ہب کے لیے۔

ان میں سے ہر فرقے اور گروہ نے اپنے مذہب کی تائید اور نفرت کے لیے احادیث بنائیں اور وضع کیں جیسے میہ روایت ہے : عَلِیْ خَیْرُ الْبَشَرِ مُنْ شَكَّ فِیْهِ كَفَرَ -رترجمہ:علی سب سے بهتربشریں اور اس میں شک کرنے والا كافر ہے)

ج- اسلام میں طعن کرنے کے لیے: یہ بے دینوں کی قوم جو تھلم کھلا اسلام کے خلاف مکرو فریب اور دجل نہ کرسکے تو انہوں نے اس خبیث راستے کی طرف قصد کیا اور اسلام کو فتیج اور بدشکل بنانے اور اس میں عیب اور طعن کرنے کی غرض سے اعادیث کی ایک مقدار وضع کی۔

ان میں سے محمد بن سعید شای تھا جے بے دینی کی پاداش میں بھائی دی گئی اس نے حمید سے انہوں نے حضرت انس بڑھ سے مرفوع روایت کی ہے کہ آنخضرت اللہ اللہ انہا ہے فرمایا میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں گریہ کہ اللہ تعالی چاہے۔ (تدریب الرادی جام ۲۸۳) لیکن حدیث کے ماہرین نے ان احادیث کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ اللہ تعالی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور اس کا احسان ہے۔

و حکم انوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے: کرور ایمان و اعتقاد والے لوگ حکم انوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے ایس احادیث بناتے ہیں جو حکم انوں کے انحراف والے راستے سے مناسبت رکھتی ہیں ہیں عیدے کہ غیاث بن ابراہیم نخعی کوئی کا قصہ ہے جو امیرالمومنین المہدی کے ساتھ ہوا۔ جب غیاث مہدی کے پاس گیا تو وہ کبوتر کے ساتھ کھیل رہا تھا تو غیاث نے تسلسل کے ساتھ نبی اکرم مانی کیا کہ کھیل رہا تھا تو غیاث نے تسلسل کے ساتھ نبی اکرم مانی کیا کہ آپ ساتھ بیان کیا کہ آپ ساتھ اور کے فرمایا (لا سَنبق الا فی نَصْلِ اوْ خَوْ اوْ حَافِر اَوْ حَافِر اَوْ حَدَافٍ اَوْ حَدَافٍ اَوْ حَدَافٍ اَوْ حَدَافٍ اَوْ حَدَافٍ اَوْ حَدَافٍ اِس نے مہدی خوش ہو جائے ، جب مہدی کو یہ معلوم ہوا تو اس نے کبوتر کو ذرح کرنے کا حکم دیا اور کئے لگا کہ گویا ہیں نے اسے اس زیادتی پر اور تو اس نے کبوتر کو ذرح کرنے کا حکم دیا اور کئے لگا کہ گویا ہیں نے اسے اس زیادتی پر انتخارا ہے۔

ھ۔ کمائی اور طلب رزق کے لیے: جیسا کہ بعض قضہ کو لوگ جو اپنے وعظ اور خطاب

## Marfat.com Marfat.com

ے لوگوں سے بیبہ بورنے کے لیے انہیں ایسے تسلی بخش اور عجیب و غریب واقعات ساتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف توجہ دیں اور انہیں بطور داد کے پچھ رقم عطاکریں جیسا کہ ابو سعید مدائن شھے۔

ز۔ شہرت کے لیے: جیب و غریب احادیث بیان کرنا جو کسی بھی ماہر حدیث کے باس منہ مند کو الث بلیث ویتے ہیں تاکہ مجیب و نادر بن جائے یا ان سے وہ حدیث سننے کیلئے رغبت ہو' جیسا کہ ابن الی دحیہ اور حماد نصیبی شے۔ ان سے وہ حدیث سننے کیلئے رغبت ہو' جیسا کہ ابن الی دحیہ اور حماد نصیبی شے۔ (قریب الرادی می جامی ۲۸۹)

2- وضع عديث ميں كراميد كا فرجب: برعتى فرقوں ميں ہے كراميد نامى فرقد في صرف ترغيب و تربيب ہے متعلق اعاديث كے وضع كرنے اور كھرنے كے متعلق جواز كا دعوىٰ كيا ہے اور فتوىٰ ديا ہے اور ان كا استدلال ان الفاظ ہے ہے جو حديث كے ايك متن ميں ہے ہيں وہ حديث بيہ ہے ((مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا لِيُضِلُّ النَّاسَ) ذاكد لفظ جو كل استدلال بيں وہ بيہ بيں لِيُضِلُّ النَّاسَ عالاتك تقد راويوں اور حفاظ عديث كے بال بيد زيادتي صحح ثابت شميں ہو سكی۔ بعض كراميد بيہ بھى كتے بيں حديث ميں حديث ميں ہو سكے۔ بعض كراميد بيہ بھى كتے بيں حديث ميں جو موث شميں بولتے بلك آپ كے ليے جود بولا " تو ہم آپ پر جموث شميں بولتے بلك آپ كے ليے جموث بيں ارن خو ن ن كذب كے ليے استدلال ہے كونك نى اگرم مائي كا دين ان جمونوں كا مختاج شميں كہ وہ اسے رواج ديں استدلال ہے كونك نى اكرم مائي كا دين ان جمونوں كا مختاج شميں كہ وہ اسے رواج ديں اور عام كريں۔

، اور بیہ دعویٰ مسلمانوں کے اجماع کے بھی خلاف ہے حتیٰ کہ شیخ ابو مُحدّ جویل نے اتنا مبالغہ کیا ہے ' وہ کہتے ہیں کہ حدیث وضع کرنے والا کافرہے۔

## ٩\_ اس سے متعلق مشہور ترین تصانفے:

ا۔ کتاب الموضوعات: امام ابن جوزی کی تعنیف ہے ، وہ سب سے پہلے اور مقدم آدی ہیں جنہوں نے اس فن میں تعنیف کھی لیکن وہ حدیث پر موضوع ہونے کا تھم لگانے میں متسائل ہیں اور غافل ہیں۔ اس لیے علمانے اس پر تنقید کی ہے اور اس کا تعاقب بھی کیا ہے۔

ب- اللائی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة: بد امام سیوطی کی تعنیف ب- اللائی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة: بد امام سیوطی کی تعنیف ب- بد ابن جوزی کی کتاب کا اختصار ب اور اس پر تعاقب ب اور اس بی ده زا کد روایات ندکور بین جو ابن جوزی سے روگئی تھیں۔

ج- تنزیة الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة: بر ابن عراق کنانی کی تصنیف ہے۔ بر ندکورہ دونوں کتابوں کی تلخیص ہے جو ایک جامع و محیط اور مهذب و مرتب اور مفیر کتاب ہے۔

## دومتروک"

جب رادی میں طعن کا سبب جھوٹ کی تہمت ہو جو دو سرا سبب ہے تو اس کی حدیث مشروک کملاتی ہے۔ (یہ نوع مافظ ابن جرنے نخصة الفکر میں ذکر کی ہے اس سے پہلے ابن الصلاح اور امام فودی نے ذکر نہیں کی)

### ا- تعريفِ:

لغوى تعربیف: به ترك سے ماخوذ اسم مفعول كاصیغه ہے عرب لوگ اس اندے كانام جس سے بچہ نكل چكا مو تریكته رکھتے ہیں لین متروكه چھوڑا گیا جس كاكوئى فاكدہ نہیں۔ (قاموس جسم ۲۰۱۳)

اصطلاحی تعربیف: وه حدیث جس کی سند میں متم بالکذب راوی مو۔

۲- راوی بر جھوٹ کی تھمت کا سبب: راوی پر جھوٹ کی تھمت کا سبب دو اُمور میں سے ایک امر ہوتا ہے ، جو بہ ہیں :

ا وہ حدیث صرف اس کے واسطے سے مردی ہو اور وہ عام معلوم تواعد کے خالاب ہو۔

(معلوم قواعد: وہ عام اصول جنہیں علانے عام مشہور سیح نصوص سے مستنبط کیا اور نکالا ہے جیسے سے قاعدہ اور اصول ہے (الاصل براء ، الذمه) بین بنیادی طور پر آدی بری الذمہ ہے)

ج وہ عام عادت والے کلام میں جھوٹا مشہور ہو الیکن اس سے حدیث نبوی میں جھوٹا مشہور ہو الیکن اس سے حدیث نبوی میں جھوٹ خاہر نہ ہو۔ (کیونکہ حدیث نبوی میں جھوٹ خاہر ہو تو اس کی حدیث کو موضوع کہتے ہیں)

سا۔ مثال: عمرو بن شمر بعنی کوفی شیعی کی حدیث جو وہ جابرے 'وہ ابو طفیل ہے 'وہ علی بڑا ہے اور عمار بڑا ہے بیان کرتا ہے کہ ان دونوں نے کما 'نی اکرم ماڑا ہی مماز نجر میں قنوت پڑھتے سے اور عرفہ کے ون صبح کی نماز سے تجیریں پڑھنا شروع کر دیتے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز پر ختم کرتے سے۔

امام نسائی اور وار قطنی وغیرہ نے عمرو بن شمر جعفی کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ متروک الحدیث ہے لیعنی اس کی حدیث متروک ہے۔ (میزان الاعتدال ج سوم ۲۹۸)

سم مرتبہ و مقام: یہ بات گذر پکی ہے کہ ضعیف حدیث کی سب سے بڑی شم موضوع ہے اس کے بعد متروک ہے ، پھر مطل ہے پھر مدرج ، پھر مظلوب ، پھر مطل ہے پھر مدرج ، پھر مظلوب ، پھر مطلب مضطرب حافظ ابن حجر نے بھی ترتبیب بیان کی ہے (تدریب ج اس ۲۹۵) بعبہ ص ۲۹۱) وومنکر ۲۹

جس راوی میں طعن و جرح کا سبب فخش الغلط یا کثرۃ الغفلہ یا فسق ہو جو تیسرا' چوتھا اور یانچواں سبب ہے اس کی حدیث منکر کملاتی ہے۔

### ا۔ تعریف:

لغوی تعربیف: بیہ انکار ہے ماخوذ ہے 'اسم مفعول کا صیغہ ہے جو کہ اقرار کی ضد ہے۔ اصطلاحی تعربیف: علاے حدیث نے منکر کی متعدد تعربیس کی ہیں 'مشہور ترین وو تعربیس

. بین 'جو بیر بین :

آ وه حدیث جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس کی غلطیاں فاش اور تھلم کھلا ہوں یا اس کی غفلت بہت زیادہ ہویا اس کا فسق ظاہر ہو۔

اس تعریف کو حافظ ابن حجرنے ذکر فرما کرایئے اغیار کی طرف منسوب کیا ہے۔ (نجت و شرحما) امام پیقونی نے اپنی کتاب المنظومة میں اسی تعریف کو ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ومنکر الفرد به راوغدا تعدیله لایحمل التفرد!

اوہ حدیث جے ضعیف راوی نے بیان کیا ہے اور وہ اس حدیث کے مخالف ہو جو تقد نے بیان کی ہو۔ یہ وہ تقد نے بیان کی ہو۔ یہ وہ تعریف ہے جے حافظ ابن حجرنے ذکر کیا ہے اور اس پر اعتماد بھی کیا ہے۔ اور اس بیل تعریف پر ایک قید کی زیادتی ہے اور وہ یہ کہ ضعیف ثفتہ کی روایت کی مخالفت کرے۔

## ۲- منکراور شاذمین فرق:

ا شاذ وہ روایت ہے جسے مقبول اور تفتہ راوی بیان کرے 'جس میں وہ اینے سے بہتر اور او تقبہ راوی بیان کرے 'جس میں وہ اینے سے بہتر اور او تُق کی مخالفت کر رہا ہو۔ (مقبول سے مراد دہ ہے جو کہ صحیح اور حس کے راوی کو شامل ہو لینی عادل ' مام الفبط' اور وہ عادل جس کا ضبط خفیف ہو)

سے منکروہ روایت ہے جس میں ضعیف راوی ثفتہ کی مخالفت کر رہا ہو۔
پس اس سے بیہ معلوم ہوا کہ بیہ دونوں مخالفت کی شرط اور قید میں شریک ہیں لیکن اس جدا جدا ہیں کہ شاذ کا راوی مقبول و ثقتہ ہوتا ہے جب کہ منکر کا راوی ضعیف ہوتا ہے۔

حافظ ابن مجر فرماتے ہیں کہ اس مخص نے عفلت سے کام لیا ہے جس نے ان دونوں کو برابر قرار دیا ہے۔

### س\_ مثال:

ا۔ پہلی تعریف کی مثال: وہ روایت جے امام نسائی اور امام این ماجہ نے بیان کیا' ابو زکیر کی بیان کیا' ابو زکیر کی بیان کیا ' ابو زکیر کی بیان کیا ' ابو زکیر کی بین محمد بین ایک کی بین محمد بین ایک کی بین کے ساتھ کھاؤ بے شک

بن آدم جب اے کھا تا ہے توشیطان غصے ہو تا ہے۔"

امام نسائی فرماتے ہیں میہ حدیث منکر ہے' اسے اکیلے ابد ذکیرتے بیان کیا ہے جو کہ شیخ صالح ہے۔ امام مسلم نے اس کی حدیث متابعات میں ذکر کی ہے لیکن میہ راوی اس بنا کے کا نہیں اور نہ اس مقام و مرتبے پر فائز ہے کہ اس کی متفرد حدیث قبول کی جائے اور وہ صحیح اور مقبول سمجی جائے۔ (التدریب جام ۲۳۰)

ب- دوسری تعربی کی مثال: وہ روایت جے این ابی عاتم نے صبیب بن صبیب الزیات کی سند سے بیان کیا ہے، وہ ابو اسحاق سے وہ میرار بن حریث سے وہ ابن عباس بی الزیات سے وہ نبی اکرم مائی کیا ہے بیان کرتے ہیں 'آپ نے فرمایا :

"جس نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کرتا رہا اور بیت اللہ کا بچ کیا اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کی جنت ہیں داخل ہوگا۔"

اہام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حبیب بن حبیب الزیات کی بیہ حدیث منکر ہے کیونکہ دو سرے نقات رادیوں نے اس حدیث کو ابواسحال سے موقوف روایت کیا ہے جو کہ معردف ہے۔

سم مقام و مرتبہ : مكر كى ابحى ابحى ذكورہ دونوں قسموں كى تعريفوں سے واضح ہوتا ہے كہ مكر انتائى ضعيف حديث كى قسموں ميں سے ہے كيونكہ يا توبيہ اس راوى كى روايت ہوتى ہے جو لخش الغلط يا كثير الغفلت يا فتى كى صفت كے ساتھ موصوف ہے يا اس راوى كى روايت ہوتى ہے جو ضعيف ہے اور اپنى روايت ميں ثقة راديوں كى مخالفت كرتا ہے اور بي دونوں فتميں سخت ضعيف ہيں۔ اسى ليے متروك كى بحث ميں بيہ بات كرتا ہے كہ مكر شدت ضعف كى وجہ سے متروك كے بعد والے مرتبے ميں شار موتى ہے۔

## درمعروف"

## ا۔ تعربیف:

لغوی تعربیف: بیر عرّف سے ماخوذ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

اصطلاحی تعربیف: وہ حدیث جے نقد روایت کرے اور وہ ضعیف کی روایت کی مخالفت کرے تو بد اس معنی میں منکر کے مدمقابل ہے یا عمدہ پیرائے میں بول کہتے کہ وہ روایت ہے جو منکر کی اس تعربیف کے مدمقابل اور برعکس ہو جس پر حافظ ابن حجر نے اعتماد کیا ہے۔

ال مثال: اس كى مثال وہ روایت ہے جو منكر كى قتم میں دوسرى مثال گذر چكى ہے كيان ان ثقة راويوں كے طريق سے جنهوں نے ابن عباس جيئ پر موقوف بيان كيا ہے كيونكہ ابن ابی حاتم حبيب بن حبيب الزيات كى مرفوع سند سے بيان كرنے كے بعد بيان كرتے ہيں كہ وہ منكر روايت ہے كيونكہ اس كے علاوہ ثقة راويوں نے اس روايت كو ابو اسحاق سے موقوف بيان كيا ہے اور وہ معروف ہے۔

نوٹ: معروف کابیان یمال اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ وہ مردود کی قشم ہے بلکہ اسے اس کی قشم منکر کی مناسبت کی وجہ سے ذکر کیا گیا ہے ورنہ معروف مقبول کی قسموں میں سے جست بکڑی جاتی ہے۔

## دومعال،

جب رادی میں جرح کا سبب وہم ہو تو اس کی حدیث معلل کہلاتی ہے۔ یہ چھٹا سبب ہے۔ ا۔ تعریف :

افوی تعریف: یہ اُعَلَّهُ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مشہور صرفی قانون اور فصیح لفت کے مطابق یہ لفظ معلل کے مطابق مید فقط معلل منقول ہے۔ بعض محد ثین نے اسے معلول بھی تعبیر کیا ہے جو کہ ضعیف ہے اور اہل لفت اور عربی دانوں کے درمیان ضعیف اور معیوب اور تا پندیدہ ہے۔

اصطلاحی تعربیف: وہ حدیث جس میں الی علت معلوم ہو جائے جو اس کی صحت میں ضعف کا سبب ہے اگر چہ ظاہراً وہ عیب سے سلامت معلوم ہو۔

۲۔ علت کی تعریف: یہ ایسا مخفی اور پوشیدہ دقیق سبب ہوتا ہے جو حدیث کی صحت میں ضعف کاسبب بنما ہے۔

علت كى اس تعريف سے معلوم ہوتا ہے كہ علاے حدیث كے نزدیك علت وہ ہے جس میں دو شرائط لازماً پائى جائيں 'جو بيہ بیں : جس میں دو شرائط لازماً پائى جائيں 'جو بيہ بیں : ا۔ بوشيدگی اور ممنامی با مخفی بن-

ب۔ صحت حدیث میں ضعف اور عیب کا ہونا۔

سا۔ علت کا غیر اصطلاحی اطلاق: گذشتہ پیرے میں علت کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے مراد محد ثین کی اصطلاح والی تعریف ہے لیکن بسا او قات حدیث میں کسی بھی قشم کے طعن اور عیب پر علت کا اطلاق کر دیا جاتا ہے' اگر چہ وہ طعن مخفی اور ضعف کا سبب نہ بھی ہو۔

مہلی ٹوع: رادی کے جموع ہونے کے سبب کو علت سے بیان کرنا یا اس کی غفلت یا حافظے کی خرابی یا اس کی غفلت یا حافظے کی خرابی یا اس جیسے طعن کا بیان کرنا یہاں تک کہ امام ترفدی نے تو نئے کو بھی علت کمہ دیا ہے۔

رو مری نوع: خالفت کی دجہ سے علت کابیان صحت حدیث میں ضعف بیدا نہیں کرتا جسے ثقتہ کی موصول روایت کو مُرسل بیان کرنا' ای وجہ سے بعض علانے بد بھی کہا ہے کہ صحیح حدیث میں سے ایک معلل صحیح حدیث بھی ہے۔

ہم۔ اس فن کی جلالت اور باریکی اور اس میں کامیاب ہونے اور غلبہ

Marfat.com

بانے والے: علل حدیث کی پہان حدیث کے تمام علوم میں عظیم اور جلیل القدر اور وقتی علم ہے کیونکہ اس میں ان مخفی پوشیدہ علل کو واضح اور بیان کرنے کی ضرورت براتی ہے جو صرف علوم حدیث میں مہارت رکھنے والوں پر ظاہر ہوتی ہے 'اس میں صرف حافظ و ضابط اور دُور اندلیش اور روشن فنم رکھنے والائی کامیاب ہو سکتا ہے اور اس کی معرفت پر قدرت رکھ سکتا ہے۔ اس کے اس کی گرائی میں غوطہ لگانے والے اور اس کی سختیال اور مصائب جھینے والے بہت تھوڑے ائمہ ہیں جیسے علی بن مدینی' امام احد' امام بخاری' امام ابو حاتم' اور امام وار قطنی۔

۵۔ تعلیل کس سند میں جاری ہوتی ہے اور اس کی راہ لیتی ہے؟

تعلیل اس سند کے قریب ہوتی اور اس میں جاری ہوتی ہے جو ظاہری طور پر صحت کی شرطوں کو جمع کرنے والی ہے۔ کیونکہ ضعیف حدیث میں اس کی علتوں کے ہارے میں جمث کی شرطوں کو جمع کرنے والی ہے۔ کیونکہ ضعیف حدیث میں اس کی علتوں کے ہارے میں جمث کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ مردود ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔

### ۲- علت کے اور اک بر کن اُمور سے مددلی جاتی ہے؟ علت کے اور اک پر چند اُمور سے مددلی جاتی ہے 'جو یہ ہیں :

1 رادی کامتفرد اور اکیلا ہوتا۔

سے اس کا غیراس کی مخالفت کرے بینی کوئی اور صاحب عِلم اس راوی حدیث کی مخالفت کر رہا ہو۔

ح دوسرے قرائن جن پر فدکورہ (ا اور ج) جملوں کے لطیف نکتے مشمل ہوں۔
یہ امور اس فن کی معرفت رکھنے اور جانے والے کو اس وہم پر متنبہ کرتے ہیں جو
صدیث کے راوی سے واقع ہوا ہے 'یا اس کی بیان کردہ موصول روایت کے مُرسل پن
کے کھلنے کی وجہ سے 'یا اس کی بیان کردہ مرفوع حدیث کے موقوف ہونے کے ساتھ 'یا
ایک حدیث کو دو سری میں داخل کرنے سے یا اس کے علاوہ کسی اور وہم سے 'قویہ بات
اس کے ظن پر غالب آتی ہے اور حدیث پر عدم صحت اور ضعیف ہونے کا تھم لگا دیا
جاتا ہے۔

2- معلل كى معرفت كاطريقد: اس كى بيان كاطريقد بير ك معلل كى معرفت ك تمام

طرِنَ کو جمع کیا جائے اور راویوں کے اختلاف میں غور کیا جائے 'ان کے ضبط اور انقال میں موازنہ کیا جائے ' بھرمعلول روایت پر تھم لگایا جائے۔

٨۔ علت كمال واقع ہوتى ہے؟

ا سند میں واقع ہوتی ہے جو کہ بہت زیادہ ہے جیسے موقوف اور فرسل ہونے کی علت۔

ہے۔ متن میں واقع ہوتی ہے جو بہت ہی کم اور قلیل ہے جیسے نماز میں بہم اللہ کی قرات کی نفی کی حدیث ہے۔

۹۔ کیاسند میں علت کاواقع ہونامتن میں ضعف کاسبب بنتا ہے؟
 ۸ بیااد قات علت کا سند میں واقع ہونامتن میں ضعف کا سبب بنتا ہے جیسے مُرسل

ہونے کی علت ہے۔

ج سنجھی علت خاص سند میں واقع ہوتی ہے جب کہ منن صحیح ہوتا ہے جیسے بعلیٰ بن عبید کی حدیث ہے وہ ابن عمرے مرفوع عبید کی حدیث ہے وہ اوری ہے وہ عمرو بن دینار سے وہ ابن عمرے مرفوع بیان کرتے ہیں۔ "اَکْبَیّعَانِ بِالْنِحِیّارِ"

تو یعلی کو سفیان توری پر وہم ہوا ہے کہ اس کا استاد عمرو بن دینار ذکر کیا ہے حالانکہ وہ عبداللہ بن دینار ہے۔ بید منن صحیح ہے آگرچہ سند میں غلطی کرنے کی علت موجود ہے کیونکہ عمرو اور عبداللہ بن دینار دونوں لفتہ بیں تو تفتہ کو لفتہ کے علت موجود ہے کیونکہ عمرو اور عبداللہ بن دینار دونوں نفتہ بیں تو تفتہ کو تفتہ کے بدلے میں بیان کرنا عدیث کے منن کی صحت کو نفصان نہیں دیتا آگرچہ سند کے بدلے میں بیان کرنا عدیث کے منن کی صحت کو نفصان نہیں دیتا آگرچہ سند

ا۔ معلل کے متعلق مشہور ترین تصانف:

1 "كتاب العلل": على بن منى كي تعنيف -

ج "علل الحديث": ابن ابي عاتم كي تعنيف -

ج "العلل ومعرفة الرجال": المم احمد بن عنبل كي تعنيف -

و "العلل الكبير اور العلل الصغير" بيامام ترقدى كى تفنيف ب-

ه "العلل الوارده في الاحاديث النبوية": يدام دار قطني كي تعنيف ب

#### جو کہ بردی جامع اور مفصل کتاب ہے۔

## ووثقات كى مخالفت<sup>،</sup>

جب راوی میں جرح کا سبب سیہ ہو کہ وہ نقات کی مخالفت کرتا ہے جو کہ ساتواں سبب ہے' اس کی نقات سے مخالفت سے علوم حدیث کی پانچ قشمیں نگلتی ہیں جو سے ہیں مدرج' مقلوب' المزید فی مصل الاسانید' مضطرب' مصحف۔

ا اگر مخالفت سند کے سیاق کو تبدیل کرنے یا موقوف کو مرفوع سے خلط طط کرنے کے ساتھ ہو تو اس کا نام مدرج ہے۔

۲ اگر مخالفت تقذیم یا تاخیر کے ساتھ ہو تو اس کا نام مقلوب ہے۔

س اگر مخالفت راوی کی زیادتی کے ذرائع سے ہو تو اس کا نام المزید فی متصل الاسانید ہے۔

م آگر مخالفت ایک رادی کو دو سرے رادی سے تبدیل کرنے یا متن میں الفاظ کا اختلاف ایک میں الفاظ کا اختلاف حاصل ہونے کے ساتھ ہو اور ترجیح کا کوئی سبب بھی نہ ہو تو اس کا نام مضطرب ہے۔

اگر مخالفت الفاظ کو بدلنے کے ساتھ ساتھ سیاق و سیاق کے باتی رکھنے کے ساتھ موتواس کا نام مصحف ہے۔ (النحبة و شرحها ص ۴۸ '۴۹) اب اس ترتیب ہے ان کی تفصیل آرہی ہے۔

## وومدرج

## ا۔ تعریف:

لغوى تعربيف: اسم مفعول كاصيغه ہے۔ "أُذُرَ بِحْتُ " ہے ماخوذ ہے يعنى ميں نے ايك چيز كو دو سرى ميں داخل كر ديا اور اسے دو سرى چيز سے ملا ديا۔

اصطلاحی تعربیف: جس حدیث کی سند کاسیاق بدلاگیا ہو یا اس کے متن میں بغیر فرق و

وضاحت کئے الی چیز داخل کر دی گئی ہو جو اس کا حصتہ نہیں۔

۲- اقسام: مدرج کی دو قتمیں ہیں۔ مدرج الاسناد مدرج المتن

#### ا- مدرج الاسناد:

ا- تعریف: جس کی سند کاسیاق بدلا محیا ہو۔

۱- اس کی صور تیں: راوی سند چلاتا ہے 'اس کے سامنے کوئی رکادٹ بیش ہوتی ہے تو دہ اپنی طرف سے کوئی رکادٹ بیش ہوتی ہے تو دہ اپنی طرف سے کوئی کلام کرتا ہے تو سامعین میں سے بعض لوگ بید خیال کرتے ہیں کہ سید کلام اس سند کامنتن ہے تو دہ اس طرح آگے ان سے بید کلام روایت کر دیتا ہے۔

"- مثال: ثابت بن موى زام كا قِصّه جو ان كى اس ردايت ميں ہے : ((مَنْ كَثَرَتْ صَلاَتُهُ بِاللَيْلِ حَسُنَ وَجَهُهُ بِالنَّهَارِ)) (اخر جه ابن ماجه 'باب قيام الليل ج اص ٣٢٣)

جس کی رات کی نماز زیادہ ہوتی ہے اس کا چرہ دن کو حسین ہن جاتا ہے۔
اصل قصہ بول ہے کہ طابت بن موک شریک بن عبداللہ قاضی کے پاس آئے اور
وہ لکھوا رہے ہتے اور فرما رہے ہتے کہ جمیں اعمش نے حدیث بیان کی ابو سفیان سے وہ
حضرت جابر بن تحقر سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ طبی ہے فرمایا۔ یہ کہ کر طاموش ہو
گئے تاکہ لکھنے والا لکھ لے: اور جب طابت کی طرف دیکھا تو کہا کہ جس کی رات کی نماز
زیادہ ہوتی ہے دن کو اس کا چرہ چیکنے والا اور حسین ہوتا ہے۔ مقصد طابت کے ڈہد اور
تقوی کی وجہ سے ان کی طرف اشارہ کرنا تھا تو شابت نے خیال کیا کہ یہ اس سند کا مشن
ہوتا ہے۔ تو وہ اس کو بیان کیا کرتے ہتے۔

## ب- مدرج المتن:

ا۔ تعریف: جس کے متن میں امتیاز کیے بغیرایی چیز بیان کی گئی ہو جو اس کا حصنہ نہیں۔ ۲۔ اقسام: مدرج المتن کی تمین فتمیں ہیں۔ جو بیہ ہیں۔

> Marfat.com Marfat.com

اوراج حدیث کے شروع میں ہو ،جو بہت کم ہو تا ہے لیکن بہ نسبت در میان کے زیادہ ہو تا ہے۔

ہے۔ ادراج حدیث کے درمیان اور وسط میں ہو ،جو پہلی فتم سے کم ہے۔

ح ادراج حدیث کے آخر میں ہوجو اکثر ہو تا ہے۔

٣- مدرج كي مثالين:

ا۔ آغاز حدیث میں ادراج کے واقع ہونے کی مثال: اس کا سبب یوں ہوتا ہے کہ راوی ایک کلام کرتا ہے ' مقصد اس پر (تائید کے لیے) اس حدیث سے استدلال کرنا ہوتا ہے جو آنے والی ہے اور امتیاز نہیں کرتا۔ تو شنے والا یہ وہم اور خیال کرتا ہے کہ یہ تمام حدیث ہے بیان کرتا ہے کہ یہ تمام حدیث ہے بیان کرتا ہے کہ یہ تمام کیا ہے۔ انہیں الگ الگ اور فرق سے بیان کیا ہے شعبہ سے وہ محمد بن ذیاد سے وہ ابو ہریرہ بڑا تھ سے بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ طفی اللہ شخیر منافی السینے والا المؤشوء ویل کہ اللہ علی اللہ اللہ علی اللہ ع

-((أَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلُ لِلْأَغْقَابِ مِنَ النَّارِ.))

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ بڑا تھ نے فرمایا وضوء ممل اور پوری طرح کرد کیونکہ ابوالقاسم ساڑیا اے فرمایا ختک ایر بوں والوں کے لیے آگ سے ہلاکت اور ویل ہے (ویل وادی کا نام ہے) خطیب کہتے ہیں ابو قطن اور شابہ نے اپنی روایات میں غلطی اور وہم کیا ہے 'شعبہ سے ذکورہ سند سے بیان کیا حالا نکہ بہت بری جماعت نے اس کو شعبہ سے اس طرح بیان کیا ہے آدم کی روایت ہے (جو بخاری کے حوالہ سے گذری ہے) (قدریب الراوی ج ا

ب- وسط حدیث میں ادراج کی مثال: آغاز بخاری میں باب برء الوی میں حضرت عائشہ رہی آفاز کی میں حضرت عائشہ رہی آفاز کی حدیث ہے فرماتی میں (اکان النبی صلی الله علیه وسلم یَتَحَنَّتُ

فِی غَارِ حِرَاءً وَهُوَ اَلَتَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَّ ذَوَاتَ الْعَدَدِ.)) ( بخاری باب بدء الوی) تو به قول ( وَهُوَ اَلَتَّعُبُّدُ اللَّيَالِيَّ ذَوَاتَ الْعَدَدِ.)) ( بخاری باب بدء الوی) تو به قول ( وَهُوَ اَلَتَّعُبُّدُ ) به امام زبری راوی حدیث کا کلام ہے جو بطور تفیر درج کیا گیا ہے۔ ترجمہ: نبی اکرم ماڈی کی عامی مسلسل کی راتیں عبادت کرتے رہے تھے۔

رہے۔ حدیث کے آخر میں اوراج کی مثال: حضرت ابو ہریرہ بناتھ کی مرفوع حدیث (اللّعبُندِ الْمَمْلُوْكِ آجْوَانِ وَالّذِی نَفْسِی بِیدَهِ لَوْلاَ الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّهِ وَالْحَبُّ وَ اِبْرَائِهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ وَالْحَبُّ وَ اللّهِ عَلَيْهِ اللّهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الل

یہ کمنا ((وَالَّذِی نَفْسِی بِبَدِهِ -- اِلَٰی آخِرِهِ)) حضرت ابو ہریرہ رافظ کا کلام ہے کیونکہ نبی اکرم ماڑی کے ایسے کلام کا صدور نا ممکن ہے اس لیے کہ آپ فلام کی تمنا نہیں کرسکتے اور اس لیے بھی کہ آپ کی والدہ ماجدہ تو زندہ ہی نہیں تغییں کہ ان سے نیکی اور حسن سلوک کرتے۔

س۔ ادراج کے اسباب:

ادراج کے کئی اسباب ہیں کیادہ مشہور درج ذیل ہیں

ا شرعی تھم کا بیان۔

٢ حديث كے كمل مونے سے پہلے اس سے كمي شرقى تكم كا استنباط كرنا-

۳ حدیث میں مشکل اور غربب الفاظ کی تفسیرو تشریح کرنا-

٣- ادراج كادراك كيے ہوتا ہے؟

ادراج كاادراك چند أمور سے ہوتا ہے جو يہ إلى :

ا روسری روایت میں وہ مدرج کلام الگ اور امتیازے ورج ہو-

ے بعض باخراور مطلع امام اس ادراج پر نص بیان کریں-

ج رادی خود اقرار کرے کہ اس نے یہ کلام درج کیا ہے۔

و کلام ایبا ہو جو نبی اکرم ماڑ کیام سے صادر نہ ہو سکے بلکہ اے آپ کا کلام ہونا ناممکن اور محال ہو۔

۵۔ اوراج کا تھم: محدثین اور فقہا وغیرہ علمائے اجماع کے مطابق ادراج حرام ہے لیکن جو غریب اور مشکل الفاظ کی تشریح کے لیے ہو وہ اس تھم سے مشنیٰ ہے کیونکہ میہ جائز ہے ای لیے امام زہری وغیرہ نے الیاکیا ہے۔

## ۲- مشهور ترین تصانیف:

الفصل للوصل المدرج فی النقل به خطیب بغدادی کی تعنیف ہے۔
ج تقریب المنج بترتیب المدرج به ابن حجر کی تعنیف ہے۔ یہ خطیب
بغدادی کی کتاب کا خلاصہ ہے اور اس پر اضافہ ہے۔ (مناسب مقامات پر)

## دومقلوب

## ا۔ تعریف:

\_ لغوی تعربیف: بیہ قلب سے ماخوذ اسم مفعول کا صیغہ ہے ، جس کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کے چرے اور رخ سے بلیٹ دینا اور الٹا دینا۔ (قاموس ج اص ۱۲۳)

اصطلاحی تعربیف: حدیث کی سندیا اس کے منتن میں تقذیم یا تاخیروغیرہ کرکے ایک لفظ کو دو سرے لفظ کے ساتھ بدل دینا۔

ا- فشمیں: مقلوب دو بنیادی اور بردی قسموں میں تقسیم ہوتی ہے جو بد ہیں : مقلوب السند- مقلوب المتن-

مقلوب السند: وہ حدیث جس کی سند ہیں تبدیلی واقع ہو۔ اس کی دو صور تیں ہیں۔

اکس ایک راوی کو اس طرح بیان کرے کہ اس کے نام اور اس کے باپ کے نام میں

تقذیم و تاخیر کر دی ہو جیسے ایک حدیث مروی ہو گعب بن مرة سے لیکن راوی

اسے اس طرح روایت کرے عن مرہ بن کعب۔

دروی ایک شخص کو دو سرے سے برل دے تاکہ وہ اجنبی ہو جائے کوئی معلوم نہ

## Marfat.com

کر سکے جیسے ایک مشہور حدیث مروی ہو سالم سے لیکن راوی اسے نافع سے بیان کرے۔ بیان کرے۔

ایما کرنے والے راویوں میں سے ایک حماد بن عمرو النصیبی ہیں جس کی مثال وہ صدیث ہے جے حماد نصیبی ہیں جس کی مثال وہ صدیث ہے جے حماد نصیبی نے بیان کیا ہے اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ حضرت ابو ہریرہ رہائے مرفوعاً بیان کرتے ہیں

((إِذَالَقِيْتُمُ ٱلْمُشْرِكِيْنَ فِيْ طَرِيْقِ فَلاَ تَبْدُوْهُمْ بِالسَّلامِ.))

"جب تم رائے میں مشرکین سے ملاقات کرو تو سلام کرنے میں ابتدانہ کیا کرو۔"

یہ حدیث مقلوب ہے جے حماد نے بدلا ہے کہ اسے اعمش سے بیان کیا ہے حالانکہ
مشہور یہ ہے کہ یہ حدیث سمیل بن ابی صالح سے مردی ہے وہ اپنے باپ سے وہ ابو
ہریرہ بڑا تر سے بیان کرتے ہیں۔ ایسے ہی مسلم نے ابی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔
ہریرہ نواز سے بیان کرتے ہیں۔ ایسے ہی مسلم نے ابی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔

یہ قلب کی وہ قتم ہے جس کے رادی پر ان الفاظ کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

"دیر ق دائے بیث"

مقلوب المتن: وہ حدیث کہ جس میں تبدیلی اس کے متن میں واقع ہو۔ اس کی بھی دو تتمیں (صورتیں) ہیں

ا۔ راوی حدیث کے متن کے کمی حقے میں نقزیم و تاخیر کروے۔

اس كى مثال: مسلم ميں فدكور حفزت ابو ہريرہ رفتي كى حديث ہے اسات فتم كے آدى جنيس اللہ تعالى ابنا ساميہ (عرش كايا اپنى رحمت كا) عطا فرمائے گا جس دن كوئى ساميہ نہ ہو گا۔ اس ميں ایک ميہ ہو گا۔ اس ميں ایک ميہ ہو ادى جو صدقہ كرتا ہے اور اس كو اتنا بوشيدہ كرتا ہے كہ اس كے دائيں ہاتھ كو معلوم شيں ہوتا كہ اس كے بائيں ہاتھ نے كيا خرچ كيا ہے "

یہ ان احادیث میں سے ہے جس میں بعض رادیوں سے قلب ہوا ہے' حالانکہ درست یون ہے دائیں نے کیا خرج درست یون ہے دائیں نے کیا خرج کیا جس کے دائیں نے کیا خرج کیا ہے '' ربخاری' مسلم' موطا امام مالک)

۲- رادی ایک حدیث کے متن کو کسی دو مری سند کے ساتھ لگا دے اور اس کی سند کو کسی دو مرے متن ہے متن کے سند کو کسی دو مرے متن سے ملا دے۔ یہ امتحان لینے یا اس جیسے کسی مقصد کے لیے کیا جاتا ہے۔

اس كى مثال: وہ مشہور واقعہ اور سلوك جو بغداد والوں نے امام بخارى سے كيا تھا۔
اس طرح كہ انہول نے سو حديثيں ليں اور ان ميں اس طرح كا قلب كر كے امام بخارى سے سوال كيا تاكہ امام صاحب كے حافظ كا امتحان ليا جا سكے۔ امام بخارى نے انہيں ان احادیث كی اس شكل میں پھيرديا جس طرح وہ قلب سے پہلے تھيں "كسى ايك ميں بھي خطا نہيں كی۔ (تاریخ بغدادج ۲ می ۲۰)

سا۔ قلب بر أبھارنے والے اسباب: بعض رادیوں کو قلب پر رغبت ولانے والے اسباب بین :

- محد الاغراب: حدیث کو عجیب و غریب اور اجنبیت کے انداز میں بیان کرنا اکد لوگول کو اس کی احادیث بیان کرنے میں رغبت ہو اور وہ اس سے احادیث حاصل کریں۔

ب- قصد الامتحان: كى محدث كا امتخان لينے اور اس كے حافظے كى تتحقیق و تأكيد اور اس كے حافظے كى تتحقیق و تأكيد اور اس كے حافظے كى تتحقیق و تأكيد اور اس كے تام الفبط ہوئے كى دليل حاصل كرنے كے ليے احادیث میں قلب كيا جاتا ہے۔

ے وقوع فی النحطاء: بغیر ارادہ اور قصد کے غلطی اور خطامیں واقع ہونے سے قلب ہو جاتا ہے۔ قلب ہو جاتا ہے۔

## الم- قلب كالتحكم:

ا:اگر قلب حدیث کو اجنبی اور غریب بنانے کے ارادے سے ہو تو یقیناً بیہ درست اور جائز تنمیں ہے کیونکہ اس طرح حدیث کو تبدیل کرنا ہو تا ہے اور بیہ تو احادیث کو گھڑنے والے وضاعین کا کام ہے۔

ب: اور اگر قلب کا مقصد امتحان لیمنا ہو تو پھر میہ جائز ہے تا کہ محدث کی اہلیت اور اس کی خابت قدمی اور ترقی معلوم ہو لیکن اس میں ایک شرط ضروری ہے کہ مجلس برخاست ہونے سے پہلے اس کی صحیح صورت واضح کر دی جائے۔

ج: اگر قلب بھول کر اور غلطی ہے ہوا ہوتو بقینا اپنی غلطی میں اور ایبا کرنے میں اس کو معذور سمجھا جائے گالیکن اگر اس کا صدور بکٹرت ہوتو پھر رادی کے ضبط اور حفظ میں خلل آ جاتا ہے جو کہ اس کو ضعیف بنا دیتا ہے ---- اصلاً مقلوب حدیث ضعیف کی تعمول ہے ہو کہ واضح اور معلوم ہے۔

### ۵۔ مشہور ترین تصانف

خطیب بغدادی کی تھنیف " رافع الارتیاب فی المقلوب من الاسماء والالقاب" یہ صرف سند میں واقع قلب کی قتم سے خاص ہے جیما کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہو تا ہے۔

## "المزيدفي متصل الاسانيد"

### ا۔ تعریف:

لغوى تعربف: المزيد بيرزيادة سے ماخوذ اسم مفعول كاصيغه ب اور منفل منقطع كى ضد ب اور اسانيد جمع ب اساد كى-

اصطلاحی تعربیف: حدیث کی سند کے درمیان رادی کی زیادتی بیان کی جائے الیمی سند جو کہ ظاہراً متصل ہو۔

### ٢- مثال: وه مديث جو عبدالله بن مبارك في بيان كى ہے:

(قال حدثنا سفيان عن عبدالرحمن بن يزيد حدثنى بسر بن عبيدالله قال سمعت ابا ادريس قال سمعت واثلة يقول سمعت ابا مرثد يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "لا تَجْلِسُوًا عَلَى الْقُبُورِ وَلا تُصَلُوا النّها،) (اثريه ملم والرّدى)

س۔ اس مثال میں زیادتی: اس مثال میں جو زیادتی واقع ہوئی ہے پہلی زیادتی سفیان کے لفظ کی ہے اور دو سری ابو اور لیس کے نام کی ہے۔ دونوں مقامات پر زیادتی کا سبب وہم ہے۔

ا سفیان کی زیادتی ہے عبداللہ بن مبارک سے نیجے والے کی راوی کا وہم ہے کیونکہ اس مدیث کو عبداللہ بن مبارک سے ایک تقد جماعت نے روایت کیا ہے مگرانہوں نے (یہ زیادتی چھوڑ کر) یول بیان کیا ہے: عن ابن المبارك عن عبدالرحمٰن بن یزید اور ان میں ہے بعض ثقات نے تو اخبار کی صراحت کی ہے لیمن لفظ اخبرنا سے بیان کیا ہے (عن ابن المبارك قال احبرنا عبدالرحمٰن بن یزید)

ہے۔ ابو اور لیں والی زیادتی ابن مبارک کا وہم ہے کیونکہ نقات کی ایک تعداد نے اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن بزید ہے بیان کیا ہے گر ابو ادر لیں والی زیادتی بیان نہیں کی جب کہ بعض نے تو بسر کے واٹلہ سے ساع کی صراحت بھی کی ہے۔

سم۔ زیاوتی کو رو کرنے کی شرائط: زیادتی کو رد کرنے اور اسے زیادتی کرنے والے کا وہم اعتبار کرنے کی دو شرائط بیں جو بیہ بیں :

اور حافظ ہو۔
متقن اور حافظ ہو۔

زیادتی والی جگہ پر ساع کی تصریح واقع ہو۔ (بینی اس سند میں جس میں زیادتی شیخی اس سند میں جس میں زیادتی شیس ہے) اور اگر بید دونوں شرطیں یا کوئی ایک شرط مفقود ہو تو زیادتی رائح قرار پائے گی ادر مقبول ہو گی اور وہ سند جو اس زیادتی سے خالی ہو گی منقطع شار کی جائے گی لیکن بید انقطاع خفی ہو گا اور اس کا نام مُرسل خفی رکھا جاتا ہے۔

۵- زیارتی کے وقوع کے دعویٰ کی وجہ سے وارد ہونے والے اعتراضات: زیادتی کے وقوع کا دعویٰ ثابت ہونے پر دو اعتراضات کئے گئے ہیں۔

اعتراضات: زیادتی سے خال سند زیادتی والی جگہ پر حرف عن سے مروی ہے تو اسے منقطع قرار دینا مناسب ہو گا۔

ج اگر ذیادتی والی جگہ میں ساع کی صراحت ہے تو پھر اختمال ہے کہ اس راوی نے اس شخ سے پہلے ایک آدمی کے واسطے سے سلع کیا ہو۔ پھر ملاقات کر کے وہ حدیث سنی ہو تو اس اختمال کا جواب ورج ذیل طریقے سے ویا جائے گا۔

ا پہلااعتراض تواہیے ہی ہے جیسے معترض نے فرمایا ہے۔

ہے۔ باتی جو رو سرا اعتراض ہے وہ اس سند میں ممکن ہے کیکن علما اس زیادتی پر وہم کا

#### Marfat.com

تھم اس دفت لگاتے ہیں جب کہ کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو اس کے وہم ہونے پر دلالت کرے۔

### ۲۰ - مشهور ترین تصانیف:

"تمييز المزيد في متصل الاسانيد" بي خطيب بغدادي كي تعنيف -

## دومضطرب

#### ا۔ تعریف:

لغوی تعربیف: مُضَطَّرُ بُ إضْطَرَبَ سے ماخوذ اسم فاعل کا صیغہ ہے لیمی معالمے کا فالی پزیر ہوتا اور اس کے نظام کا فاسد ہوتا۔ یہ اصل میں اضطراب الموج سے لیا گیا ہے۔ یہ اس وقت کما جاتا ہے جب موج کی حرکت زیادہ ہو جائے اور اس کا لبض حصد بعض سے نگرائے۔

اصطلاحی تعربیف: وہ حدیث جو الیسے مختلف طربیقوں سے مردی ہو جو توت میں مسادی اور برابر ہوں۔

ا۔ تعربیف کی شرح: یعنی دہ صدیث جو آپس میں کرانے والی متعارض شکلوں سے مروی ہو اس طرح کہ ان کے درمیان مجھی موافقت اور جمع ممکن نہ ہو اور بیہ تمام روایات قوت میں بھی تمام پہلوؤں سے برابر ہوں۔ اس طرح کہ ایک روایت کو دومری پر ترجیح دینا ہرصورت میں نا ممکن ہو۔

س۔ اضطراب کے ثبوت کی شرائط: مضطرب کی تعریف اور اس کی شرح میں غور کرنے سے معلوم ہو تا ہے کہ کسی حدیث کا نام مضطرب اس وقت تک نہیں رکھا جا سکتا جب تک کہ اس میں دو شرائط متخفق اور ثابت نہ ہوں 'جو یہ ہیں :

ا مدیث کی ردایات میں ایہا اختلاف ہو کہ ان میں جمع و موافقت ممکن نہ ہو۔ جست قوت میں وہ روایات اس طرح برابر ہول کہ ایک کو دو مری پر ترجیح دینا ممکن نہ ہو لیکن جب ایک روایت کو دو سری پر ترجیح حاصل ہو یا مقبول صورت میں ان کے در میان جمع ممکن ہو تو حدیث سے اضطراب والی صفت اور خامی زائل ہو جائے گی اور ہم ترجیح کی صورت میں رائح روایت پر عمل کریں گے یا جمع کی صورت میں تمام روایات پر عمل کریں گے۔

اسمام: مقام و محل اضطراب کے لحاظ سے مضطرب حدیث دو قسموں میں تقسیم موتی ہوتا ہے۔ موتی ہوتا ہے۔ موتی ہوتا ہے۔ موتی ہوتا ہے۔

ا- مصطرب السند اور اس كى مثال: حضرت ابوبكر صديق بن أنه كى طرف منسوب صديث (النَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ارَاكَ شُبْتَ قَالَ شَيْبَتْنِى هُوْدُ وَالَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ارَاكَ شُبْتَ قَالَ شَيْبَتْنِى هُوْدُ وَا خَوَاتُهَا.)) (رواه الترمذي كتاب التفسير)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق بڑا تھے فرماتے ہیں اللہ کے رسول مان کیا ہیں دیکھا ہوں کہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں؟ میہ سن کر آپ نے فرمایا مجھے سورت ہود اور ایس سورتوں نے (جن میں قیامت کا نقشہ اور احوال ذکر ہیں مثلاً دافعہ' مرسلات وغیرہ نے) بوڑھا کر دیا ہے۔

امام دار قطنی فرماتے ہیں یہ حدیث مضطرب ہے 'یہ صرف ابواسحاق کی سند سے مروی ہے اور ابو اسحاق پر دس کے قریب وجوہات سے اختلاف کیا گیا ہے 'بعض نے اسے مرسل بیان کیا ہے 'بعض نے اسے موصول بیان کیا ہے اور بعض نے اسے مسند ابی بکر سے بیان کیا ہے وغیرہ ذالک۔ اب بیان کرنے سے بیان کیا ہے وغیرہ ذالک۔ اب بیان کرنے دالے تمام ثقہ ہیں 'کسی روایت کو دو مری پر ترجیح دینا ممکن نہیں اور جمع بھی مشکل ہے۔

٧- مضطرب المتن اور اس كى مثال: وه عديث جهام ترفى روائيه في روايت كيا هه (عن شريك عن المحتن قيس رضى الله عن شريك عن فاطمة بنت قيس رضى الله عنها قالت "شيئل رَسُولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكَاةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقَّا سِوْىَ الزَّكَاةِ) اور ابن ماجه في اس مديث كو اس سند سه بيان كيا ب مراس كه الفاظ يول بن :

((لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقَّ سِوْى الزَّكَاةِ.)) امام عراقی فرماتے ہیں

یہ الیااضطراب ہے جس میں کسی تاویل کا احمال نہیں ہے۔

## ۵- اضطراب کس سے واقع ہوتا ہے؟

آ مجھی اضطراب ایک راوی ہے واقع ہو تا ہے اس طرح کہ وہ حدیث کو مختلف وجوہ ہے بیان کرتا ہے۔

ج کہ ان میں سے ہرایک جماعت سے واقع ہوتا ہے اس طرح کہ ان میں سے ہرایک اس طرح کہ ان میں سے ہرایک اس حدیث کو ایسے طریقے سے بیان کرتا ہے جو دو مرون کی روایت کے مخالف ہوتا ہے۔

۲- مضطرب کے ضعیف ہونے کا سبب: مضطرب کے ضعیف ہونے کا سبب سے
 ۲- مضطراب راویوں کے ضابط نہ ہونے کو بتا تا ہے۔

ے۔ مشہور ترین تصانف

"المقترب في بيان المضطرب" طائظ ابن حجر ملائظ كي تعنيف --

### وومصحف ٢٠

## ا۔ تعربیف:

لغوی تعریف: مصحف ماخوذ ہے تصحیف ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں صحیفہ ہیں فلطی اور خطا کرنا۔ اس لیے محفی اسے کما جاتا ہے جو محیفہ کی قرات میں خطا کرتا ہے اس کے معنی اسے کما جاتا ہے جو محیفہ کی قرات میں خطا کرتا ہے اس کی قرات میں فلطی کی وجہ سے اس کے بعض الفاظ کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ (القاموس جسم مر ۲۲۱)

اصطلاحی تعربیف: صدیث میں موجود کلمہ جے ثقات نے بیان کیا ہے اس کو لفظا یا معنا بدل دینا۔

٧۔ اہمیت اور رفت: یہ ایک عظیم اور دقتی و مشکل فن ہے اس کی اہمیت ان غلطیوں کے کھولنے اور افہیں واضح کرنے پر ظاہر ہوتی ہے جو بعض راویوں سے سر ذو ہوئی ہیں۔ اس اہم فریضے کی قبا اور چاور لے کر دار قطنی جیسے ماہر حفاظ اور حاذق علمائی کھڑے ہوئے ہیں۔

سور تقاسیم: علمانے مصحف کی تین تقاسیم کی ہیں۔ ہر تقسیم الگ الگ اعتبار ہے ہے۔ یہ تقاسیم مندرجہ ذیل ہیں :

ا۔ موقع و محل کے اعتبار سے: مصحف اپنے موقع و محل کے اعتبار سے دو قسموں میں تقسیم ہوتی ہے۔

تقیف فی الاسناد اور اس کی مثال: شعبہ کی حدیث ہے جو عوام بن مراجم سے بیان کرتے ہیں۔ ابن معین نے اس میں تقیف کی ہے اور کہتے ہیں عن العوام بن مزاحم (بینی مراجم کی جگہ مزاحم بول دیا)

تقیف فی المتن اور اس کی مثال: زید بن ثابت براتی کی مدیث ہے کہ آن النّبی صَلّی اللّهٔ عَلَیْهِ وَسَلّم اِخْتَجَرَ فِی الْمَسْجِدِ اِبْنِ لُهِیّه نے اس میں تقیف کرتے ہوئے کا للّهٔ عَلَیْهِ وَسَلّم اِخْتَجَرَ فِی الْمَسْجِدِ اِبْنِ لُهِیّه نے اس میں تقیف کرتے ہوئے کما کہ اِخْتَجَمَ کالفظ بول دیا)

ب- مصدر و مآخذ اور جائے بیدائش کے اعتبار سے: اس اعتبار سے بھی دو قسموں میں تقتیم ہوتی ہے، جو بیر بیں :

تقیف بھر جو کہ زیادتی ہوتی ہے لین قاری کی نگاہ اور نظر میں خط اور لکھائی مشتبہ ہو جاتی ہے 'خط کے روی ہونے کے سبب سے یا نقطے اور اعراب نہ ہونے کی وجہ سے۔ مثال: ((مَنْ صَامٌ وَمَضَانَ وَاتَّبُعَهُ سِتًا مِنَ شُوّال ---)) ابو بکر الصولی نے تضیف کرتے ہوئے ((مَنْ صَامٌ وَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ شَيْنًا مِنَ شُوّالِ)) کمہ دیا ہے لین سنا کو شیئا سے بدل دیا ہے۔ بدن سنا کو شیئا سے بدل دیا ہے۔

تقیف سمع: لینی تقیف کے وقوع کا سبب قوت ساع کابیکار ہونا ہویا سننے والا دور بیٹھا ہوا ہو دغیرہ تو اس پر بعض کلمات جو کہ میزان صرفی میں ایک جیسے ہوں مشتبہ ہو جا کیں۔ اس کی مثال وہ حدیث ہے جو عاصم الاحول سے مروی ہے 'تو بعض راویوں نے تقیف کرتے ہوئ مثال وہ حدیث ہے جو عاصم الاحول سے مروی ہے 'تو بعض راویوں نے تقیف کرتے ہوئے واصل الاحدب کمہ دیا ہے۔ لینی عاصم کو واصل سے اور الاحول کو الاحدب سے بدل دیا ہے۔

ج- لفظ اور معنیٰ کے اعتبار سے: اس اعتبار سے تضیف کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں

تقیف فی اللفظ: جو زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ ندکورہ مثال میں ہوا ہے۔

تقیف فی المعنی: یعنی تقیف کرنے والا راوی لفظ کو اس کی طالت پر باتی رکھے لیکن اس کی الیمی تفیر کرے جو واضح کرے کہ راوی نے اس کی مُراد نہیں سمجھی۔ اس کی مثال ابو مویٰ العنزی کا قول ہے ((نَدُونُ قَوْمُ لَّنَا شَرَفُ نَدُونُ مِنْ عَنَزَةً صَلَّى اِلْیَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ) اس سے مُرادیہ حدیث لیتا ہے:

((اً اَنَّ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّى عَنَزَةِ ،)) تو ابو مومیٰ کو وہم ہوا کہ نی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ حالانکہ العنزہ سے مُراد یہاں حربہ (برجھی) ہے جو کہ نمازی کے سامنے سترہ کے طور پرگاڑی جاتی ہے۔

ہم۔ حافظ ابن حجر کی تقسیم: حافظ ابن حجرنے تقیف کی تقسیم ایک اور انداز سے کی ہے۔ انہوں نے اسے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے جو بیہ ہیں :

مصحف: الی تقیف کہ جس میں خط کی شکل کو باتی رکھتے ہوئے حروف کے نقطول کے محاف کے تقطول کے اللہ مستحف: الیمی واقع ہو (جیسے مراجم سے مزاحم بنا دیا)

محرف: الى تقيف جس ميں صورت خط كو باقى ركھتے ہوئے حروف كى فئل كے لحاظ سے حروف بن تدبلى ہو۔ (جيسے عاصم كو واصل اور احول كو احدب كرنا)

۵۔ کیا تقیف راوی میں عیب اور جرح کا سبب بنتی ہے؟ ۱: جب تقیف راوی سے شاذ و نادر صادر ہو تو وہ اس راوی کے منبط میں ضعف کا سبب نہیں بنتی کیونکہ خطا اور تھوڑی تقیف سے تو کوئی بھی سلامت نہیں۔

ب: جب تقیف کثرت سے واقع ہو تو بید راوی کے ضبط میں ضعف کا سبب بنتی ہے اور بید راس کے ضبط میں ضعف کا سبب بنتی ہے اور اس بید اس کے خفیف الضبط ہونے کی ولیل ہوتی ہے کہ بید راوی اس پائے کا نہیں' اور اس میدان کا آدمی نہیں۔

۲- راوی کا زیادہ تضحیف میں واقع ہونے کا سبب:
 عام طور پر کسی رادی کے تفحیف میں واقع ہونے کا سبب سے ہوتا ہے کہ وہ حدیث کو

کتابوں اور صحیفول سے اخذ کرتا ہے اور اساتذہ و مدرسین سے عِلم حدیث نہیں لیتا۔ اس کیے ایسے آدمی سے ائمہ نے حدیث لینے سے منع کیا ہے۔

"لاَ يُؤْخَذُ الحَدِيْثُ مِنْ صَحَفِيٍّ" كه اس رادى سے حدیث نه لی جائے جو صحفول سے حدیث افذ کرتا ہے۔

۷- مشهور ترین تصانیف:

التصحيف" دار قطنی کی لکھی ہوئی ہے۔

ے "اصلاح خطا المحدثين" بي امام خطابي كى تعنيف ہے۔

ج "تصحیفات المحد ئین" بر ابو احمد عسری کی تعنیف ہے۔

### <sup>د د</sup> شاذ و محفوظ <sup>۱</sup>

### ا- تعريفِ:

لغوى تعربی انفرد سے ماخوذ اسم فاعل كا صیغہ ہے۔ شذ کے معنی ہیں انفرد وہ الگ موا۔ تو شاذ کے معنی ہیں انفرد وہ الگ موا۔ تو شاذ کے معنی موسے "جمہور سے الگ ہونے والا"

اصطلاحی تعربیف: وہ حدیث جے مقبول رادی ردایت کرے اس طرح کہ وہ اپنے سے اولی د او تن و اعلیٰ کی مخالفت کرے۔

(تقد کی روایت جو او ثق یا ثقات جماعت کی روایت کے مخالف ہو)

## ٢- تعريف كي شرح:

مقبول: ده رادی جس کا ضبط تام اور پخته جویا ایباعادل راوی جس کا ضبط خفیف ہو۔

اسیے سے اولی : لیخی جو اس سے رائح ہو اسپے زیادہ صبط کی وجہ سے یا کثرت تعداد کی وجہ سے یا ترجیح کے اسباب میں سے کسی ادر سبب کے لحاظ ہے۔

ویے علما کے شاذکی تعریف میں متعدد اقوال ہیں لیکن مذکورہ تعریف وہ ہے جے حافظ ابن حجرنے منتخب کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ اصطلاح کے لحاظ ہے شاذکی تعریف، میں معتدل اور معتمد علیہ تعریف میں ہے (العبتہ و شرحماس سے)

### س۔ شزوز کہال واقع ہو تا ہے؟ شزوز سند میں واقع ہو تا ہے جیسا کہ متن میں بھی واقع ہو تا ہے۔

اس مدیث کو موصول بیان کرنے پر ابن عیینه کی متابعت ابن جری وغیرہ نے کی ہے۔ اس مدیث کو موصول بیان کرنے پر ابن عیینه کی متابعت ابن جری وغیرہ نے کی ہے۔ اس نے اسے عمرو بن دینار سے وہ عوسیہ سے بیان کرتے ہیں' انہول نے ابن عباس بین اکا ذکر نہیں کیا۔ اس لیے ابو حاتم نے کہا ہے کہ ابن عبینه کی مدیث محفوظ ہے اور اگرچہ حماد بن زید صاحب عدالت اور صاحب صاحب عدالت اور صاحب صاحب عدالت اور صاحب صبط ہے اس کے باوجود ابو حاتم نے ان کی روایت کو رائے قرار دیا ہے جو اس سے تعداد میں زیادہ ہیں۔

ب منن میں شزود کی مثال: وہ مدیث جے ابوداؤر اور ترفری نے عبدالواحد بن زیاد کی مدیث سے بیان کیا ہے۔ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة مرفوعا ((إذَا صَلَّى اَحَدُ كُمُ الْفَحْرَ فَلْيَضْطَحِع عَن يَمِيْنِهِ.))

امام بیمتی فرماتے ہیں کہ عبدالواحد نے اس حدیث میں ایک بردی تعداد کی مخالفت کی ہے ، کیونکہ دو سرے لوگوں (رادبوں) نے اس حدیث کو نبی اکرم مارا کیا کے فعل سے بیان کیا ہے نہ کہ آپ کے قول سے۔ اور ان لفظوں سے احمش کے شاگردوں میں سے عبدالواحد منفرد اور اکیلا ہے (جو کہ قول سے بیان کرتا ہے)

ہم۔ محفوظ: شاذ کے مدمقابل حدیث محفوظ ہے۔ وہ حدیث جسے او ثق بیان کریں ' تقد کی روایت کی مخالفت کرتے ہوئے۔

مثال: شاذ کی انواع میں نہ کورہ دونوں مثالیں محفوظ کی مثالیں ہیں۔

۵۔ شاذ اور محفوظ کا تھم: یہ معلوم ہے کہ شاذ تردود اور غیر مقبول حدیث ہوتی

#### Marfat.com

ہے لیکن محفوظ مقبول حدیث ہے۔

### «جهالة بالراوى "

(راوی میں طعن و عیوب کے اسباب میں سے آٹھوال سبب جھالة بالروای ہے)

#### ا۔ تعربیف:

لغوی تعربیف: جمل سے مصدر ہے البجهالة جو علم کی ضد ہے ، جهالة بالروای سے مُراد راوی کی عدم معرفت ہے۔

اصطلاحی تعربیف: رادی کی ذات یا اس کی حالت کی عدمِ معرفت کو جھالۃ بالراوی کما جاتا ہے۔

۲- جمالت کے اسباب: جهالت بالروای کے تین اسباب بی :

ا۔ راوی کی صفات کا زیاوہ ہونا: نام' کنیت' لقب' صفت' پیشہ یا نسب میں سے کسی چیز کے ساتھ اس کا ذکر کیا کے ساتھ مشہور چیز کے ساتھ اس کا ذکر کیا جائے مشہور چیز کے ساتھ اس کا ذکر کیا جائے تاکہ بول مگان ہو کہ بیہ کوئی اور راوی ہے تو اس کی حالت سے جمالت اور ناوا تفیت حاصل ہوتی ہے۔

ب- اس کی روایات کا کم ہونا: اس کی روایات کے کم ہونے کے سبب اس سے کم لوگ علم حاصل کرتے ہیں اوقات اس سے بیان کرنے والا صرف ایک راوی ہوتا ہے۔
--

ج- اس کے نام کی صراحت نہ ہونا: اختصار وغیرہ کی غرض سے راوی اس کے نام کی صراحت نہ ہونا: اختصار وغیرہ کی غرض سے راوی اس کے نام کی صراحت نہ کرتے ہوئے اس کے نام کو مبہم رکھتا ہے۔

#### مثاليس:

ا۔ کثرتِ صفات کی مثال: "محد بن السائب بن بشر الکلبی" بعض نے اسے دادا کی طرف منسوب کرتے ہوئے محد بن بشراور بعض نے اس کا نام مُحدّ بن السائب اور بعض نے اس

کی کنیت یول بیان کی ہے ابوالنفر اور بعض نے ابوسعید اور بعض نے ابوہشام۔ یہ راوی یوں معلوم ہو تا ہے کہ ایک بڑی جماعت ہے حالا نکہ اکیلا اور واحد ہے۔

ب ب قلت روایت راوی کی مثال: "ابوالعشراء الداری" تابعین میں ہے ہے ان ہے حماد بن سلمہ کے علاوہ تممی نے بیان نہیں کیا۔

ج- نام كى عدم صراحت كى مثال: رادى كايول كمنا جمع خردى فلان نے ياشيخ في يا سيخ في يا رجل في وغيره-

سم مجهول کی تعربیف: وه رادی جس کی ذات یا اس کی شخصیت اور وصف معلوم و معروف نه بهو-

مطلب: اس کا مطلب ہیہ ہے کہ وہ رادی جس کی ذات یا اس کی صحفیت مجبول ہو یا اس کی صحفیت معلوم ہو لیکن عدالت اور ضبط ہیں سے کوئی وصف بھی معلوم نہ ہو۔

۵- مجھول کی اقسام: یہ کہنا ہجا ہے کہ مجمول کی تین انواع د اقسام ہیں۔

ا- مجھول العين :

ا۔ تعربیف :وہ رادی جس کا نام ذکر کیا جائے لیکن اس سے روایت کرنے والا صرف ایک رادی ہو۔

۲- روایت کا تھم : اس کی روایت غیر مقبول ہے۔ ہاں اگر اس کی تویش و تعدیل بیان کی جائے تو قبول ہوگی۔ جائے تو قبول ہوگی۔

س۔ توثیق کیسی ہو: دو امور میں ہے ایک کے ساتھ توثیق و تعدیل نہ کور ہو۔ اس کی توثیق وہ راوی کرے جو اس سے روایت نہیں کرتا۔

ج یا اگر اس سے روایت کرنے والا توثیق بیان کرے تو اس شرط کے ساتھ کہ وہ جرح و تعدیل کے علما و ماہرین میں سے ہو۔

س۔ کیا اس کی حدیث کا کوئی خاص نام ہے؟ اس کی حدیث کے لیے کوئی خاص نام نہیں بلکہ یہ ضعیف کی انواع میں ہے ایک حدیث ہے۔

#### Marfat.com

### ب- مجھول الحال: اے مستور بھی کہتے ہیں۔

ا۔ تعربیف : وہ راوی جس سے بیان کرنے والے دو یا زیادہ ہوں لیکن اس کی توثیق و تعدیل بیان نہ ہو۔

۲۔ روایت کا تھم: مَر دود اور غیر مقبول ہے۔ جمہور محدثین کا منتخب شدہ تول کی ہے اور کی ہے ہے۔

۳۔ کیااس کی حدیث کا کوئی خاص نام ہے؟ اس کی حدیث کا کوئی خاص نام نہیں ہے' اس کی حدیث بھی ضعیف کی اقسام میں سے ایک ہے۔

<u>ح- مبھی : مبھی کا شار مجھول کی قسموں میں کرنا ممکن اور مناسب ہے اگرچہ علائے محدثین نے اس پر ایک خاص نام کا اطلاق کیا ہے لیکن اس کی حقیقت مجھول کی حقیقت کے مشابہ ہے۔</u>
کے مشابہ ہے۔

ا۔ تعربیف : وہ راوی جس کا نام حدیث میں واضح اور صراحت ہے بیان نہ ہو۔

۱- روایت کا تھم : غیر مقبول ہے۔ ہاں جب اس کا شاگر داس کے نام کی صراحت کرے تو مقبول ہو گی یا کسی اور سند کی وجہ ہے جس میں اس کا نام ذرکور اور واضح ہو' اس کے نام کی صراحت ہو۔ اس کی روایت کو رد کرنے اور قبول نہ کرنے کا سبب اس کی ذات و صحفیت کا مجھول ہونا ہے' کیونکہ جس رادی کا نام مہم رکھا گیا ہو اس کی ذات اور شخصیت کا مجھول ہو جاتی ہے اور پھر عدالت بالاولی مجھول ہوتی ہے لہذا اس کی روایت مقبول نہیں ہوگی۔

سا۔ اگر وہ تعدمیل و توثیق کے الفاظ سے اہمام کرے (راوی کو مہم رکھے) تو کیا اس کی روایت مقبول ہوگی؟

سے اس طرح ہے مثلاً روایت کرنے والا ہوں کے اخبرنی الثقة یا اخبرنی العدل۔

جواب- صحیح اور درست قول کے مطابق اس کی روایت بھی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ

# Marfat.com Marfat.com

بساراد قات ایک رادی اس کے نزدیک نقتہ ہو مگر دو سروں کے نزدیک ضعیف اور غیر نقتہ ہو۔

٣- كيااس كى حديث كاكوئى خاص نام ؟ إن اس كى حديث كاايك خاص نام ؟ المبهم" تو ميهم حديث كا ايك خاص نام ؟ "المبهم" تو ميهم حديث وه بوئى جس كى سنديس ايما راوى بهو جس كه نام كى تصريح نه كى سنديس ايما راوى بهو جس كه نام كى تصريح نه كى سنديس ايما راوك بهو جس كه نام كى تصريح نه كى مخلومه ميس فرمايا ب-ومبهم مافيه راولم يسم

### ٢- جھالت کے اسباب سے متعلق مشہور ترین تصانیف:

ا۔ راوی کی نعوت کے لیے کثرت الفاظ: اس بارے میں خطیب بغدادی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کانام "موضح او هام الحمع والتفریق" ہے۔

۱۔ راوی کا بہت تھوڑا روایت کرنا: اس کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی مئی ہیں جو وحدان کے نام سے موسوم ہیں یعنی الی کتابیں جو ان روات پر مشمل ہیں جن سے بیان کرنے والا راوی صرف ایک ہے۔ ان میں سے ایک امام مسلم کی تھنیف الوحدان ہے۔

سور راوی کے نام کی تصریح نہ کرنا: اس کے بارے میں مبھات نام کی کتب تھنیف کی گئی ہیں جیسے خطیب بغدادی کی "الاسماء المبھمة فی الانباء المحکمة" اور ولی الدین العراق کی "المستفاد من مبھمات المتن والاسناد" تھنیف ہے۔

#### دوپرعت"

(راوی میں طعن وعیوب کے اسباب میں سے میہ نووال سبب ہے)

#### ا۔ تعربیف :

لغوى : بير برع سے مصدر كاصيف ہے جس كے معنى بيں انشاء جيسے ابتدع ہے اليے ہى مرتوم ہے (كويا كر برعت كے لغوى معنى بين ئى چزيا نياكام)

اصطلاحی : دمین کامل و اکمل ہونے کے بعد اس میں نئی چیز پیدا کرنا اور بنانا۔ یا نبی اکرم

ما النائيا كى زندگى كے بعد خواہشات و اعمال میں (دین کے حوالے سے) نے كام جاري كرنا۔

#### ۲- اقسام : بدعت کی دو قتمیں ہیں :

ا بیر عت مکفرہ : یعنی جس کا مرتکب کافر قرار دیا جاتا ہے اس طرح کہ وہ ایبااعتقاد رکھے جو کفر کو منتلزم ہے 'اور معتمد بات بیہ ہے کہ جس بدعتی کی روایت تر دور اور غیر مقبول ہوتی ہے 'یہ وہ ہے جو دین کے بنیادی اور معروف شرائع میں سے کسی امر متواز کا انکار کرے یا اسکے مدمقابل اور بر عکس اعتقاد رکھے۔ (نحبة الفکر و نزهة النظر ص ۵۲)

ب- بدعت مفسقد : بین جس کا مرتکب فاسق و گناه گار قرار دیا جاتا ہے ' وہ رادی جس کی بدعت اصلاً گفر کا تقاضہ نہ کرتی ہو لین کفر کو متنزم نہ ہو۔

### س- بدعتی کی روابیت کا تھم :

ا اگر اس کی بدعت بدعت مکفرہ ہے تو اس کی روایت مردوو ہے اور غیر مقبول ہے۔ •

سے اگر اس کی بدعت بدعت مفسقہ ہے تو صحیح اور جمہور کے قول کے مطابق اس کی روایت دو شرطوں کے ساتھ تبول کی جائے گی 'جو بیہ ہیں :

ا وه روایت اس کی بدعت کی طرف دعوت دینے والی نه ہو۔

ا وہ الی روایت بیان ند کر رہا ہو جو اس کی بدعت کو رواج دیتی ہے۔

### الم- كيابدعتى كى حديث كاكوئى خاص نام يد؟

بدعتیٰ کی روایت کا کوئی خاص نام نہیں ہے ' بیں اس کی حدیث مَر دود کی قسموں سے ہے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔ اس کی روایت قبول صرف نہ کورہ شرائط کی موجودگی میں کی جاسکتی ہے (ورنہ مَر دود ہوگی)

#### "دسوءِ حفظ

(بير راوى مين طعن كے اسباب ميں سے دسوال سبب ہے)

ا۔ تعربیف : وہ راوی جس کی درستی والی جانب خطا والی جانب پر رائح نہ ہو۔ (بعنی وہ راوی جس سے خطا اور غلطی زیادہ ہو درست و صحیح بات بھی بھی ہو)

#### ٢- اتواع : إس كى دوقتمين ين :

ہے سوءِ حفظ حادثاتی ہو: بردھاہے کی وجہ سے یا آئھوں کی بینائی چلے جانے سے یا گئھوں کی بینائی چلے جانے سے یا گئھوں کی بینائی جل جانے کے وجہ سے او اس کانام منحتلط ہے۔

### ۳۔ اس کی روایت کا تھم:

ا۔ جو رادی پیدائش طور پر سوءِ حفظ کاشکار ہواس کی روایت خردود ہے۔
۲۔ منحتلط رادی کی روایت کے تھم میں درج ذبل تفصیل ہے۔
۸ جو اختلاط سے پہلے بیان کیا اور وہ واضح اور متاز ہے وہ مقبول ہے۔
جو اختلاط کے بعد بیان کیا وہ خردود اور غیر مقبول ہے۔
جو اختلاط کے بعد بیان کیا وہ خردود اور غیر مقبول ہے۔
ج وہ روایات جن بیں ہی فرق نہیں ہو سکا کہ وہ اختلاط سے پہلے بیان کیں یا بعد
میں ' تو ان کو قبول کرنے ہے تو تقف کیا جائے حتی کہ اخمیاز ہو جائے۔

چو تھی فصل

## مقبول اور مردود کے مابین مشترک خبر

پہلی بحث: مند الیہ کی طرف نبت کرتے ہوئے خبر کی تقتیم دو سری بحث: مقبول اور مَردود کے مابین متفرق مشترک انواع

ئىلى بحث

## مسنداليه كاظس خركي تقسيم

مند الیہ کے اعتبار سے خبر جار قسموں میں تقسیم ہوتی ہے 'جو رہ ہیں : حدیثِ قدی ' مرفوع' موقوف' مقلوع۔ اب ان انسام کی تفصیل بالتر تبیب ملاحظہ فرمائیں۔

> Marfat.com Marfat.com

### حديث قدسي

### ا۔ تعریف :

لغوی : قدی قدس کی طرف نسبت ہے بہ معنی طهر لیعنی پاک جیسا کہ قاموس میں ہے لیعنی وہ حدیث جو ذات قدسیہ جو اللہ تعالی ہے "کی طرف منسوب ہو۔ ( جلد اول میں ۲۳۸)

اصطلاحی : وہ حدیث جو نبی اکرم سائی ایس کی طرف ہے ہم تک منقول ہو اور آپ اس کی سند اللہ تعالیٰ تک بیان کریں۔

### ٢۔ حدیثِ قدی اور قرآن مجید کے درمیان فرق :

اس ضمن میں بہت ہے فرق ہیں ویادہ مشہور درج ذیل ہیں :

ا قرآن مجید کے معنی اور لفظ دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جب کہ حدیث قدی کے معنی اللہ کی جانب سے ہیں اور لفظ نبی اکرم مالیکیلم کی جانب سے ہیں۔

ج قرآن کی تلاوت بطور عبادت کی جاتی ہے جب کہ حدیث قدی کی تلاوت بطور عبادت کی جاتی ہے جب کہ حدیث قدی کی تلاوت بطور عبادت میں کی جاتی۔

ج قرآن مجید کے جُوت میں تواتر کی شرط لگائی جاتی ہے جب کہ حدیث قدی کے جوت میں تواتر کی شرط لگائی جاتی ہے جب کہ حدیث قدی کے جوت میں تواتر شرط نہیں۔

سا۔ احادیثِ قدسیہ کی تعداد : احادیث نوبہ کی کل تعداد کی نبت سے احادیثِ توبہ کی کل تعداد کی نبت سے احادیثِ تدرید کی تعداد دوسوسے زیادہ ہے۔

سم مثال : وہ حدیث جو امام مسلم نے اپی صحیح میں حفرت ابوذر اللہ سے بیان کی ہے ، وہ نبی اکرم سی کی اور آپاللہ تعالی ہے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا : (ریّا عِبَادی اِنِّی حَرَمْتُ الطَّلْمَ عَلَی نَفْسِی وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تُظَالِمُوْلَ)) (صحیح مسلم شرح نووی ج ۱۱ ص ۱۳۱۱)

۵۔ بیان کرتے کے الفاظ: حدیث قدی کے رادی کے لیے دو طرح کے الفاظ بین ان میں سے جس سے وہ چاہے روایت کرسکتاہے۔ وہ بید بین:

(قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فِيْمَا يَرُوِيْهِ عَنْ رَّبِهِ عَزَّوَ جَلَّ.))
 ترجمه رسول الله طَنْ إِلَيْ الله عليه وسلم فِيْمَا يَرُويْهِ عَنْ رَّبِهِ عَزَّو جَلَّ.)
 (قَالَ الله تَعَالَى فِيْمَا رَوَاهُ عَنْهُ رَسُولُهُ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.))
 الله تعالى نے فرمایا ہے اس کے رسول نے بیان کیا ہے۔

#### ٢- مشهور ترين تصانيف:

"الا تىحافات السنيه بالاحاديث القدسيه" بيه عبدالرؤف منادى كى تصنيف ہے۔ اس میں ۲۷۲ حدیثیں جمع كى ہیں۔

### دومرفوع،

#### ا۔ تعریف

لغوی : رفع نعل ہے اسم مفعول کاصیغہ ہے جو کہ وضع کی ضد ہے۔ اس حدیث کا نام مرفوع اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کی نسبت بلند و رفیع مقام والے کی طرف ہوتی ہے جو کہ نبی اکرم سٹھیل ہیں۔

اصطلاحی : وہ قول منعل تقریر یا صفت جو نبی اکرم ماڑیئیا کی طرف منسوب ہو اور اس کی اضافت آپ کی طرف ہو۔

٧- تعربیف کی تشریخ : یعنی وہ چیز جو نبی اکرم ساڑی کی طرف منسوب ہو یا اس کی نسبت آپ کی طرف کی تشریخ و اوہ وہ چیز قول یا بات ہو یا فعل یا تقریر و سکوت ہو یا کوئی صفت و خوبی ہو اس لحاظ سے کہ وہ اضافت کرنے والا خواہ صحابی ہو یا اس سے کم درج کا ہو۔ اس کی سند مصل ہو یا منقطع ہو۔ گویا کہ مرفوع میں موصول ' مرسل ' متصل اور منقطع سب شامل ہیں۔ اس کی حقیقت میں مشہور ہی بات ہے۔ اگر چہ اس کی تعربیف اور حقیقت کے بارے میں اور بہت سے اقوال ہیں۔

۳- انواع: مرفوع کی تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ اس کی چار قسمیں ہیں: (1) مرفوع تولی (ب) مرفوع فعلی (ج) مرفوع تقریری (د) مرفوع وصفی

#### س- مثالیں:

ا- مرفوع قولى كى مثال: محالى يا غير محالى كه كه آنخضرت ما الله عن يون فرايا قال رَسُولُ الله صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا-

ب- مرفوع فعلی کی مثال: صحابی یا کوئی اور کھے کہ نبی اکرم مٹھیئے نے یوں کیا۔

ج۔ مرفوع تقریری کی مثال: محالی یا غیر صحابی کے کہ نبی اکرم ماڑی کے موجودگی میں یوں کیا گیا اور آپ ماڑی کے سے اس کا انکار منقول نہ ہو۔

د- مرفوع وصفی کی مثال: صحابی یا غیر صحابی یوں کے کہ رسول الله مان کی الوگوں میں سے سب سے زیادہ ایتھے اخلاق والے تھے۔

### ودموقوف»

### ا\_ تعريف :

لغوى : وتف سے اسم مفعول كا صيغه ہے۔ كويا كه راوى حديث كى كر صحابى بر تھرجاتا ہے اور وہيں توتف كرتا ہے، باتى سلسله اسناد كو نہيں چلاتا۔

اصطلاحی : وه قول و نعل یا سکوت جس کی اضافت صحابی کی طرف مو-

۲- تعربیف کی تشریخ : وہ چیز جو کہ منسوب یا مضاف ہو ایک محابی کی طرف یا محابہ کی ایک محابی کی طرف یا محابہ کی ایک جیاعت کی طرف ہو اور بیہ کی ایک جیاعت کی طرف برابر ہے کہ منسوب ایسم چیز قول ہو یا نعل یا سکوت ہو اور بیہ بھی برابر ہے کہ منصل ہو یا منقطع ہو۔

### سو۔ مثالیں:

ا۔ موقوف قولی کی مثال: رادی کابی قول ہے کہ حضرت علی بھاتھ بن ابی طالب نے فرایا (دَحَدِثُوْ النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يُکَدِّبَ اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ.)) فرایا (دَحَدِثُوْ النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يُکَدِّبَ اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ.))
"لوگوں کو وہ چیز بیان کرو جے وہ سمجھ سکیں کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے

#### Marfat.com

رسول ما النائيام كو جھٹلاما جائے۔" (بخارى)

ب- موقوف فعلى كى مثال: امام بخارى رائير كاقول" أمَّ إِبْنُ عَبَّاسٍ وَهُو مُتَيَمَّمٌ" كد "عبرالله بن عباس وَهُو مُتَيَمَّم كى حالت بين امامت كرائى-" (بخارى كتاب التيمم)

ج- موقوفِ تقريرى كى مثال : مثال كے طور پر كوئى تابعى يوں كے : "فَعَلْتُ كَذَا اَمَامُ اَحَدِ الصَّحَابَةِ وَلَم يُنْكِرُ عَلَيَّ"

"میں نے ایک صحافی کے سامنے یوں کیا اور انہوں نے میری تکیر نہیں گی۔"

اور کی اور کی اور استعمال : اسم موقوف کو صحابہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے منقول خبر پر بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن ساتھ قیدلگائی جاتی ہے مثلاً کہا جائے "هَرْفُ سے منقول خبر پر بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن ساتھ قیدلگائی جاتی ہے مثلاً کہا جائے "هَرْفُ دَخُو ذَلِكَ "۔ "هَذَا حَدِیْتُ وَقَفَه فُلاَنْ عَلَى الزَّهْرِی اَوْ عَلَى عَطَاءٍ اَوْ نَدْخُو ذَلِكَ "۔

"اس صدیث کو فلال نے زہری پر یا عطاء بن ابی رباح پر موقوف بیان کیا ہے۔" (زہری اور عطا دونوں تابعین میں سے ہیں)

### ۵۔ خراسان کے فقہاکی اصطلاح:

خراسان کے فقہا مرفوع کا نام خبر' موقوف کا نام اثر رکھتے ہیں۔ جب کہ محدثین کرام ان میں سے ہرایک کا نام اثر رکھتے ہیں اگرت الشئی سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں میں نے اسے روایت کیا اور بیان کیا ہے۔

- فروعات جو حكماً مرفوع سے تعلق رکھتی ہیں : چند صور تیں ہیں جو الفاظ اور شکل میں موتوف نظر آتی ہیں لیکن دُور اندلیش اور باریک بین جب ان کی حقیقت کو دیکھتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ بیہ مرفوع حدیث کے معنی میں ہے۔ اس لیے علمانے ان پر مرفوع حدیث کے معنی میں ہے۔ اس لیے علمانے ان پر مرفوع حکماً کے نام کا اطلاق کیا ہے لیعنی وہ لفظ موقوف ہیں گر حکماً مرفوع ہیں۔

### اس کی صورتوں میں سے:

ا- اليها محاني جو ابل كتاب سے روايت نهيں ليتا وہ اليي بات بيان كرے جس ميں اجتماد و

رائے کی مخبائش اور اس کا دخل نہ ہو اور نہ وہ لغت یا غربیب الفاظ کی تشریح ہے متعلق ہو تو اس کا بہ قول مرفوع ہے 'جیسے مثال کے طور پر :

ا گذشتہ اُمور کے بارے میں خریں دینا' مُنلوق کی پیدائش کی خریں وغیرہ۔

۲ آنے والے اُمور سے متعلق خبریں دینا جیسے لڑائیاں اور نفتنے ہیں یا قیامت کے حالات وغیرہ کا بیان کرنا۔

" ان اعمال کی خریں دے جن کے کرنے پر خاص تواب حاصل ہوتا ہو یا خاص عقاب و سزا کی وعید ہو جیسے وہ کے (من فعل کذا فله کذا) جس نے فلال کام کیا اس کے لیے اتنا تواب ہے۔

ب۔ یا سحالی ایسا کام کرے جس میں اجتماد و رائے کی مختباتش ند ہو جیسے حضرت علی بڑائے کا نماز کسوف کو ہر رکعت میں دو سے زیادہ رکوع کرکے ادا کرنا۔

ج ۔ یا صحابی خبر دے کہ وہ فلاں بات کہتے یا فلاں کام کرتے ہتھے یا فلاں چیز میں وہ کوئی حرج محسوس نہیں کرتے ہتھے۔

ا اب اگر وہ اس چیز کو نبی اکرم مٹھ آئیا کے زمانے کی طرف منسوب کرتا ہے تو صحیح قول کے مطابق وہ مرفوع ہے جیسے حضرت جابر پڑٹ ٹر فرماتے ہیں:

((کُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) (بخاری ومسلم)

ہم "نی اکرم اللہ کے زمانے میں عزل کرتے تھے۔"

اگر وہ اے نبی اکرم ماڑی کے زمانے کی طرف منسوب نہیں کرتا تو وہ جمہور محد ثین کے نزدیک مو قوف ہے۔ جیسے حضرت جابر بڑاٹھ کا کمنا ((کُنَّا إِذَا صَعَدْنَا کَبَّرِنَا وَ إِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.)) (بخاری)

"جم جب بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کتے اور جب نشیب میں اُتریتے تو سمان اللہ کتے تھے۔"

ر- يا صحابي به كه جميس به كام كرف كا تعلم ديا كيايا قلال كام سے منع كيا كيايا فلال كام منت سے ہے۔ جيسے ايك صحابي (مصرت انس ين ش كا فرمان ہے كه ((أُمِرَ بِالأَلُّ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُؤْتَرَ الْإِقَامَةَ.))

# Marfat.com Marfat.com

'' دعفرت بلال بناتی کو تنکم دیا گیا که وه اذان کے کلمات دو ہرے کہیں اور تکبیر نے کلمات ایک ایک وفعہ کہیں۔'' (بخاری ومسلم)

یا أمِ عطیہ رشی آن کا فرمان ہے ((نُهِیْنَا عَن اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعُزَمُ عَلَیْنَا.)) (بخاری ومسلم)

ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے ہے منع کیا گیا ہے گر تاکیداً نہیں کہا گیا بعن لازم نہیں کیا گیا۔ یا ابو قلابہ کا قول ہے حضرت انس پڑاٹھ سے بیان کرتے ہیں: ((مِنَ السُّنَةِ إِذَا تَزَوَّجَ البِحُرَ عَلَى التَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا.)) (بخاری دمسلم) "سنت یہ ہے کہ جب آدی چیب پر کنواری سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن مصرے گا۔"

ھ۔ راوی حدیث کے بیان میں صحابی کا ذکر کر کے ان چار کلمات میں سے کوئی کلمہ ذکر کرتا ہے۔ یَرْفَعُهُ 'یَنْمِیْهِ 'یَبْلُغُ بِهِ 'رِوَایَةً جیسے اعرج کی حدیث حضرت ابو ہریرہ بھاتھ سے مردی ہے کہ ((تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا صِغَارُ الْاَغْینِ.)) (بخاری)
دیم چھوٹی آنھوں والی قوم سے لڑائی کرو گے۔ "

و۔ یا صحابی ایس تفیر کرتا ہے جس کا آیت کے سبب زول کے ساتھ تعلق ہو جسے حضرت جابر دولت کا فرمان ہے: ((کَانَتُ اَلْیَهُوْدُ وَ تَقُولُ مَنْ اَتَٰی اِمْرَاتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِی قَبُلِهَا جَاءَ الوَلْدُ اَحَولَ فَانَزلَ اللّهُ تعالٰی ﴿ نِسَاؤُکُم حَوْثُ لَکُمْ ﴿ ،) (الآیه) تَبُلِهَا جَاءَ الوَلْدُ اَحَولَ فَانَزلَ اللّهُ تعالٰی ﴿ نِسَاؤُکُم حَوْثُ لَکُمْ ﴿ ،) (الآیه) ترجمہ : یمودی کما کرتے ہے کہ جو اپنی یوی سے چھے کی جانب سے قبل میں دخول کرتا ہو تھے بھی ایت نازل کر دی۔ عورتیں تماری کھیتیاں ہیں جیسے چاہو اپنی کھیتیوں کو آؤ۔ (رواہ مسلم)

### کیا مو قوف سے جمت لی جائے گی:

جیہا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ موقوف روایت بھی صحیح ہوتی ہے 'بھی حسن اور بھی ضعیف ہوتی ہے 'بھی حسن اور بھی ضعیف ہوتی ہے 'لیکن اگر وہ صحیح ٹابت ہو جائے تو کیا اس سے جمت پکڑی جائے گا۔ جواب : موتوف میں اصل ہے ہے کہ اس سے جمت نہ لی جائے کیونکہ وہ صحابہ کرام کے

اقوال و افعال ہیں لیکن اگر وہ صحیح ثابت ہول تو بعض ضعیف اعادیث کو قوی بناتے ہیں جیسا کہ مرسل میں بیان ہوا ہے کو تکہ صحابہ کی اصل عالت کی ہے کہ وہ سنت کے ساتھ عمل کرتے تھے۔ یہ اس وقت ہے جب قول صحابی مرفوع کے تھم میں نہ ہو لیکن جب موقوف مرفوع کے تھم میں نہ ہو لیکن جب موقوف مرفوع کے تھم میں ہو تو وہ مرفوع کی طرح ججت اور دلیل قطعی ہے۔

### ددمقطوع؟؟

### ا- تعريف :

لغوی : بیہ قطع ہے اسم مفعول کاصیغہ ہے قطع وصل کی ضد ہے۔ منابعہ منابعہ

اصطلاحی : وہ قول یا فعل جو تابعتی یا اس سے نیچے طبقے والے (تبع تابعتی وغیرہ) کی طرف منسوب ہو۔

الله المراف كي شرح: وه قول يا فعل جو نسبت كيا كيا هو يا اس كى سند بيان كى على هو تابعى يا تبع تابعى يا تبعى يا كسى تبجلي طبقے كے راوى كى طرف مقطوع منقطع كا فير ب كيونكه مقطوع متن كى صفات بيس سے ب يعنى مقطوع متن كى صفات بيس سے ب يعنى مقطوع صديث تابعى يا ينج والے كاكلام ہوتا ہے۔ بهى اس تابعى تك اس كى سند مقصل ہوتى ہے جب كہ منقطع كے معنى بيس كه اس حديث كى سند مقصل نہيں ہے قواس كامتن سے جب بہ كہ منقطع كے معنى بيس كه اس حديث كى سند مقصل نہيں ہے قواس كامتن سے كوئى تعلق نہيں۔

### سـ مثاليس:

(۱) مقطوع قولی کی مثال : بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے سے متعلق حس بھری کا فرمان (صل و علیه بدعته) تم اس کے پیچھے نماز پڑھ لو' اس کی بدعت کا وبال اس پر ہوگا۔ (بخاری)

(ب) مقطوع فعلى كى مثال: ايراتيم بن مُحدّ بن المنتشر كافران ب: ((كَانَ مَسْرُوْقٌ يُرْخِى السِّتُرَبَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهِ وَيُقْبَلُ عَلَى صَلاَتِهِ وَيُخَلِّيْهِمْ وَ دُنْيَاهُمْ))

#### Marfat.com

ترجمہ : مسروق رمایٹیے این اور گھروالوں کے در میان پروہ لٹکا دیتے تھے اور اپنی نماز کی طرف متوجه ہوتے اور گھروالوں اور دُنیا کو چھوڑ دیتے تھے۔ (علیۃ الادلیاء ج ۲ ص ۹۲)

٧- مقطوع سے جحت بکرنے کا حکم: مقلوع روایت سے احکام شرعیہ میں سے سن بھی علم کے لیے جمت نہیں لی جاستی اگرچہ اس کی سند درست ہو کیونکہ ہیہ ایک مسلمان کا قول ہے یا فعل ہے لیکن اگر وہاں کوئی ایسا قریبنہ موجود ہو جو اس کے مرتوع ہونے پر ولالت کرے جیسے تابعی کے ذکر کے وفت رادی بیں کیے <sup>،</sup> ی<sub>ر</sub> فعہ تو اس وفت اس کا تھم مرفوع مرسل کا ہوگا۔

 ۵- مقطوع کا منقطع پر اطلاق کرنا : بعض محدثین لفظ مقطوع بول کر منقطع نمراد لیتے ہیں مثلاً امام شافعی اور طبرانی- ان کے نزدیک منقطع سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند منصل نه ہو۔ اور بیہ غیرمشہور اصطلاح ہے۔

امام شافعی کی جانب سے تو میر عذر پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اس اصطلاح کے مقرر ہونے سے پہلے اس کا استعمال کیا تھا لیکن طبرانی نے اس کا استعمال عام اصطلاح سے ہث کر کیا ہے (اور تکلف سے جواز کا پہلو نکالا ہے)

### ۲- موقوف اور مقطوع کے مقامات:

ا مصنف ابن الی شید-حصنف عبد الرزاق -حسنف عبد الرزاق -حسن جریر ابن الی حاتم اور ابن المنذر کی تفییری -

#### . دو سری بحث

### مقبول اور مردود کے درمیان دوسری مشترک انواع

#### مسثار

### ا۔ تعربیف :

لغوی: بر اسند سے اسم مفعول کا صیغہ ہے لین اس نے اسے منسوب کیا اور اس کی اضافت کی-

اصطلاحی: وہ حدیث جس کی سند نبی اکرم سڑائیا تک مرفوع منصل ہو۔ (بیدوہ تعریف ہے جس کا امام حاکم نے قطعی فیصلہ دیا ہے اور ابن حجرنے نہذہ الفکر میں اس کو ہالجزم بیان کیا ہے۔ اس ہارے میں اور بھی تعریفیں موجود ہیں)

ا مثال : وه عدیث جو امام بخاری نے بیان کی ہے قربایا: ((حدثنا عبدالله بن بوسف عن مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة رضى الله عنه قالَ إنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَّاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلُهُ سَبْعًا،) (بخاری)

لینی فرمایا جب کمآتم میں ہے کسی کے برتن ہے لی جائے تو اے سات مرتبہ وحوئے۔ اس کی سند اول تا آخر منصل ہے اور نبی اکرم سٹی کیا تک مرفوع بھی ہے۔

### متضل

### ا۔ تعریف :

لغوی : اتصل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور میہ انقطع کی ضد ہے۔ اس کو موصول بھی سمتے ہیں۔

اصطلاحی : وه مرفوع یا موقوف حدیث جس کی سند متصل ہو۔

#### ۲\_ مثال:

مرفوع متصل كي مثال: ((مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبدالله عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كذا.))

> موقوف منصل کی مثال : مالك عن نافع عن ابن عمر انه قال كذا سو۔ كيا تابعى كے قول كانام منصل ركھا جاسكتا ہے؟

حافظ عراتی فرماتے ہیں کہ تابعین کے اقوال جب ان کی اسناد متصل ہوں تو انہیں مطلقا متصل کا نام نہیں دیا جاسکتا ہاں قید کے ساتھ جائز ہے جو کہ علما کی کلام میں موجود ہے جیسے ان کا کمنا ہے کہ بیر روایت سعید بن مسیب تک متصل ہے یا بیر إمام فرجی تک بیا بیر امام مالک وغیرہ تک متصل ہے' اس میں نکتہ اور باریک فرق بیر ہے کہ ان کا نام مقاطیح رکھا جاتا ہے اور ان پر متصل کا عام اطلاق کرنا ایسے ہے جیسے ایک چیز کے لغوی اعتبار سے دو متضاد وصف بیان کے جائیں۔

### زياداتِ ثقات

ا۔ زیاداتِ نقات کامفہوم: زیادات جمع ہے زیادہ کی اور نقات جمع ہے نقہ کی اور نقات جمع ہے نقہ کی اور نقتہ ہے مراد عادل اور ضابط ہے۔ نقہ کی زیادتی سے مراد کسی نقه راوی کی روایت میں موجود وہ زائد الفاظ ہیں جو دو مرے نقات نے اس حدیث میں بیان نہیں کیے۔

۲- زیادتی کا اہتمام کرنے والوں میں سے مشہور ترین: بعض احادیث میں بعض نقد رادبوں سے طابت ان زیادات نے علما کی نظروں کو متوجہ کیا تو انہوں نے ان کی تحقیق کی انہیں جمع کرنے کا اور ان کی معرفت کا اہتمام کیا 'اس بارے میں مشہور ترین ائمہ ہیہ ہیں:

(۱) ابو بکر عبد الله بن مُحمّه بن زیاد نبیشا بوری۔ (۲) ابو تعیم جرجانی (۳) ابوالولید حسان بن مُحمّه قرشی۔

### ۳- ان کا محل و قوع :

ا- متن میں :متن میں ایک کلمہ یا جملہ کی زیادتی ہوتی ہے۔

۲- اسناد میں : مو توف کو مرفوع بیان کرتا یا مرسل کو موصول بیان کرنا۔

ہم۔ متن میں زیادتی کا تھم : متن میں زیادتی کے تھم کے بارے میں علانے اختلاف کیاہے' ان کے اس بارے میں کئی قول ہیں :

1 بعض نے مطلقاً اس زیادتی کو تبول کیا ہے۔

ج بعض نے مطلقا اے روکیا ہے۔

ج بعض نے اس راوی صدیث سے زیادتی کو رو کر دیا جس نے اس زیادتی کو پہلے پہل ذکر کیا اور دو مرے راویوں سے اسے قبول کیا ہے۔

(علوم الحديث ص 22° الكفايي ص ٢٢٣)

ابن العلاح نے زیادتی کو قبول و رو کے اعتبارے تین قسموں میں تقلیم کیا ہے۔ یہ بہت اچھی تقلیم ہے۔ امام نودی وغیرہ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ وہ تقلیم ہیہ ہے:

ایس ایس زیادتی جس میں ثقات یا او ثق کی روایات کی نفی اور مخالفت نہ ہو' اس کا تھم

قبول کا ہے کیونکہ یہ ایک حدیث کی طرح ہے جے ایک ثقہ راوی نے بیان
کیا ہے۔

ج الی زیادتی جو تقدیا او تق کی روایت کے منافی اور مخالف ہے' اس کا تھم مردود ہے جیسا کہ شاذمیں گذر چکا ہے۔

ج الی زیادتی جس میں شات یا او تن کی روایات ہے مخالفت اور نفی کی ایک نوع

موجود ہے۔ بیہ مخالفت اور منافی زیادتی دو اُمور میں منحصر ہے۔ ا۔ مطلق کو مقید کرنا۔ سام کو خاص کرنا۔

اس فتم کے تھم سے ابن الصلاح خاموش رہے ہیں اور امام نووی فرماتے ہیں صحیح سے ہے کہ زیادتی کی بیہ فتم بھی مقبول ہے۔ (التقریب مع التدریب ج اص ۲۴۷)

### ۵۔ متن میں زیادتی کی مثالیں :

ا۔ وہ زیادتی جس میں مخالفت اور تفی نہیں ہے: وہ حدیث جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے علی بن مسمر کے طریق ہے 'وہ اعمش ہے 'وہ ابو رزین اور ابو صالح ہے ' وہ ابو ہررہ برا ہو اس کلمہ کی زیادتی کے ساتھ "فلیر قه" ولوغ الکلب کی حدیث میں۔ اعمش کے تمام شاگر د اس زیادتی کو ذکر نہیں کرتے بلکہ وہ اس طرح بیان کرتے ہیں "اذا ولغ الکلب فی اناء احد کم فلیغسله سبع مرار" تو یہ زیادتی ایک مستقل حدیث اور خبر کی طرح ہے جے اکیلے علی بن مسمریان کرتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں تو یہ زیادتی مقبول

ب- خالفت اور منافی والی زیادتی: "یوم عرفه" لفظ کی زیادتی جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے ((یَوْمَ عَرَفَةَ وَ یَوْمَ النَّحْرِ وَ ایَّامَ التَّشْرِیْقِ عِیْدُنَا اَهْلَ الاِسْلاَمْ وَهِی اَیَّامُ الکَیْ وَشُرْبِ،) بی حدیث ایخ تمام طرق میں یوم عرفه کی زیادتی کے بغیر بیان ہوئی ہے صرف اس زیادتی کو موئی بن علی نے بیان کیا ہے۔ ((مُوْسَی بِنْ عَلٰی بِنْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَن عُقْبَةَ بِنَ عَامِرٍ،)) اس حدیث کو امام ترقدی ابوداؤد وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ (یہ ابوداؤد وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ (یہ زیادتی چونکه ثقات کی مخالفت میں ہے اس لیے مغول نہیں)

ج- وہ زیادتی جس میں خالفت اور نفی کی ایک نوع موجود ہے : وہ حدیث ہے امام مسلم نے بیان کیا ہے (اَبُوْمَ اللهُ الاَشَجِعي عَنْ رِبْعِي عَنْ حُذَيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (---- وَجُعِلَتْ لَنَا ٱلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ لَنَا ٱلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ لَنَا ٱلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ لَنَا ٱلْاَرْضُ تُرْبَتُهَا كَى جو زیادتی ہے 'اسے صرف مالک انجی نے بیان تُربِتُهَا كی جو زیادتی ہے 'اسے صرف مالک انجی نے بیان کیا ہے جب کہ دیگر نے بیان نہیں کیا 'باقی یوں کرتے ہیں ((وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُورًا.)) (صح مسلم شرح نودی ج ۵ ص ۳)

۲- سند میں زیادتی کا تھم: یماں پر اسناد میں زیادتی دو بنیادی مسئلوں پر موتوف
 جن کا و توع اکثر ہوتا ہے۔

ا وصل کا ارسال کے ساتھ تعارض (اکثر راویوں نے ایک مدیث کو مرسل بیان کیا ہو تا ہے جب کہ ایک اے موصول بیان کرتا ہے)

۲ مرنوع کا موقوف کے متعارض ہونا۔ (تمام راوی موقوف بیان کریں جب کہ ایک رادی اے مرفوع بیان کرے)

اسناد میں زیادتی کی باتی جتنی صورتیں ہیں ان کے لیے علانے الگ الگ مستقل بحثیں کی ہیں اور کتابیں لکھی ہیں جیسے المئزیڈ فی مُتَصِلُ الاَسَانِیْد۔

ندكوره زيادتي كے قبول اور روكرتے ميں علماتے چار اقوال پر اختلاف كيا ہے۔

ا تحکم اور فیملہ اس کے حق میں ہے جو اسے موصول یا مرفوع بیان کرتا ہے لینی زیادتی مقبول ہے ہے جمہور فقہاء اور اصولیوں کا قول ہے (خطیب بغدادی نے اکفایہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے)

ہے تھم اس کے حق میں ہے جو اسے مرسل یا موقوف بیان کرتا ہے لیعنی زیادتی مردود ہے۔ یہ اکثر محدثین کا قول ہے۔

ج نیملہ اکثریت کے حق میں ہوگا۔ یہ بعض محد ثبین کا قول ہے۔

و نیملہ زیارہ حافظ اور ضابط راوی کے حق میں ہوگا۔ بیہ بھی بعض محد قین کا قول

مثال: ((لأنكَاحَ إلا بولي)) والى عديث اس عديث كوبونس بن الى اسحاق سبيعى اور اس كے بينے امرائيل أور قيس بن رئيج نے ابو اسحاق سے مند مقل بيان كيا ہے در اس كے بينے امرائيل أور قيس بن رئيج نے ابو اسحاق سے مند مقل بيان كيا ہے جب كہ مفيان ثورى اور شعبہ بن تجاج نے اسے ابواسحاق سے مرسل بيان كيا ہے۔

### اعتبار منابع شاهد

### ا-اعتبار:

لغوی تعربیف: اِعَتَبَر سے مصدر ہے اعتبار کے معنی ہیں تھی اُمور اور اشیا میں غور کرنا تاکہ ان کی جنس کی دو سری چیزیں معلوم کی جائیں۔

اصطلاحی تعربیف : منفرد راوی کی حدیث کے طرق اور اس کی سندوں کی شخفین و تفتیش اور خلاش تاکہ معلوم ہو کہ اس روایت میں کوئی اور بھی شریک ہے یا نہیں۔

ب- متابع: اے تابع بھی کما جاتا ہے۔

لغوی تعربیف : تابع نے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں وافق کہ اس کی موافقت کی اور شریک ہوا۔

اصطلاحی تعربیف : غریب اور منفرد حدیث کے رادی لفظ اور معنی میں یا صرف معنی میں دو مرب معنی میں دو مرب معنی میں دو مرب کے متابع کہتے دو مرب کی موافقت اور مشار کت کریں جب کہ صحابی ایک ہو (تو اسے متابع کہتے ہیں)

#### ج-شاهد:

لغوی تعربیف : شحادۃ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا شاحد اس لیے نام دیا گیا ہے کہ وہ اس حدیث کی اصل کی گواہی دیتا ہے اور اسے محفوظ اور قوی کرتا ہے جس طرح کہ گواہ مدعی کی بات کو قوی کرتا اور اس کاسمارا بنتا ہے۔

اصطلاحی تعربیف :غریب اور منفرد حدیث کے رادی کی لفظ اور معنی میں یا صرف معنی میں دو سرے رادی موافقت اور مشارکت کریں بشر طبیکہ صحابی مختلف ہو (اے شاہد کہتے بیں)

الم تفتیش کا طریقه 'اعتبار کی قشمیں نہیں: بہااہ قات کوئی مخض وہم کر سکتا ہے کہ اعتبار تابع اور شامد کی قسیم ہے 'لیکن معالمہ اس طرح نہیں بلکہ اعتبار تابع اور شامد کی قسیم ہے 'لیکن معالمہ اس طرح نہیں بلکہ اعتبار تابع اور شامد کی بینچنے کی کیفیت اور حالت کو کہتے ہیں۔ بینی تابع اور شامد کے متعلق بحث اور تحقیق و تفتیش کا طریقه 'اعتبار ہے۔

سا۔ تابع اور شاہد کے لیے ایک اور اصطلاح: تابع اور شاہد کی محد شتہ تعریف اکثر علما کی اور شاہد کی محد شتہ تعریف اکثر علما کی اور مشہور تعریف ہے ان کی پھھ اور تعریفیں بھی کی مجی ہیں ،جو میہ ہیں

ا۔ تالع : بید کہ غریب حدیث کے رادیوں کو جب لفظی مشار کت حاصل ہو خواہ محالی ایک ہویا مختلف۔

ب۔ شاھد: غریب حدیث کے راوبوں کو معنوی مشارکت حاصل ہو خواہ محانی ایک ہو

یا مختلف ہوں۔ بہا او قات ان میں ہے ایک کا دو سمری پر اطلاق کرتے ہیں اس طرح شاھد

کا اطلاق تابع پر اور تابع کا اطلاق شاھد پر کیا جاتا ہے اور معالمہ وسیع اور سحل ہے جیسا

کہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کیونکہ ان دونوں سے مقصود ایک ہی بات ہے کہ حدیث کی
دو سری روایات پر اطلاع پاکر اور خبردے کراسے قوت پھپانا ہے۔ (شرح نوب ص ۲۸)

#### هم۔ متابعت:

لغوی تعربیف : تابع جو وافق کے معنی میں ہے اس کا مصدر ہے۔ متابعت سے مراو موافقت ہے۔

اصطلاحی تعربیف : روایت حدیث میں کوئی اور اس کی (راوی کی) مشارکت و موافقت کرے۔

> ا قسام : متابعت کی دو انواع ہیں۔ ا۔ تامہ ۲۔ قاصرہ ا۔ متابعت تامہ : جب رادی کو موافقت و مشارکت آغاز سند سے ہو۔

٧\_ متابعت قاصره : جب راوي كو مشاركت ورميان سند \_ عاصل مو-

د مثالیں: ایک مثال بیان کرتا ہوں جو حافظ این تجرنے بیان کی ہے جس میں

#### Marfat.com

متابعت تامد اور قاصرہ اور شاعد موجود ہے وہ بیہ ہے

وه صديث جي المام ثافعي في الى كتاب الام من ذكر كيا ب ((عن مالك عن عبدالله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قَالَ الشَّهُر تِسْعُ وَعِشْرُوْنَ فَلاَ تَصُوْمُوْا حَتَّى تَرَوُا الهِلاَلَ وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوهُ الهِلاَلَ وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوهُ فَإِن غُمَّ عَلَيْكُم فَاكُمِلُوا العِلَّةُ ثَلاَثِيْنَ.)) (شرح نحبة ص٣٥)

اس حدیث کے متعلق ایک گروہ کا خیال ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ اسے بیان کرنے میں الم شافعی متفرد ہیں۔ انہوں نے اسے غرائب شافعی میں شار کیا ہے کیونکہ امام مالک کے دو سمرے شاگردوں نے بیہ حدیث اس سند سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے۔ "فان غیم علیکم فاقدروا له" لیکن اعتبار (بحث و تفتیش) کے بعد ہم نے امام شافعی کے لیے متابعت تامہ اور متابعت قاصرہ اور ایک شامہ پایا ہے۔

ا۔ متابعت تامم : جے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ عن عبداللہ بن مسلمة القعنبی عن مالك اپی سند ہے اس میں ہے ((فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَا كَمِلُوْا العِدَّةَ ثَلَایْنِیْنَ.))

ب- متابعت قاصرہ: جے ابن فزیمہ نے عاصم بن مُحدّ کے طریق سے بیان کیا ہے عاصم بن مُحدّ کے طریق سے بیان کیا ہے عاصم بن محمد عن ابیه محمد بن زید عن جدہ عبداللہ بن عمر اس لفظ سے ((فَکَمِّلُوْا ثَلَاثِیْنَ.))

ن- شاهد: جے امام نسائی نے محدین حنین ہے 'انہوں نے ابن عباس بی نی اسے اور دہ نی اکرم ملی کی نی اسے اور دہ نی اکرم ملی کی نے بی کرتے ہیں۔ فرمایا 'اور اس میں ((فَانْ عَدُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَا ثِيْنَ))

#### Marfat.com Marfat.com

دو سرأ باب

## راوی برجرح و تعدیل اور اسکی صفات کابیان

بہلی بحث : رادی اور اس کے مقبول ہونے کی شرائط روسری بحث: جرح و تعدیل کی کتابوں سے متعلق عام خاکہ۔ تبسری بحث : جرح و تعدیل کے مراتب

میلی بحث

## راوی اور اس کے مقبول ہونے کی شرائط

صدیث چونکہ می اکرم مافیدا سے منقول ہو کر ہم تک راوبوں کے واسطے سے پہنچی ہے اس کیے حدیث کی صحت اور عدم صحت کی پیجان کے لیے سب سے پہلا نشانہ اور ہدف میں رادی ہوتے ہیں ای لیے علاے حدیث نے راوبوں کے بارے میں اہتمام کیا اور ان کی روایات قبول کرنے کے لیے ایسی دقیق اور پخته شرطیس مقرر کی ہیں جو ان کی دور اندیشی اور ان کی سوچ کے درست ہونے کی دلیل ہیں اور ان کے طریقے اور اسلوب کی عمر گی بر دال ہیں۔

وہ شرطیں جو انہوں نے راوی میں لگائی ہیں یا وہ شرطیں جو انہوں نے حدیث اور اخبار کے تبول کرنے کے لیے مقرر کی ہیں ان تک کوئی امت بھی نہ پہنچ سکی حتی کہ اس زمانے کے لوگ بھی جسے لوگ باریک بنی کا زمانہ کہتے ہیں ' انہوں نے بھی اخبار و واقعات کے ناقلین میں ان شروط کا الترام شمیں کیا جو علاے اصول جدیث نے راوی میں شروط مقرر کی ہیں بلکہ اس ہے کم بھی نہیں اپس بہت می الی خبریں جنہیں سرکاری خبر رسال

Marfat.com Marfat.com ا یجنسیال نقل کرتی ہیں اور ان کی اشاعت کرتی ہیں لیکن ان کی توثیق نہیں کی جاتی اور نہ
ان کی سچائی کی طرف میلان ہو تا ہے ' یہ اس لیے ہے کہ ان کے رادی مجھول ہوتے ہیں خبروں کی آفت اور ان کا فساد پذیر ہونا اور ردی قرار پانا ان کے رادیوں کی وجہ سے ہو تا ہے۔ اکثر طور پر تھوڑے ہی عرصے بعد ان خبروں کی عدم صحت اور ضعف کا اظمار ہو جاتا ہے۔

#### ۲- راوی کو قبول کرنے کی شرطیں:

حدیث اور فقہ کے جمہور علما کا اتفاق ہے کہ راوی میں جو شرطیں لگائی جاتی ہیں وہ بنیادی طور پر دو شرطیس ہیں

ا۔ عدالت : اس سے مراد بیر ہے کہ راوی مسلمان ہو الغ ہو عاقل ہو افس کے اسپاب سے سلامت ہو اور انسانیت کش عادتوں سے سلامت ہو۔

، ب- ضبط: اس سے وہ بیہ مُراد لیتے ہیں کہ راوی ثقات کی مخالفت نہ کرتا ہو۔ نہ برے صبط والا ہو۔ نہ برے صافظے والا ہو۔ زیادہ غلطیاں کرنے والا نہ ہو اور غفلت برشنے والا نہ ہو اور زیادہ وہم کرنے والا نہ ہو۔

### ال- عدالت كس طرح ثابت موتى ہے:

عدالت دو أمور میں سے ایک کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔

ا عدالت بیان کرنے والے اس پر نص بیان کریں اور اس کی صراحت کریں لیعنی تمام علماے تعدیل یا ان میں سے ایک اس کی صراحت کرے۔

جہ مشہور اور منظر عام پر آنے کی وجہ ہے۔ اس طرح کہ اهل علم کے ہاں اس کی عدالت مشہور ہو اور اس کی تعریف اور ننا عام ہو کہ اس کے بعد نص کی ضرورت باتی نہ رہے۔ بیہ اس طرح ہے جیسے مشہور ائمہ حدیث ہیں ائمہ اربعہ جیں۔ سفیان توری اور سفیان بن عیبینہ اور اوزائی وغیرہ ہیں۔

س۔ عدالت کے شوت میں ابن عبدالبر کا فدھب: ابن عبدالبر کا خیال ہے کہ ہر شخص جو حامل علم ہے اور اس کے اہتمام کرنے میں معروف ہے' اس کا معاملہ عدالت پر محمول کیا جائے گا حتی کہ اس میں جرح واضح ہو' جائے' اس کی دلیل میہ حدیث ہے۔

الم اس علم كو ہر آئندہ جماعت سے اس كے عادل لوگ ليس مے جو اس سے (حد سے) برھنے والوں كى تاويل كو دور سے) برھنے والوں كى تحريف اور باطلوں كے جھوٹ بائدھنے اور جابلوں كى تاويل كو دور كريں گے "۔ (رواہ ابن عدى فى الكال)

اس کا یہ قول علاکے نزدیک نا پندیدہ ہے کیونکہ میہ صحیح نہیں ہے ادر اسے صحیح مال مجھے لیں کا یہ قول علاکے نزدیک نا پندیدہ ہے کہ اس علم کو آئندہ جماعت سے عادل لوگ مجمی لیس تو اس کے معنی میہ ہوں گے۔ چاہیے کہ اس علم کو آئندہ جماعت سے عادل لوگ لیس۔ اس کی دلیل میہ ہے کہ بہت سے ایسے حامل علم موجود ہیں جو عادل نہیں ہیں۔

۵۔ راوی کا ضبط کیسے پیچانا جا آ ہے؟

راوی کے صبط کی بجان روایت میں اس کی ثقہ متقن رادیوں سے موافقت کرنے پر مو توف ہے۔ پس آگر وہ روایت میں اکثر ان کی موافقت کرتا ہے تو وہ ضابط ہے ' ہاں نادر اور تلیل مخالفت کوئی نقصان نہیں ویتی لیکن آگر مخالفت زیادہ ہو جائے تو اس کا ضبط خلل پذیر شار ہوگا اور اس کے ساتھ ججت نہیں پکڑی جائے گی۔

## ٧۔ كياسبب بيان كيے بغير جرح و تعديل قبول كى جائے گى؟

صحے اور مشہور قول کے مطابق تعدیل کو اس کا سبب بیان کیے بغیر بھی قبول کیا جائے گاکیونکہ اس کے اسبب بہت زیادہ ہیں جنہیں شار کرنا مشکل ہے کیونکہ عدالت بیان کرنے والا اس چیز کا مختاج ہے کہ وہ بیہ کھے۔ جیسے اس نے بیہ کام (برائی) نہیں کیا۔ فلال چیز (معصیت) کا ار تکاب نہیں کیا۔ یا بیہ کے کہ وہ بیہ کام (برائی) کرتا ہے اور فلال چیز (اطاعت و عبادت) کرتا ہے اور اس طرح کرتا ہے اور اس طرح کرتا

ج باتی جرح وہی قبول ہو گی جو مفراور واضح ہو کیوں کہ اس کے اسباب کا بیان مشکل نہیں اور اس لیے بھی کہ جرح کے اسباب میں لوگوں کا اختلاف ہے 'با او قات ایک ایسے سبب کی وجہ سے جرح بیان کرتا ہے جو حقیقتاً جرح نہیں ہوتی۔

ابن العدلاح فرماتے ہیں میہ باب فقہ اور اصول فقہ میں ٹابت اور واضح ہے۔ خطیب الحافظ نے ذکر کیا ہے کہ میں حفاظ اور ناقدین حدیث کا قد بہ ہے جیسے بخاری اور مسلم وغیرہ ہیں 'اس لیے بخاری نے راویوں کی ایک جماعت سے جمت کی ہے جن پر اوروں نے جرح کی ہے جیسے عکرمہ اور عمرہ بن مرزوق ہیں اور امام مسلم نے بھی سوید بن سعید اور ایک ایک ایک جماعت سے جمت کی ہے جن میں طعن اور جرح مشہور ہے 'ایسے ہی ابوداؤد نے ایک ایس جماعت سے جمت کی ہے جن میں طعن اور جرح مشہور ہے 'ایسے ہی ابوداؤد نے کیا ہے۔ یہ بات اس چزیر ولالت کرتی ہے کہ جرح صرف اس وقت قبول ہوگ جب اس کی سبب کی دضاحت کی گئی ہو۔ (علوم الحدیث میں ۹۷)

### 2- ایک ہی آدمی کی جرح اور تعدیل قبول اور ثابت ہو گی؟

ا صحیح قول میہ ہے کہ ایک آدمی کی طرف سے جرح اور تعدیل ٹابت ہو جاتی ہے۔ سے بعض کے نزدیک دو مخصوں کا ہونا ضروری ہے۔

۸- ایک راوی میں جرح و تعدیل دونوں کا جمع ہونا:

جب ایک رادی میں جرح و تعدیل جمع ہو جائیں تو

ا معتمد اور معتبر قول کے مطابق جرح کو مقدم رکھا جائے گا بشرطیکہ وہ مفسر اور مبین ہو۔

سے بعض کے نزدیک اگر عدالت بیان کرنے والوں کی تعداد جار حین سے زیادہ ہو تو تعدیل مقدم سمجھی جائے گی۔

به قول ضعیف اور غیرمعتبرے۔

## ٩- ایک شخص سے عادل کی روایت کا تھم :

اس جب عادل ایک شخص سے روایت کرتا ہے تو اکثر محد ثین کے ہاں اسے اس اسے اس شخص کی تعدیل اور عادل کہنا نہیں سمجھا جائے گا' میں صحیح بات ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک وہ تعدیل سمجھی جائے گا۔

سے عالم کا عمل اور اس کا فتوی کسی حدیث کے موافق ہو جائے تو وہ اس کے صحیح موسے کو ظاہر نہیں کرتا اور نہ عالم کا کسی حدیث کی مخالفت کرتا اس کی صحت میں

طعن کا سبب بن سکتا ہے اور نہ اس کی روایت میں بعض کے نزدیک وہ اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ اور آمدی وغیرہ اصولیوں نے اسے صحیح کہا ہے لیکن اس مسئلے میں بہت طویل بحث اور کلام کی ہے۔

• ا۔ فسق سے توبہ کرنے والے کی روایت کا تھم:

١ فت سے تائب كى روايت قبول كى جائے كى-

ج حدیث رسول مین جموث بولنے اور غلط بیانی سے توبہ کرنے والے کی روایت قبول میں کی جائے گ

اا۔ جو حدیث بیان کرنے پر أجرت لیتا ہے اس کی روایت کا تھم:

ا ابعض کے زریک اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی مثلاً امام احمہ 'اسحاق اور ابو حاتم ہیں۔

ج بعض کے زریک قبول کی جائے گی جیسے ابو تعیم فضل بن دکین ہیں۔ ج ابو اسحال شیرازی کا فتولی ہے کہ جس کے لئے مدیث بیان کرنے کی وجہ سے اہل

و عیال کے لیے روزی کمانا ناممکن ہو اس کے لیے اجرت لینا جائز ہے۔

۱۲- جو راوی تسابل و غفلت یا لقمه کینے یا زیادہ بھول اور سہو میں مشہور ہواس کی روابیت کا تھکم :

م جو رادی ساع حدیث یا حدیث سناتے میں تسابل اور خفلت میں مشہور ہو'اس کی روایت تبول نہیں کی جائے گی جیسے ایک فخص ساع کرنے کے وقت میں سونے روایت تبول نہیں کی جائے گی جیسے ایک فخص ساع کرنے کے وقت میں سونے کی پروا نہیں کرتا (بینی سویا رہتا ہے) یا ایسی اصل بیان کرتا ہے جو تقییح شدہ نہیں۔

یں۔ جو حدیث میں لقمہ لینے میں مشہور ہو' اس کی روایت بھی قبول نہیں کی جائے گی'
اس طرح کہ اے ایک چیز کالقمہ دیا جاتا ہے تو بیہ جانے بغیر کہ وہ اس کی حدیث
میں ہے بھی کہ نہیں' بیان کرتا پھرے۔

ج جو روایت کرنے میں کثرت سمو اور بھول جائے بیں معروف ہو' اس کی روایت

Marfat.com

بھی قیول نہیں کی جائے گی۔

الما جو حديث بيان كرتاب وه بهول جاتا ب اس كى روايت كالحكم:

(۱) من حدث و نسبی کی تعربیف : شاگرد اینے استاد سے جو روایت بیان کر تا ہے استاد اسے یاد نہ رکھتا ہو لیخی بھول چکا ہو۔

(ب)اس كالحكم:

ا۔ مَر دود اور غیر مقبول ہے :اگر استاد بالجزم نفی کرے لینی اس طرح کے کہ میں نے اسے بیان نہیں کیایا وہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے دغیرہ۔

۲- مقبول ہے : اگر استاد نفی کرنے میں متردد ہو گویا اس طرح کے کہ میں نہیں جانتا یا مجھے یاد نہیں آ رہا وغیرہ۔

(ح) حدیث کے مردود ہونے کو کسی ایک میں ضعف اور طعن کا سبب شار کیا جائے گا: حدیث کے رو کرنے کو کسی ایک میں بھی ضعف کا سبب شار نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان میں سے کوئی بھی دو سرے کی نسبت طعن کے زیادہ لا کتی نہیں ہے۔

۔ (و) مثال: وہ حدیث جسے امام ابوداؤر' ترفدی اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے وہ سعیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ (ابو صالح) سے وہ ابو ہریرہ بڑائنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ مائی کے ایک گواہ کے ساتھ فتم لے کر فیصلہ کیا۔

عبدالعزیز بن محمد الدراوردی کہتے ہیں مجھے یہ حدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحل نے سہیل سے بیان کی کھر میں سہیل سے ملاقواس سے اس حدیث کے متعلق بوچھاتواس نے نہ جانا۔ میں نے کہا مجھے آپ سے ربیعہ نے اس طرح بیان کیا ہے تواس کے بعد سنہیل یوں کہتا تھا کہ مجھے عبدالعزیز نے ربیعہ سے بیان کیا جو وہ مجھ سے بیان کرتا ہے کہ میں نے اس طرح بیان کیا جو وہ مجھے عبدالعزیز نے ربیعہ سے بیان کیا جو وہ مجھے سے بیان کرتا ہے کہ میں نے اس طرح بیان کیا۔

(ھ) مشہور ترین تصانیف :

"اخبار من حدث ونسى" خطيب بغدادي كي تعنيف بـــ

#### دو سری بحث

# جرح وتعديل كى كتب سے متعلق عام رائے

چونکہ حدیث پر صحت یا ضعف کا تھم لگانا چند اُمور پر مشمل ہے جن میں راویوں کی عدالت اور ان کا ضبط یا ان کی عدالت اور ضبط میں طعن اور جرح ہے اس لیے علاالیں کا بین لکھنے پر کمر بستہ ہوئے جن میں عدالت اور توثیق بیان کرنے والے ائمہ سے راویوں کی عدالت اور ضبط منقول ہوئی ہے اور اس کا نام تعدیل رکھاگیا ہے' ایسے ہی ان کرایوں میں عیوب کا بھی ذکر ہے جو بعض راویوں کی عدالت اور ان کے ضبط و حفظ کی کرایوں میں عیوب کا بھی ذکر ہے جو بعض راویوں کی عدالت اور اس کا نام جرح ہے' اس طرف متوجہ کرتے ہیں جو کہ غیر متعقب علی سے منقول ہے اور اس کا نام جرح ہے' اس حرج ہے ان کرایوں پر سحت ال حدح والتعدیل کا اطلاق کیا گیا ہے۔

یہ کتابیں بہت زیادہ ہیں اور مخلف انواع کی ہیں۔ بعض صرف تقد راویوں کے بیان کے لیے کے لیے مخص اور منفرہ ہیں اور بعض صرف ضعیف اور مجروح رواۃ کے بیان کے لیے مخص ہیں اور بعض ضعیف اور ثقات دونوں قتم کے رواۃ کے لیے ہیں۔ دو سرے پہلو کے ان کتابوں میں سے بعض حدیث کے راویوں کے ذکر کرنے میں عام ہیں قطع نظراس سے ان کتابوں میں سے بعض حدیث کے راویوں کے ذکر کرنے میں عام ہیں قطع نظراس بات کے کہ وہ کتب اعادیث میں سے کسی خاص کتاب کے راویوں سے متعلق ہوں یا خاص کتاب کے راویوں کے راویوں کے داویوں کی خاص کتاب کے داویوں کے دیور کورو کوروں کے داویوں کے داویوں کے داویوں کے دیوروں کے داویوں کے دیوروں کے دیوروں کے دیوروں کے دیوروں کے دوروں کے دیوروں کے دی

ان کتب کی تھنیف میں جرح اور تعدیل کے علاکا عمل بڑا عمدہ 'اہم اور ٹھوس عمل شار کیا جاتا ہے جب کہ اولا انہوں نے جرح و تعدیل کے لحاظ سے حدیث کے تمام راویوں شار کیا جاتا ہے جب کہ اولا انہوں نے جرح و تعدیل کے لحاظ سے حدیث کے تمام راویوں کے حالات کا دقیق سروے کیا 'چر کن لوگوں (تلافدہ) نے بان سے احادیث اخذ کیس؟ اور کن شیوخ سے اخذ کی جیں' ان کا بیان کیا ہے اور انہوں نے کمال رحلت اور سفر کیا اور ان کی بعض شیوخ سے کب ملاقات ہوئی' اس کا بیان ہے حتیٰ کہ ان کے زمانے کی حد

Marfat.com Marfat.com مقرر کی جس میں وہ زندگی ہر کرتے رہے اور یہ سب کھھ ایسی شکل میں بیان کیا کہ اس سے پہلے کسی نے بیان نہیں کیا۔ بلکہ آج کی ترقی یافتہ قومیں بھی اس کے قریب تک نہیں بہتے سکیں جو کہ علائے حدیث نے رجال حدیث اور رواۃ حدیث کے حالات سے متعلق برئی ضخیم کتب وضع کیں اور ان کے کامل حالات اور تعارف کو لمباعرمہ اور ایام گذر نے باوجود محفوظ رکھا۔ اللہ انہیں ہماری طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے' ان میں سے بعض کتابوں کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

- ا "التاريخ الكبير" بير امام بخارى كى تصنيف هيد نقات اور ضعيف رواة كالتاريخ الكبير" بير امام بخارى كى تصنيف مواة
- الجرح والتعديل "ابن ابی حاتم کی تھنیف ہے۔ یہ بھی ثقات اور ضعیف راویوں کے لیے عام ہے اور ندکورہ کتاب کے مشابہ ہے۔
  - الثقات "بيرائن حبان كى كتاب ہے جو ثقات سے خاص ہے۔
- س "الكامل فى الضعفاء "بير ابن عدى كى تصنيف ہے۔ بير ضعيف راوبوں كے حالات سے خاص ہے۔
- "الكمال فى اسماء الرجال" بد عبدالغى مقدى كى تصنيف ہے۔ بد عام
  "الكمال فى اسماء الرجال" بد عبدالغى مقدى كى تصنيف ہے۔ بد عام
  "تاب ہے ليكن كتب صحاح سند كے راديوں كے اعتبار سے خاص ہے۔
- ۲ "میزان الاعتدال" بید امام ذہبی کی تصنیف ہے۔ بید ضعیف اور متروک راویوں سے خاص ہے بین ایم دہبی کی تصنیف ہے۔ بید ضعیف اور متروک راویوں سے خاص ہے بین ہروہ راوی جس پر جرح کی گئی ہے اگرچہ اس میں جرح مقبول نہ ہو۔
- ے "تقریب التھذیب" یہ ابن حجر کی تھنیف ہے۔ تمذیبات و مخفرات میں الکمال فی اسماء الرجال کو بھی شائل کیا گیا ہے۔

تبينري بحث

## جرح اور تعدیل کے مراتب

ابن ابی عاتم نے اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں جرح و تعدیل میں سے ہرایک کو چار مرتبوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر مرتبے کا حکم بھی بیان کیا ہے۔ پھر علمانے ان میں دو مرتبوں کی زیادتی کی ہے تو جرح اور تعدیل میں سے ہرایک کے چھ مرتبے ہوئے۔ ان مراتب کا بیان ان کے الفاظ ہے کیا جاتا ہے۔

ا۔ تعدیل کے مراتب اور ان کے الفاظ:

م جوتوثیق میں مبالغے پر ولالت کرے یا جوافعل کے وزن پر ہو اور بیہ سب سے بلند ترین مرتبہ ہے جیسے فلان الیه المنتهی فی التثبت" یا "فلان اثبت الناس"

العال المحال ال

جے بیے نقبہ یا محله جو الفاظ ضبط کو واضح کے بغیر راوی کی تعدیل پر دال ہوں جیسے صدوق یا محله الصدق یا "لاباس به" این معین کے زریک لاباس بہ سے مراد بیہ ہے کہ وہ

ے پرایے الفاظ جس میں جرح یا تعدیل پر ولالت نہ ہو جیسے فلان شیخ یا روی عند مالناس میں جرح یا تعدیل پر ولالت نہ ہو جیسے فلان شیخ یا روی عند مالناس م

عدد المحديث يكتب علم عور ولائے جيے فلان صالح الحديث يكتب حديثه-

### ٧\_ ان مراتب كاظم:

Marfat.com Marfat.com

- ا کہ جہلے تین مرتبول والے راویوں سے جمت بکڑی جاتی ہے اگرچہ ان میں سے البعض سے زیادہ قوی ہیں۔ بعض بعض سے زیادہ قوی ہیں۔
- جوتے اور پانچویں مرتبے والے راویوں سے جمت نہیں کرئی جائے گی ہاں ان کی حدیث نہیں کرئی جائے گی ہاں ان کی حدیث نکھی جائے گی اور انہیں جانچا جائے گا۔ (لینی ضابط اور ثقات راویوں کی روایات پر انہیں پیش کیا جائے گا اگر موافق ہوں گی تو قبول درنہ قبول نہیں ہوں گی) پانچویں مرتبے والے چوتے مرتبے والے راویوں سے کم درجہ ہیں۔
- ح چھٹے مرتبے والوں سے ججت نہیں لی جائے گی ہاں ان کی احادیث صرف اعتبار کے لیے کمھے کی جائے گئی ہاں ان کی احادیث صرف اعتبار کے لیے نہیں کیونکہ ان کاعدم ضبط ظاہر ہے۔

## ۳- جرح کے مراتب اور ان کے الفاظ:

- ا جو راوی کے لین ہونے پر ولالت کرے (یہ سب سے آسان اور کم ترین جرح ہے) جیسے فلال لین الحدیث یا فیہ کلام۔
- ج پھر جس سے جمعت نہ لینے کی صراحت ہویا اس کے مثابہ لفظ ہوں جیسے فلان لا یحتج به یاضعیف یا له مناکیر
- ج پھر جس کے نہ لکھنے کی صراحت ہویا اس جیسے لفظ ہوں جیسے فلال کی حدیث لکھی نہیں جاتی ہا اس جیسے افظ ہوں جیسے فلال کی حدیث لکھی شمیں جاتی ہا اس سے روایت کرنا جائز نہیں یا وہ انتنائی ضعیف ہے یا وہ بالکل ہی ضعیف ہے۔
- د جس میں جھوٹ کی تہمت ہویا اس جیسے لفظ ہوں جیسے فلاں پر جھوٹ کی تہمت ہے یا فلان پر حدیثیں بنانے اور وضع کرنے کی تہمت ہے یا وہ حدیث چوری کرتا ہے یا وہ ساقط ہے یا وہ چھوڑا گیاہے یا وہ ثقد نہیں ہے۔
- ھ وہ الفاظ جو راوی کے جھوٹا ہونے پر دلالت کریں مثلاً وہ جھوٹا ہے یا دجال ہے یا وہ کثرت سے حدیث وضع کرتا ہے یا وہ جھوٹ بولتا ہے۔
- و جو جھوٹ میں مب<u>ال</u>ے پر دلالت کرے مثلاً فلال سب سے زیادہ جھوٹا ہے۔ اس پر جھوٹ بولنے میں بس ہے یا وہ جھوٹ کا رکن اور اس کی کان ہے۔

# س- ان مراتب كا حكم:

- ا سیلے رو مرتبول والوں سے جمت نہیں پکڑی جائے گی لیکن ان کی حدیث صرف اعتبار کے طور پر لکھی جائے گی اگرچہ دو سرے مرتبے والے کم درجہ کے ہیں پہلے مرتبہ والوں ہے۔
- ہے۔ آخری جار مراتب والوں کی حدیث ہے نہ تو جمت پکڑی جائے گی نہ ہی ان کی حدیث مدیث مورث کی نہ ہی ان کی حدیث مدیث کھی جائے گی اور نہ ہی ان کا اعتبار کیا جائے گا۔

تبسراباب

تپلی فصل

# ضبط روایت کی کیفیت اور اسکے حصول کے طریقے

مپلی بحث

# حدیث کے ضبط کی کیفیت اور حاصل کرنے اور سننے کا طریقہ کار

ا۔ کمہید: ساع حدیث کی کیفیت ہے مُرادشیوخ ہے روایت کرنے اور اسے حاصل

کرنے کی غرض سے حدیث کو سننے والے کے لیے شرط اور مناسب اُمور کا بیان ہے تاکہ
ایپ غیر کو وہ حدیث پنچا سکے جیسے استحبابی یا وجوبی معین عمر کی شرط ہے۔
اور مخل حدیث سے مُراد حدیث کو شیوخ سے لینے اور حاصل کرنے کے طریقوں کا
بیان ہے۔ ضبط حدیث کے بیان سے مُرادیہ ہے کہ طالب کے ضبط کی کیفیت' جو اس نے
حدیث حاصل کی ہے ایبا ضبط جو اسے اس کا اصل بناتا ہے کہ وہ اسے دو مروں کے لیے
دوایت کرے' ایس شکل سے کہ اسے اطمینان ہو جائے۔ فن اصول حدیث کے علمانے
علوم حدیث میں سے اس نوع کا اہتمام کیا ہے اور اس کے لیے قواعد و ضوابط اور شرطیں
ایک عمدہ باریک و دقیق شکل میں بنائیں اور مقرر کیس اور حدیث کو لینے کے طریقوں کے
درمیان تمیز کی اور انہیں کچھ مراتب میں تقسیم کیا اور ان میں سے بعض بعض بعض سے قوی
بیں۔ یہ ان کی طرف سے حدیث رسول اللہ مٹھی کے اہتمام کے لیے تاکید کے طور پر
ہیں۔ یہ ان کی طرف سے حدیث رسول اللہ مٹھی کے اہتمام کے لیے تاکید کے طور پر

حدیثِ نبوی کے پنچنے کے طریقے پر مطمئن ہو اور یقین کرے کہ بیہ طریقہ انتمائی سلامتی والا اور دقیق طریقہ ہے۔

# ۲۔ کیا تخل حدیث کے لیے اسلام اور بلوغت شرط ہے؟

صیح قول کے مطابق مخل اور افذ حدیث کے لیے اسلام اور بلوغت شرط نہیں ہے لیکن ادائیگی کے لیے شرط نہیں اور بلوغت شرط ہے جیسا کہ راوی میں شروط کے تحت گذرا ہے ای بنیاد پر مسلمان بالغ کی روایت قبول ہو گی جو اس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے عاصل کی تھیں یا بلوغت سے پہلے 'لیکن غیربالغ کے لیے تمیزو قہم ضروری ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حدیث کے حاصل کرنے کے لیے بلوغت شرط ہے 'لیکن بیہ غلط قول ہے کیونکہ مسلمانوں نے صغار صحابہ کی روایات کو تبول کیا ہے 'جیسے حضرت حسن' معضرت ابن عباس بھتینی ہیں' بغیر فرق کیے کہ جو انہوں نے بلوغت سے پہلے روایت اخذ کی یا بعد ہیں۔

## س۔ ساع حدیث کی ابتدا کرناکب مستحب ہے؟

ا کما گیاہے ساع حدیث کی ابتدا تمیں سال کی عمر میں ہونی چاہیے۔ بیہ اہل شام کا قول ہے۔

ہے۔ کما گیا ہے کہ جیس سال کی عمر میں ابتدا کرے ' میہ کوفہ والوں کا قول ہے۔ ح ح کما گیا ہے کہ دس سال کی عمر میں ابتدا کرے ' میہ بھرہ والوں کا قول ہے۔

و اخیر زمانوں میں ورست بات میہ ہے کہ وہ ساع حدیث میں جلدی کریں جب کہ
ان میں ساع کی اہلیت پیدا ہو جائے کیونکہ حدیثیں کتب میں محفوظ اور منضبط
ہو چکی ہیں۔

٧- كيا جے كے ساع كے درست ہونے كے ليے كوئى عمر كى تعيين ہے؟

ا بعض علمائے اس کی پانچ سال حد مقرر کی ہے اور اس پر محد ثین کا عمل ثابت

ہے۔ جے بعض کہتے ہیں کہ صحیح میہ ہے کہ تیمیز کا اعتبار ہو گا' اب اگر وہ خطاب کو سمجھتا ہے

## Marfat.com

اور جواب دے سکتا ہے وہ ممیز کملائے گا اور ساع درست ہو گا ورنہ نہیں۔ دو سری بحث

# تخل حدیث کے طریقے اور ادائے حدیث کے الفاظ

حدیث کو لینے کے آٹھ طریقے ہیں جو بیہ ہیں: شخے کے الفاظ سے سننا کشخ پر پڑھنا ا اجازت مناولہ کتابت اعلام وصیت وجادہ۔

اب بالترتیب ہرا یک پر کلام کرتا ہوں۔ ہرا یک کی ادائیگی کے الفاظ کا بیان بھی ہو گا گراختصار کے ساتھ۔

# ا شیخ کے الفاظ سے سننا:

ا۔ صورت : استاد پڑھے اور طالب عِلم سنے۔ خواہ استاذ اپنے حافظے سے بیان کرے یا کتاب سے 'ایسے ہی خواہ طالب عِلم من لے اور لکھ بھی لے یا صرف من لے اور لکھے نہیں۔

ب- مرتبہ: جمهور علما کے نزدیک تخل حدیث کے طریقوں میں سے سب سے بلند طریقہ ساع کا ہے۔ طریقہ ساع کا ہے۔

5- ادا کے الفاظ : (۱) طرق مخل میں سے ہرفتم کے لیے مخصوص الفاظ کے عام ہونے سے پہلے شخ کے الفاظ سے سننے والے کے لیے جائز تھا کہ وہ عدیث آگے ساتے ہوئے یوں کیے۔ سمعت (میں نے سنا) یا حدثنی (اس نے مجھے عدیث بیان کی) یا احدرنی (اس نے مجھے خردی) یا قال لی (اس نے مجھے سے کما) یا ذکر لی (اس نے مجھے بیان کیا)

(۲) جب ہر قتم کے لیے مخصوص الفاظ عام رواج پا گئے تو پھرادائیگی کے الفاظ اس ترتیب پر ہو گئے

سمعت یا حدثنی قرات کے لیے سمعت یا حدثنی قرات کے لیے انجبرنی

اجازت کے لیے انبانی مناکر کے لیے قال لی 'ذکرلی مناکرے کیے قال لی 'ذکرلی

(ساع نداکرہ اور ساع تحدیث میں فرق ہے کیونکہ ساع تحدیث کے لیے بیخ اور طالب علم مجلس میں حاضر ہونے سے پہلے تیار ہوتے ہیں جب کہ نداکرہ میں ایسا نہیں ہوتا

## ٢- قراة على الشيخ: اكثر مدثين في الكام عرض ركها -

ا۔ صورت : طالب علم پڑھے اور شخ سنے (اس سے مراد یہ ہے کہ طالب علم وہ اواریث پڑھے جو شخ کی روایات میں سے بین یہ نہیں کہ وہ جو چاہے پڑھے مقصد یہ ہوتا ہے کہ شخ سنے اور وہ منفبط اور محفوظ ہو جائیں اور ان کی تقیح ہو جائے) فواہ طالب فود پڑھے یا کوئی دو سرا پڑھے اور وہ سنے ایسے بی خواہ قرات حفظ سے ہو یا کماب سے دکھے کر 'ایسے بی خواہ استاذ اینے حفظ سے قاری کو سنے یا کماب سامنے رکھ کر۔

ب- اس طریقہ سے روابیت کرنے کا تھم : پٹنے پر قرات کے طریقے سے روابیت کرنا صحیح ہے اور فرق مہیں صحیح ہے اور فرق مہیں صحیح ہے اور فرق مہیں سے کسی محمی صورت میں کوئی اختلاف اور فرق مہیں سوائے چند متشددین کے کہ جن کا اعتبار نہیں کیا گیا' ان سے اختلاف منقول ہے۔

ے۔ مرتبہ: اس طریقہ کے مرتبہ و منزلت میں تین اقوال پر اختلاف کیا گیا ہے۔ ا۔ ساع کے برابر ہے: امام مالک ' بخاری اور حجاز اور کوفہ کے بردے بردے علماء کا قول ہے۔

٧- ساع سے كم درجہ ہے: جمهور اہل مشرق سے منقول ہے ' يمى صحیح قول ہےسا- ساع سے بلند مرتبہ ہے: امام ابو حنیفہ ' ابن ابی ذئب كے قول اور امام مالك كى
ایک روایت كے مطابق -

د- اداء کے الفاظ:

ا۔ احوط: میں نے قلال پر بڑھا (قرات علی قلان) یا اس پر بڑھا کیا اور میں س رہا تھا لی

اس نے اقرار کرلیا۔

۲۔ یجوز: ساع کی وہ عبار تیں جو قرات کے لفظ سے مقید ہوں جیسے اس نے حدیث بیان کی کہ اس پر قرات کی گئی ((حَدَّثَنَا قِرَاهً عَلَیْهِ،))

٣- عام طريقه جس ير أكثر محدثين بين: صرف لفظ أَخْتِرَنَا كا اطلاق كرنا-

#### ٣- اجازت:

ا- تعربیف : لفظی طور پر یا لکھ کر روایت کرنے کی اجازت دیا۔

ب- صورت : استاد این طلباء بین سے کسی سے کے بین تھے اجازت دیتا ہوں کہ تو مجھ سے صحیح بخاری روایت کر سکتا ہے۔

ج- اقسام: اجازت كى كئي اقسام ہيں۔ ميں ان ميں سے پانچ ذكر كرتا مون جو بيہ ہيں

ا۔ بینخ معین چیز کی کسی معین شخص کو اجازت دے : مثلاً میں بینے صیح بخاری کی اجازت دے : مثلاً میں بینے صیح بخاری کی اجازت دیتا ہوں۔ مناولت سے خالی اجازت کی قسموں سے بلند تزین میں ہے۔

۲۔ معین شخص کو غیر معین چیز کی اجازت دے : مثلاً میں تجھے اجازت دیتا ہوں کہ تو مجھ سے سنی ہوئی تمام روایات بیان کر سکتا ہے۔

۳۔ غیر معین شخص کو غیر معین چیز کی اجازت دے : مثلاً میں اینے زمانے کے لوگوں کو اجازت دیا ہے۔ ان کا میں اینے زمانے کے لوگوں کو اجازت دیتا ہوں کہ جھے سے سنی ہوئی تمام روایات بیان کر سکتے ہیں۔

۷- مجھول چیز کی اجازت دے یا مجھول شخص کو اجازت دے : مثلاً میں کجھے سنن کی کتاب کی اجازت دیا ہوں کجھے سنن کی کتاب کی اجازت دیتا ہوں جب کہ اس نے سنن کی متعدد تعداد روایت کی ہو یا میں محمد بن خالد دمشقی کو اجازت دیتا ہوں جب کہ اس نام میں ایک جماعت مشترک ہو۔

(۵) معدوم کو اجازت دے : یا تو موجود کی اتباع میں مثلاً میں فلال کو اجازت دیتا ہوں اور جو اس کی ادلاد بیدا ہوگی اسے بھی اجازت دیتا ہوں یا مستقل طور پر معددم کو اجازت دیتا ہوں یا مستقل طور پر معددم کو اجازت دیتا ہوں۔ دے مثلاً فلال کو جو بچہ بیدا ہو گامیں اے اجازت دیتا ہوں۔

د- تعکم: پہلی سم سے متعلق صحیح قول جس پر علماء جمہور ہیں اور اس پر عمل جاری ہے'
وہ یہ ہے کہ اس طریقہ سے روایت جائز ہے اور اس پر عمل درست ہے جب کہ علماء ک
کی جماعتوں نے اسے باطل بھی قرار دیا ہے اور میں امام شافعی کی بھی ایک روایت سے
منقول ہے۔

باتی اقسام کے جواز میں بہت سخت اور کثیر اختلاف ہے الغرض اس اجازت کے طریق سے روایت لینا اور کرنا مفتحکہ خیزاور حقیرہے جس میں تساهل مناسب ہے۔

ھ۔ اواء کے الفاظ: (۱) اولی اور افضل ہے ہے کہ یوں کے اَجَازَ لِی فُلاَنُ (جمجے فلال نے اجازت دی۔)

(۲) ساع اور قرات کی عبارت جو کہ اجازت ساتھ کے مقید ہو ' جائز ہے مثلاً حَدَّنُنَا اَجَازَهُ (اس نے اَجَازَهُ (اس نے اَجَازَهُ (اس نے جمیں حدیث بیان کی اجازت کی صورت میں) یا اَخْتِرَنَا اَجَازَهُ (اس نے جمیں خردی اجازت کی شکل میں)۔

(۳) متاخرین کی اصطلاح: انبانا (اس نے ہمیں خبردی) اسے کتاب الوجازة کے مصنف نے متخب اور پند کیا ہے۔ (یعنی ابوالعباس الولید بن مجرالمعمری جن کی کتاب کا مکمل نام الوجدازة فی تحویز الاجازة ہے)

#### سى مناولت :

ا- انواع : مناولت کی دو انواع بیل-

ا۔ مناولت مع اجازت: یہ مطلق طور پر اجازت کی قسموں بیں سے بلند ترین اور اعلیٰ فتم ہے۔ اس کی صورتوں بیں سے ایک شکل یہ ہے کہ استاد طالب عِلم کو اپنی کتاب دے اور کے کہ یہ میری فلال سے روایت ہے تو اسے بیان کر سکتا ہے وہ طالب عِلم اسے اپنی ملکیت میں رکھے یا نقل کرنے کے لیے عاریّا رکھے۔

(۲) مُجَرَّدَةً عَنُ الإِجَازَةِ: ال كى شكل بيہ كه استاد طالب كو اپنى كتاب دے اور اتنائى كنے بر اكتفاء كرے كه بيه ميرى روايات بيں جو بيں نے ساع كيا ہے۔

ب- عَلَم : (١) مَقُرُونَهُ بِالْإِجَازَةِ كَ ساته روايت كرنا جائز ب- يه ساع اور قرات

علی الشیخ کاسب ہے کم ترین مرتبہ ہے۔

(٢) مُحَوَّدَةً عَنِ الإِجَازَةِ - صَحِ قول كَ مطابق اس طريق من روايت كرنا درست نهيل-

#### ج- اداء کے القاظ:

(۱) احسن: بهتریہ ہے کہ یوں کے ناولنی (اس نے جھے کتاب بکڑائی) یا نَاوَلَنی وَ اَجَازَلِی (اس نے جھے کتاب پکڑائی اور اجازت دی جب کہ وہ اجازت کے ساتھ ملی ہو)

(۲) جائز ہے: ساع اور قرات کی مقید عبارتوں کے ساتھ جائز ہے مثلاً حَدَّثَنَا مُنَاوَلَةً (اس نے ہمیں مناولت کی شکل میں بیان کیا) یا حَدَّثَنَا مُنَاوَلَةً وَ إِجَازَةً (اس نے ہمیں مناولت اور اجازت کی صورت میں بیان کیا۔)

#### ۵۔ کتابت :

ا۔ صورت : اس کی شکل ہوں ہے کہ استاد اپنی سنائی گئی روایات کسی موجود یا غائب کو این خط کے ساتھ یا اینے تھم سے لکھوا کر دے۔

ب- فتمين : اس كى دوفتمين بين :

مَقُرُونَةً بِالإِجَازَةِ : مثلًا مِن تَجْهِ اس كى اجازت ديتا مول جو تيرے ليے لکھی بیں یا تیری طرف لکھ کر بھیجی ہیں۔

۲ مُرجَرَّدَةٌ عَن الإجمازَةِ: مثلًا اس كى طرف بچھ احاديث لكھ كر بھيج اور روايت كرنے كى اجازت درج نہ كرے۔

# ج- روایت کرنے کا حکم:

(۱) مَقُرُونَةُ بِالإِجَازَةِ : اس طريقے سے روايت كرنا صحح ہے۔ يہ صحت اور قوت ميں مُنَاوَلَةً مُقَرُونَةً بِالإِجَازَةِ كَى طرح ہے۔

(۲) مُبحَرَّدَةً عَنِ الإِجَازَةِ : اس طريقے سے روايت كرنے كى ايك كروج نے نفى كى ب جب كر بعض نے اجازت وى ہے۔ مد ثين كے نزديك صحيح قول جواز كا ہے كيونكہ بي

(اجازت كاشعور دلاتى ہے) اجازت كے معنى من ہے-

و۔ کیا خط پر اعتماد کرنے کے لیے کسی دلیل کی شرط لگائی گئی ہے؟

ا بعض نے خط پر دلیل کی شرط نگائی ہے۔ ان کا دعویٰ میہ ہے کہ خط خط کے مشابہ ہوسکتا ہے' یہ قول ضعیف ہے۔

۲ بعض نے کہا ہے کہ مکتوب الیہ کا لکھنے والے کے خط کی معرفت رکھنا ہی کانی ہے کیونکہ ایک آدمی کا خط دو سرے کے مشابہ نہیں ہوسکنگ میں قول صحیح ہے۔

#### ھ-اداء کے الفاظ:

ا لفظ كتابت كى تصريح مومثلا كتب الى فلان (قلال في ميرى طرف لكما)

العبرنى اور قرات كے الفاظ مقيد طور پر آئيں جيے حد ثنى فلان يا احبرنى كائيں جيے حد ثنى فلان يا احبرنى كتابة (فلاں نے مجھے لكھ كربيان كيايا خردى)

#### ٢- اعلام :

ا۔ صورت : اس کی شکل میہ ہے کہ استاد شاگر د کو خبر دے کہ میہ حدیث یا بیہ کتاب میرا ساع ہے۔

ب۔ روابیت کا تھم: اعلام کے طریق پر روابیت کرنے میں علاء کا اختلاف ہے دو قول ہیں۔

(۱) جواز کا: بہت ہے محدثین اصولیوں اور فقہاء کا قول ہے۔

(۲) عدم جواز کا: کئی ایک محد شین وغیرہ کا قول ہے اور یمی صحیح ہے کیونکہ بسا او قات استاد خبر دیتا ہے کہ یہ حدیث میری روایت ہے لیکن اسے بیان کرنا جائز نہیں ہو تا کیونکہ اس میں خلل ادر خرابی ہوتی ہے ہاں اگر روایت کی اجازت وے تو ورست ہے۔

ج۔ اداء کے الفاظ: آگے اداء کرتے اور بیان کرتے ہوئے یوں کے اعلمنی شیخی بکذا (میرے شخ نے مجھے قلال چڑمعلوم کرائی)

#### ۷- وصيت:

ا۔ صورت: اس کی شکل میہ ہے کہ شخ اپن موت یا سفر کے وقت کس شخص کو اپن سی ایک کتاب کے ساتھ وصیت کرے جے وہ روایت کرتا ہے۔

ب- روایت کا تحکم: اس میں دو قول ہیں

(۱) جواز کا: بعض سلف کا قول ہے جو کہ غلط ہے کیونکہ اس نے کتاب کی وصیت کی ہے (یعنی لینے کی یا محفوظ کرنے کی) روایت کرنے کی وصیت نہیں کی۔

(٢)عدم جواز كا: يى درست قول بـــ

ح- اداء کے الفاظ: یوں کے اَوّ صَی اِلٰی فُلان بِکَذَا (نلاں نے جھے اس کی وصیت کی) یا حَدَّ تَنِی فُلاَنُ وَصِیَّةً (فلاں نے جھے وصیت گرتے ہوئے بیان کیا)

#### ۸- وجادت:

واؤ کے کمرہ کے ساتھ پڑھنا ہے اور و جَدَدَ ہے مصدر ہے بیہ ایسا مصدر ہے جو عرب سے سانہیں ممیا۔

ا۔ صورت: اس کی شکل ہے ہے کہ شاگر دیجھ احادیث اپنے استاد کے خط سے لکھی ہوئی بائے جنہیں وہ بیان کرتا تھا۔ شاگر د انہیں پہچان لے 'نہ تو اس نے اس سے ساع کیا ہے اور نہ اجازت ہے۔

ب- روابیت کا علم: وجادت کے طریق سے روابیت کرنا منقطع کی صورت ہے لیکن اس میں اتصال کی نوع بھی موجود ہے (اختال ہوتا ہے)

5- اداء کے الفاظ: یوں کے: وَجَدُتُ بِحَطِّ فُلاَنِ اَوْقَرَاتُ بِحَطِّ فُلاَنِ اَوْقَرَاتُ بِحَطِّ فُلاَنِ كَذَا (میں نے فلال کے خطے قلال روایات پائیں یا اس کے خط میں پڑھا) پھر سند اور متن بیان کر دیتا ہے۔

تيسري بحث

# حدیث کی کتابت منبط اور اس میں تصنیف کابیان ۱۔ کتابت حدیث کا تھم :

سلف صحابہ اور تابعین نے کتابت مدیث کے متعلق کئی اقوال پر اختلاف کیا ہے۔

ا۔ مکروہ: بعض نے اسے مکروہ اور نا جائز قرار دیا ہے جن میں سے عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت رہی تھے ہی ہیں۔

ب۔ مہاح : بعض نے اسے مباح اور جائز قرار دیا ہے جن میں سے عبداللہ بن عمرو انس' اکثر صحابہ بھنتی اور عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

ج۔ جواز پر انفاق: بھراس کے بعد علاء کا کتابت حدیث کے جواز پر اجماع ہو حمیا اور اختلاف ختم ہو حمیا اور اگر حدیث کتابوں میں مدون نہ کی جاتی تو اخیر زمانوں میں ضائع ہو جاتی خاص کر ہمارے زمانہ میں۔

۲۔ کتابت مدیث کے تھم میں اختلاف کاسبب:

کمابت صدیث کے بارے میں سبب اختلاف شی اور اباحث کی احادیث کا متعارض ہونا ہے۔

ا۔ نہی کی حدیث : جے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ بے فنک رسول اللہ مناہ ہے اللہ مناہ مناہ مسلم نے روایت کیا ہے۔ بے فنک رسول اللہ مناہ ہے فران کے علاوہ کھا ہے فرمایا بھے سے قرآن کے علاوہ کھا ہے وہ اسے منا دے۔

ب۔ اباحت کی حدیث: جے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے بیشک رسول اللہ علیہ اللہ عدیث کیا ہے بیشک رسول اللہ علیہ اللہ عدیث وہ اور مجلی بہت می احادیث بیں جن میں سے ایک حدیث وہ مجلی ہے جس میں عبداللہ بن عمرو کو اجازت دی گئی ہے۔

# ۳- اباحت اور تهی کی احادیث میں جمع و تطبیق :

علماء نے ایاحت اور نمی کی احادیث کو مختلف طربیقوں سے جمع کیا ہے اور ان کے در میان تطبیق ڈالی ہے۔

ا۔ بعض کے نزدیک : لکھنے کی اجازت اس کے لیے تھی جسے صدیث بھولنے کا خوف تھا اور منع اسے تھا جو بھولنے سے محفوظ تھا جب کہ لکھنے کی صورت میں خط پر اعتماد کا خوف تھا۔

ب- بعض کے نزدیک : نمی اس وقت تھی جب کہ حدیث اور قرآن کے التباس اور اختلاط کا ڈر اور خوف تھا۔ پھر جب اس سے امن حاصل ہوا تو لکھنے کی اجازت دے دی اس کی گویا کہ نہی منسوخ ہو گئی۔

# ا۔ حدیث کے لکھنے والے پر کیا ضروری ہے؟

حدیث کے لکھنے والے کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی بہت اور استظامت کو۔۔۔۔
التباس اور اختلاط سے محفوظ ہوتے ہوئے۔۔۔۔ حدیث کے ضبط اور شکل اور نقطوں کی صورت میں اس کی تحقیق میں خرج کر دے اور مشکل الفاظ پر اعراب لگائے خاص کر مشہور ناموں پر کیوں کہ وہ سیاق و سباق سے نہیں سمجھ جا سکتے۔ اور اس کا خط مشہور قواعد کے تحت واضح ہونا چاہیے۔ اور اپنی ایسی کوئی خاص اصطلاح کا استعمال نہ کرے کہ لوگ اس کا اشارہ نہ سمجھ سکیں۔ اور اس چاہیے کہ جب بھی نبی اگرم سان کا ذکر آئے صلاح و شلیم لکھنا نہ بھولے اور نہ اس کے سمار کوئی قید وغیرہ لگائے اگرچہ وہ ناقص ہو۔ ایسے بی اللہ پر شااور تعریف کے کلمات کے ساتھ کوئی قید وغیرہ لگائے اگرچہ وہ ناقص ہو۔ ایسے بی اللہ پر شااور تعریف کے کلمات کھنا نہ بھولے اور ان کی طرف صرف "میں اللہ صفح اور ویگر علاء پر رحمہ اللہ جسے کلمات بھی لکھے اور ان کی طرف صرف "میں یا ملحم کے ساتھ اشارہ کرنا درست نہیں بلکہ انہیں مکمل صورت میں لکھے۔

# ۵- مقابله اور اس کی کیفیت:

حدیث کے لکھنے والے پر ضروری ہے کہ کمابت حدیث سے فراغت پر اپنی کمابت کا استاذ کی اصل سے مقابلہ و موازنہ کرے اگرچہ اس سے بطریق اجازہ ہی اخذ کی ہو۔

مقابلے کی کیفیت ہیہ ہو کہ میہ اور اس کا استاذ سلع و شمیع کے وقت اپنی اپنی کتابوں کو سامنے رکھیں بلکہ کسی اور ثقتہ کا مقابلہ کرنا بھی درست ہے خواہ قرات کے وقت ہویا کسی اور وقت میں۔ ایسے ہی اس فرع سے مقابلہ کرنا بھی درست ہے جس کا شیخ کی اصل سے مقابلہ ہو چکا ہے۔

# ۲- اداء وغیرہ کے الفاظ کی کتابت سے متعلق اصطلاحات :

اکثر اور غالب طور پر حدیث کے لکھنے والے اداء کے الفاظ میں اشارے پر اکتفاء کرتے ہیں' وہ میہ لکھتے ہیں :

م حدثناكو"نا" يا"نا" كليح بي

ے اخبرنا کو "انا" یا "ارنا" لکھتے ہیں

ج تحویل سند کے وقت یوں اشارہ کرتے ہیں ح اور پڑھنے والا حا پڑھتا ہے۔

مند کے رادیوں کے درمیان میں قال وغیرہ جیسے کلمات کے حذف کرنے کی عادت امری ہو چکی ہے مقصد اختصار ہوتا ہے لیکن پڑھنے والے کو لفظ بولنا چاہیے مثلا حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالك ہے۔ قاری کو چاہیے کہ وہ یوں پڑھے قال اخبرنا مالك۔ ایسے اختصار کی غرض سے انہ کے حذف کو بھی

تاكد اعراب كے اعتبار سے كلام درست اور مي موتى جائے۔

ے۔ طلب حدیث کے لیے رحلت اور سفر کرنا:

ہمارے علیائے سلف نے حدیث کی حفاظت کا ایبا اہتمام کیا ہے جس کی مثال نہیں مائی۔ انہوں نے حدیث کے جمع کرنے اور اس کے ضبط کے اہتمام میں وہ محنت و مشقت اور وقت خرچ کیا ہے جے عقل بھی تعلیم نہیں کرتی۔ وہ جب اپنے شہر کے شیوخ کی احادیث جمع کر لیتے تو دو سرے شہروں اور علاقوں کی طرف سفر کرتے خواہ وہ دور سے یا احادیث جمع کر لیتے تو دو سرے شہروں اور علاقوں کی طرف سفر کرتے خواہ وہ دور سے یا نزدیک۔ مقصد وہاں کے شیوخ سے حدیث کا حصول ہو تا تھا اور خوشدلی سے سفر کی کلفتیں اور زندگی کی مشکلات و مصائب برواشت کرتے۔ خطیب بغدادی نے ایک کتاب تھنیف اور زندگی کی مشکلات و مصائب برواشت کرتے۔ خطیب بغدادی نے ایک کتاب تھنیف

ک ہے جس کا نام "الرحلة فی طلب المحدیث" رکھاہے۔ اس کتاب میں انہوں نے صحابہ " تابعین اور بعد والے علماء کے طلب حدیث میں سفروں کا ذکر کیا ہے جن پر انسان کو تعجب ہوتا ہے۔ جو ان دلیسپ واقعات کو سنٹا پند کرتا ہے " اسے اس کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہ کتاب طالب علموں کو جست کرتی ہے اور ان کی ہمتوں کو اجاگر کرتی ہے اور ان کی ہمتوں کو تقویت بہنچاتی ہے۔

# ٨- حديث ہے متعلق تصنيف كي انواع واقسام:

جو شخص اپنے اندر حدیث وغیرہ دیگر علوم سے متعلق تصنیف کی قدرت و استطاعت
پاتا ہے اس پر ضروری ہے کہ وہ تصنیف کا اہتمام کرے۔ اس طرح متفرق کو جمع کرنے '
شکل کی وضاحت کرنے 'غیر مرتب کو مرتب کرنے اور جن کی فہرست نہیں ان کی فہرست
بنانے کے ساتھ تاکہ حدیث کے طلباء پر اس سے آسان طریقے سے اور تھو ڑے وقت
بن استفادہ کرنا آسان ہو جائے اور اسے اپنی کتاب کو تہذیب و تحریر اور ضبط سے پہلے
منظرعام پر لانے سے بچنا چاہیے۔ اس کی تصنیف اس بارے میں ہو جماں نفع زیادہ اور عام ہو اور فائدہ زیادہ ہو۔

علماے حدیث کی مختلف طریقوں پر تصنیف ہے۔ حدیث میں تصنیف کی مشہور ترین انواع بہ ہیں

ا- جوامع: جامع ہر وہ کتاب جس میں اس کا مصنف عقائد' عبادات' معاملات' سیر' مناقب' رقاق' فنن اور قیامت کے دن کے واقعات میں سے تمام ابواب کو جمع کرتا ہے۔ جسے الجامع الصحیح البخاری ہے۔

ب- مسانید : مند ہروہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات موضوع اور عنوان کی طرف نظر کئے بغیر الگ الگ ایک طریق پر جمع کی گئی ہوں جیسے مند امام احمد بن حنبل ہے۔

<u>ے۔ سنن :</u> بیہ دہ کتابیں ہیں جو نقہ کے ابواب کی ترتیب پر تکھی گئی ہیں تا کہ وہ استنباط احکام میں فقہاء کا مصدر و مرجع بن سکیں اور بیہ جوامع سے مختلف اور الگ ہیں

کیونکہ ان سے وہ احادیث افذ نہیں کی جاسکتیں جو عقائد سیراور مناقب دغیرہ سے متعلق بیں بلکہ یہ نقد کے ابواب پر اور احکام کی احادیث پر محدود ہوتی ہیں جیسے سنن الی داؤد ہے۔

و۔ معاجم: مجم ہروہ کتاب جس میں مولف حدیث کو جمع کرتا ہے جس کی ترتیب اپنے شہوخ کے اساء پر رکھتا ہے اور ان کی اکثر و غالب ترتیب حروف تنجی کی ترتیب پر ہوتی ہے جیے طبرانی کی معاجم ثلاثہ لیتنی مجم صغیر' اوسط اور کبیر ہیں۔

ھ۔ علل : کتب علل وہ کتابیں ہیں جو معلول احادیث پر مشمل ہوتی ہیں اور ان کی علل کا بیان بھی ہوتا ہے۔ علل عام کی العلل اور دار قطنی کی العلل ہے۔

و۔ اجزاء: جزء پر وہ چھوٹی کتاب جس میں ایک رادی کی روایات جن کی جائیں یا ایک موضوع سے متعلق تمام احادیث جنع کی جائیں یا ایک موضوع سے متعلق تمام احادیث جنع کی جائیں تا کہ اس کا احاطہ ہو جائے جیسے امام بخاری کی "جزء رفع الیدین فی العلوة" ہے۔

ز- اطراف : ہروہ کتاب جس میں مولف ہر حدیث کی طرف (ایک حصہ) ذکر کرویتا ہے جو باق حدیث پر دلالت کرتا ہے بھر ہر ایک متن کی سند بیان کر دیتا ہے یا تو کمل استیعاب کے ساخھ یا ایک کتاب سے مقید کر کے جیسے امام مزی کی تحف الاشراف بمعرفة الاطراف ہے۔

ح۔ متدرکات: متدرک ہروہ کتاب جس میں اس کا مولف وہ اعادیث جع کر؟ بے جو دہ کسی دو مری کتاب کے مصنف کی شرط پر پایا ہے اور اس سے رہ گئی ہوتی ہیں۔ جسے ابو عبداللہ الحاکم کی "المستدرك على الصحبحين "ہے۔

ط- منتخرجات : منتخرج ہروہ کتاب جس میں مولف کمی کتاب کی اعادیث کی تخریج کے کرے اور بہا کر؟ ہے لیکن اپنی سندوں کے ماتھ' اس کے مصنف کی سندوں کو چھوڑ کر۔ اور بہا اوقات یہ اس کے شخ یا اوپر کمی طبقہ میں اس سے مل جاتا ہے جیسے ابو لعیم اصبانی کی "المستخرج علی الصحیحین" ہے۔

## چوتھی بحث

# روابيت حديث كي صفت اور كيفيت

### ا-اس تسميه سے مراد:

اس عنوان سے مُراد اس کیفیت کابیان ہے جس کے ساتھ حدیث روایت کی جاتی ہے اور وہ آداب جن کا اپنانا ضروری ہے اور جو اس سے متعلق باتیں ہیں۔ اس بارے میں کچھ چیزیں سابقہ بحثول میں گذر چکی ہیں۔

۷۔ کیااس راوی کا اپنی کتاب سے روایت کرنا جائز ہے جسے اس میں سے کی جھے جھے اس میں سے کی جھے جھے اس میں سے کی جھے بھی حفظ نہیں؟

اس بارے میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض نے شدت اختیار کرتے ہوئے افراط سے کام لیا اور بعض نے اعتدال کی راہ اختیار کی اور بعض نے اعتدال کی راہ اختیار کی اور میانہ روی سے چلے۔

ا۔ منشد دین : بید کہتے ہیں وہی روایت جمت ہو سکتی ہے جو راوی اینے حفظ سے بیان کرے بیر بات امام مالک امام ابو حنیفہ اور ابو بکر صیدلانی شافعی سے مروی ہے۔

ب- متساهلین : ایک گروہ نے ان سخول اور کتابوں سے بھی روایت کی ہے جو اصل سے مقابلہ شدہ نہیں خصے جن میں سے ابن لھیعة بھی ہیں۔

ج- معتدلین متوسطین : یہ جمہور ہیں اور کتے ہیں جب راوی تحل اور مقابلہ میں ذکر کی گئی مابقہ شروط کا اجتمام کرتا ہے تو اس کا کتاب سے روایت کرنا جائز ہے اگر چہ کتاب اس سے غائب ہو گئی ہو جب کہ غالب ظن ہی ہو کہ تغییراور تبدیلی سے پاک ہے خاص طور پر جب وہ ان راویوں میں سے ہو جن پر تبدیلی غالبًا مخفی نہیں رہ سکتی۔ سا۔ نابینے کی روایت کا حکم جو اپنے سماع سے پچھ بھی یاد نہیں رکھتا : جب نابینا جے اپنے سماع سے پچھ بھی یاد نہیں رکھتا :

س چکا ہو اور اس کے ضبط اور کماب کی حفاظت پر ثقہ سے مدو لے ادر اس پر قرات کے وقت احتیاط کرے اس طرح کہ اس کا غالب نظن میں ہو کہ تغییر و تبدل سے حفاظت ہے اس کی روایت اکثر کے نزدیک درست ہے ہیہ ایسے ہی ہو گا جیسے ایک بینا امی ہے جسے کچھ حفظ اور یاد نہیں ہو گا۔

سم۔ حدیث کی روایت بالمعنی اور اس کی شرطیں:

سلف نے صدیث کو بالمعنی روایت کرنے سے متعلق اختلاف کیا ہے۔ لبعض نے منع کیا ہے اور بعض نے جائز قرار دیا ہے۔

ا محدثین و فقهاء اور اصولیول کی ایک جماعت نے اس سے منع کیا ہے جن میں سے ابن سیرین اور ابو بکر وازی جی ا

ج محد ثین نقماء اور اصولیوں میں سے جمہور سلف اور خلف نے اسے جائز کما ہے جن میں سے ائمہ اربعہ ہیں بشرطیکہ راوی معنی کی ادائیگی کی قطعیت بیان کرے اور اس کی صلاحیت رکھتا ہو۔

پھر جنہوں نے روایت بالمعنی جائز قرار دیا ہے اس کے لیے چند شرطیں لگائی ہیں۔ راوی الفاظ اور ان کے مقاصد کو جانئے والا ہو۔

ان عوارضات کو جانتا ہو اور ان پر خبردار ہو جو اس کے معانی کو پھیرتے اور پھر
 معانی ہو ہیں۔ بید دہاں ہے جو احادیث تصانیف میں نہیں آئیں۔

باقی کتب مصنفہ ہے کوئی چیز بالمعنی روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسے ہی ال میں موجود الفاظ کو بدلنا آگر چہ ان کے ہم معنی ہول درست نہیں کیونکہ روایت بالمعنی کرنا جائز ہے ضرورت کے تحت جمال کہیں راوی سے کوئی کلمہ غائب ہو جائے اور مخفی ہو جائے۔ لیکن احادیث کو کتابوں میں محفوظ کرنے کے بعد اب کوئی ایسی ضرورت نہیں جو روایت بالمعنی کا جواز بیدا کرے۔

روایت بالمعنی کرنے والے راوی کے لیے منامب بیہ ہے کہ وہ حدیث بیان کرنے کے بعد او کمال قال یا اس جیسے اور اس کے مشابہ الفاظ کے۔

> ۵۔ حدیث میں کن اور اس کے اسباب : حدیث میں کن سے مُراد اس کی قرات میں خطاء اور علطی ہے۔

# ظاہراور واضح ترین اسباب لحن:

ا۔ نحو اور لغت کی تعلیم کا فقدان : حدیث کے طالب عِلم پر ضروری ہے کہ وہ نحو اور لغت سکھے جس کے ذریعے وہ لحن اور تقیف سے سلامت رہ سکتا ہے۔

خطیب نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے ، فرماتے ہیں مثل الذی یطلب الحدیث ولا یعرف النحو مثل الحدمار علیه مخلاه لا شعیر فیها۔ (تدریب الرادی ج ۲ ص ۱۰۲)

ترجمہ: "جو نحو و صرف کے علم کے بغیر حدیث طلب کرتا ہے اس کی مثال اس گدھے کی ہے جس کے اوپر چھٹ ہوں لیکن ان میں جو نہ ہو۔"

ب- كتب اور صحيفول سے حديث اخذ كرنا اور اساتذہ سے حديث نہ لينا : يہ بات ہارى نظرے گذر يكى ہے كہ حديث كے حصول اور اسے شيوخ سے لينے كے كى طريقے ہيں۔ بعض بعض سے قوى تر ہيں۔ اور ان سب سے قوى تر ہيں کے لفظ سے ساع ہم اس پر قرات كرنا ہے تو حديث كے ساخة مشغول رہنے والے پر ضرورى ہے كہ وہ رسول اللہ ما الله ما الله ما الله عام الله عند كو اہل معرفت اور اہل شخين كے الفاظ سے حاصل كرے تاكه تعيف اور فلطى سے سلامت رہے۔ طالب حديث كے لائق نہيں كہ وہ كابوں اور صحيفوں كا قصد كرے اور ان سے احاديث لے اور روايت كرے اور انہيں كابوں كو اپنا استاد قرار دے كيونكہ اس طرح اس كی خطائيں اور شعیفات زیادہ ہوں گی۔ اس ليے عام قديم كما كرتے ہے "لا قائد الْقُرْآنَ مِنْ مُصْحَفِيّ وَلاَ الْحَدِيْتُ مِنْ عَامَدِيْ وَلاَ الْحَدِيْتُ مِنْ صَحَفَة ..."

ترجمہ: "قرآن کو نہ سیکھو اس سے جو قرآن کو افذ کرتا ہے صحیفہ سے اور حدیث کو نہ سیکھو اس سے جو اسے کتابوں سے افذ کرتا ہے۔"

# غربيب الحديث

## ا۔ تعریف:

لغوی : لغت میں غریب کہتے ہیں جو رشتہ داروں 'عزیز داقارب سے دور ہو۔ یمال پر اس سے مُراد وہ الفاظ ہیں جن کا معنی مخفی ہو۔ صاحب قاموس کہتے ہیں غُرُب کُرُمٌ کی طرح ہے غَمُضَ وَ حصِدی کینی محمرا ' پوشیدہ اور مخفی۔ (القاموس ج اص ۱۱۵)

اصطلاحی : حدیث کے متن میں جو دقیق ادر پیچیدہ لفظ داتع ہو ادر اپنے قلت استعال کی دجہ سے سمجھ اور فہم سے دور ہو۔

۱۔ اہمیت اور دشواری: یہ ایک بہت ہی اہمیت والا فن ہے جس سے ناوا تفی محد ثین کے ہاں تیج شار ہوتی ہے کیکن اس میں غور و فکر کرنا اور غوطہ لگانا دشوار ہے۔ اس میں غور و فکر کرنا اور خوطہ لگانا دشوار ہے۔ اس میں غوطہ لگانے والے کو چاہیے کہ کوشش کرے اور درست راہ تلاش کرے اور فالی ظن اور گمانوں کے ذریعے اپنے نبی شہر کے کام کی تضیر کے در پے ہونے اور اس کا اقدام کرنے سے انڈ سے ڈرے۔ سلف اس بارے میں انتمائی شخیق اور شوت سے کام لئتے نتھے۔

سو۔ اس کی عمدہ ترین تفسیر: غریب الفاظ کی عمدہ ترین تفسیرہ ہو دو مری روایت میں مفراً موجود ہو مثلاً عمران بن حصین بنائی سے مریض کی نماذ کے متعلق صدیث ہو (صلِ قائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْب.)) مدیث ہو کر تماز پڑھ آگر طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر اور آگر طاقت نہیں کھتا تو بیٹھ کر اور آگر طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر اور آگر طاقت نہیں کے دور آگر طاق کے دور آگر طاقت نہیں کے دور آگر طاقت نہیں کی کھتا تو بیٹھ کر اور آگر طاقت نہیں کی کھتا تو بیٹھ کر اور آگر طاقت نہیں کے دور آگر طاق کے دور آگر طاقت نہیں کے دور آگر طاق کے دور آگر طاقت نہیں کے دور آگر طاق کے دور آگر طاقت نہیں کے دور آگر طاق کے دور آگر طاقت نہیں کے دور آگر کی کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کے دور آگر کے دور آگر کی کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کے دور آگر کی کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کھتا تو دور آگر کی کھتا تو دور آگر کھتا تو دور آگر کی کھتا

علی جنب کی تفیر حضرت علی بڑاتھ کی صدیث ہے اس کے لفظ بید ہیں (اعکلٰی جنبِهِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِوَجْهِهِ) جنبِهِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِوَجْهِهِ) حدیث ہے اس کے لفظ بید ہیں (اعکلٰی جنبِهِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِوَجْهِهِ) حدیث ہوئے ہوئے۔ (سنن الدار تظنی) ترجمہ : اینے دائیں پہلو پر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہوئے۔ (سنن الدار تظنی)

هم مشهور ترین تصانیف:

الحديث ابوعبيدالقاسم بن سلام كى --

النهاية في غريب الحديث والاثر" ابن اثيرك بيرسب عده كتاب

--

ج الدر النثير امام سيوطي كى ب يه نمايد كى تلخيص ب-

و الفائق المام ذمخشری کی ہے۔

دو سری فصل

# روایت کے آداب

مہلی بحث: محدث کے آداب

دو سری بحث: طالب مدیث کے آداب

ىپىلى بحث

# محدث کے آداب

#### ا۔ مقدمہ:

صدیت کے ساتھ مشعول رہنا چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف افضل ترین قرب کا ذرایعہ ہے اور بہترین ہنرہے اس لیے اس کے ساتھ مشغول رہنے والے اور اسے لوگوں ہیں نشراور عام کرنے والے عادات اپنائے اور عام کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بہترین اخلاق اور عمدہ عادات اپنائے اور لوگوں کو اس کا تھم کرنے سے پہلے لوگوں کو اس کا تھم کرنے سے پہلے اسے اسے نفس پر ٹافذ کرے۔

۲۔ معروف ترین امور جنہیں محدث اینائے:

ا نیت کی در نظی اور اے خالص کرنا اور دنیا کے اغراض و مقاصد ہے ول کو پاک کرنا جیسے ریاست اور سرداری کی مختت اور شہرت ہے۔

ہے سب سے بڑا مقصد حدیث کی نشر و اشاعت ہو اور زیادہ اور بھترین اجر کے حصول کی غرض سے حدیث کو نبی اکرم مانی کیا کی طرف سے پہنچانا مقصود ہو۔

ج عراور علم من اہے ہے بہتر کی موجودگی میں حدیث بیان نہ کرے۔

جب کوئی حدیث کے متعلق سوال کرے اور اسے معلوم ہو کہ وہ چیز دو سرے کے

باس موجود ہے تو اس کی طرف اس کی راہنمائی کرے۔

ھ نمی ایسے کو حدیث بیان کرنے سے بازنہ آئے جس کی نبیت صحیح نہیں کیونکہ اس کی نبیت کے درست ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

و جب حدیث کے تکھوانے اور سکھانے کا اہل ہو تو اس کے لیے مجلس منعقد کرے کیونکہ ریہ روایت کا سب سے بلند مرتبہ ہے۔

سا۔ جب املاء کی مجلس میں حاضر ہونے کا ارادہ کرے تو کون سے افعال مستحب ہیں؟

این داڑھی کو پاک و صاف کرے وشہولگائے اور چکائے۔

ہے رسول الله ملی اللہ ملی مدیث کی عظمت کی وجہ سے وقار اور رعب اور وبد ہے کے مائھ بیٹھے۔

ج تمام حاضرین کی طرف سے متوجہ ہو۔ دو مروں کو چھوڑ کر کسی ایک کو اپنی توجہ سے خاص نہ کرہے۔

و الیمی باتوں سے اجتناب کرے جن تک حاضرین کی عقل کی رسائی ممکن نہ ہو اور وہ اسے سمجھ نہ سکیس۔

ت دلوں کو سکون دلانے اور اکتابت اور تھکاوٹ کو دور کرنے کے لیے حدیث کے اور اکتابت و نوادرات سے ختم کرے۔
لکھوانے کو حکایات و لطائف اور عجائبات و نوادرات سے ختم کرے۔

سم محدث کو کس غمر میں صدیث بیان کرنی جائے؟ اس بارہ میں اختلاف ہے۔

ا ایک قول پچاس مال کا ہے۔ ایک چالیس کا اور اس کے علاوہ بھی کی اقوال ہیں۔
حدیث اور صحیح بات یہ ہے کہ جب وہ حدیث بیان کرنے کے اہل ہو اور لوگوں کو
اس کے پاس موجود علم کے حصول کی حاجت اور ضرورت محسوس ہو تو بیانِ
حدیث کے لیے بیٹھ جائے چاہے عمر کچھ بھی ہو۔

۵- مشهور ترین تصانیف:

ا-الجامع لاخلاق الراوى و آداب السامع بي خطيب بغدادى كى تعنيف --

ب- جامع بیان العلم و فضله و ماینبغی فی روایته و حمله به این عبدالبرکی تعنیف ہے۔

دو سری بحث

# طالب حدیث کے آداب

ا۔ مقدمہ:

طالب حدیث کے آداب سے مراد وہ بلند و عالی آداب اور اپنے مطلوب علم لینی رسول الله مختیر کی حدیث کے شرف و مقام کے مناسب عمدہ افلاق ہیں جن کے ساتھ اس طالب علم کو متصف ہونا چاہیے۔ ان میں سے کچھ تو وہ آداب ہیں جن میں یہ محدث کا شریک ہے اور پچھ اس کے لیے خاص ہیں۔

ا۔ وہ آداب جن میں محدث کے ساتھ شریک ہے:

ا ست كى درستى اور تقيح اور طالب مديث مي الله تعالى كے ليے اخلاص مو-

سی بات سے اجتناب کرے کہ اس کا طلب صدیث کا مقصد دنیا کے اغراض و مقاصد کی طرف پنجنا ہو کیونکہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابو ہررہ وزائنہ سے ایک صدیث کی تخریج کی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ طائع اللہ علی اللہ

ج جواحادیث سنتاہے اس پر عمل کرے۔

س- وه آداب جن میں وه محدث سے منفرد ہے:

ا مدیث کے منبط کرنے اور سمجھنے میں اللہ تعالیٰ ہے توفیق ور سطی آسانی اور مدد کا

سوال کرے۔

ہے کی طور پر حدیث کی طرف متوجہ ہو اور اس کے حصول بیں اپنی کوشش اور محنت

خرچ کر دے۔

ج ساع کی ابتداء اینے شرکے سند علم اور دین کے لحاظ سے راج اور بلند ترین اساتذہ سے کرے۔

و اپنے استاذ اور جس سے ساع کرتا ہے اس کی تعظیم کرے۔ کیونکہ میہ چیز علم' جلال و بزرگی اور نفع کے حصول کے اسباب میں سے ہے اور استاد کی بہند اور رضا مندی تلاش کرے اور اس کی سزا اور سختی پر صبر کرے۔

ے اپنے ہم جماعتوں اور بھائیوں کی ان فوائد کی طرف راہبری کرے جو اس نے طلب حدیث میں حاصل کیے اور ان سے چھپائے نہیں۔ کیونکہ فوائد علمیہ کا چھپانا فعرست ہے جس میں گھٹیا طلباء کی جھالت اور نا وا تفی کو دخل ہوتا ہے۔ کیونکہ حصول علم کا مقصد اس کی نشرو اشاعت ہوتی ہے۔

و اخذیلم اور تخصیل و ساع میں کوشش کرنے سے حیاء اور بڑھایا مانع نہیں ہونا چاہیے اگرچہ استاد عمراور مرتبہ میں تم ہو۔

ر حدیث کی معرفت اور فقہ کو چھوڑ کر اس کے ساع اور لکھنے پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ بہا او قات کہے چوڑے فوائد حاصل کیے بغیرائے: نفس کو تھکا دے گا۔

ج ساع طاور سیحنے ہیں سیحین کو مقدم کرے پھر سنن ابی داور اور ترندی اور نسائی کو پھر ہیں کی سنوں کبرئی پھر مسند اور جامع کتب ہے جس کی ضرورت ہو جیسے مسند امام احمد اور موطا امام مالک ہے۔ اور علل کتابول ہیں دار قطنی کی العلل ہے اور اساء الرجال کی کتب ہے بخاری کی الثاریخ الکبیرہے اور این ابی حاتم کی الجرح والتعدیل ہے اور اساء کے لیے ابن ماکولا کی کتاب ہے اور حدیث کے مضط کے لیے ابن ماکولا کی کتاب ہے اور حدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح کے لیے ابن اخیر کی التہابہ ہے۔

چو تھا باب

# اسناد اور اس کے متعلقات

پہلی فصل

## لطا نف اسناد

۲ مسلسل سو بروں کا چھوٹوں سے روایت کرنا سم آباء کا بیٹوں سے روایت کرنا ۵ بیٹوں کا بابوں سے روایت کرنا

عالی اور نازل اسناد

- ۵ بیوْل کا بابول سے روایت کرنا ۲ مدنج اور اقران (ساتھیوں) روایت
  - ے سابق اور لاحق

# ا۔ عالی اور نازل اسناو

ا۔ تمہیر: اسناد اس امت کی نظیات بھری خصوصیت ہے اور گذشتہ امتول میں سے کسی کے لیے نہیں اور مید انتقائی تاکید والی سنت بالغہ ہے تو مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حدیث اور اخبار کے نقل کرنے میں اس پر اعتماد کرے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں "سناد دین سے ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جو کوئی جس طرح جاہتا کہتا۔"

اور امام تُوری فرمائتے ہیں " الاسناد سالاح المومن " اسناد مومن کا اسلحہ ہے۔ ایسے ہی عالی سند کی طلب بھی سنت اور بمترین طریقہ ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "عالی سندکی طلب اسلاف کی سنت ہے"

کیونکہ عبداللہ بن مسعود رہ اللہ کے شاگرد کوفہ سے مدینہ کا سفر کرتے تھے اور حضرت عُمر رہ الہ شرے حدیث سیکھتے اور سلاع کرتے تھے۔ اس لیے تو طلب حدیث کے لیے سفر مستحب ہے۔ بہت سے صحابہ کرام نے عالی سند کی طلب میں سفر کیے جن میں سے حضرت ابو ابوب اور حضرت جابر رہی آتی ہیں۔

## ٢- تعريف:

لغوی : عالی علو سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ' نزول کی ضد ہے اور نازل نزول ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

#### اصطلاحی :

ا۔ عالی اسناد: وہ سند جس کے راویوں کی تعداد بہ نبیت دو مری سند کے کم ہو اس حدیث کے وارد ہونے کے لحاظ ہے۔

۲- نازل اسناد: وہ سند جس کے راویوں کی تعداد بہ نسبت اس حدیث کی دوسری سند کے زیادہ ہو۔

سا علو کی فشین : علو باخ قسول من تقلیم ہوتا ہے۔ ایک علو مطلق ہے اور باقی علو مطلق ہے اور باقی علو مسلق ہوتا ہے۔ ایک علو مطلق ہے اور باقی علو تسبی بیں اور وہ مندرجہ ذیل بیں

ا۔ صحیح اور عیوب سے پاک سند کے ساتھ رسول اللہ ملٹائیے کے قریب ہونا: بیا علو مطلق ہے اور علو کی بلند اور اعلیٰ ترین فتم ہے۔

ب- ائم، حدیث میں سے کسی امام کے قریب ہونا': اگرچہ اس امام کے بعد نبی اکرم ملڑی کے تعداد زیادہ ہو جائے۔ مثلاً اعمش' این جرن کیا مالک وغیرہ کا قرب حاصل ہو بشرطیکہ مندکی نظافت اور صحت برقرار رہے۔

ج- کتب صحاح سته اور دو سری معتمره کتابون کی روابیت کی نسبت قرب حاصل

ہو: یکی وہ چیزہے جس کے سبب متاخرین نے موافقت 'ابدال' مساوات' اور مصافحت کا اہتمام کیا ہے۔

ا۔ موافقت: موافقت سے مُراد مصنفین میں سے کمی کے شخ تک اس کی سند کے علاوہ دو سرے طریق سے قلیل تعداد کے ساتھ پنچنا بہ نبت اس مصنف کے طریق کی تعداد کے ساتھ پنچنا بہ نبت اس مصنف کے طریق کی تعداد کے۔ (یعنی بخاری کے طریق سے)

مثال: حافظ ابن حجر شرح نه خبه الفكر میں فراتے ہیں امام بخاری قتیبہ ہے روایت کرتے ہیں وہ مالک ہے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ اب اگر اس حدیث کو ہم بخاری کی سند ہے بیان کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان آٹھ واسلے ہیں اور اگر ہم اس حدیث کو بعینہ ابوالعباس السراج شیخ البخاری کے طریق ہے وہ قتیبہ ہے بیان کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان سات واسلے بنتے ہیں تو ہمارے لیے امام بخاری روائید کے ساتھ ان کے شیخ میں عالی سند کے ساتھ موافقت ثابت ہوگئی۔ (شرح نخبہ ص ۱۱)

٧- بدل : كسى مصنف كے شخ كے شخ تك اس كى سند كے علاوہ دو سرى سند سے كم واسطوں كے ذريعے پہنچنا۔

مثال: ابن مجر رمائے فرماتے ہیں ہے اساد بعینہ ہم تک قعنبی عن مالك کے طریق سے مثال: ابن مجر رمائے فرماتے ہیں ہے اساد بعینہ کے بدل میں ہے۔ (قعنبی امام بخاری کے شخ میں) کے شخ میں)

سا۔ مساوات : کمی مصنف کی سند کے ساتھ راوی سے لے کر آفر تک تعداد کی برابری مراد ہے۔

مثال: حافظ ابن مجر فرماتے ہیں۔ مثلاً امام نسائی ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔
ان کے اور نبی اکرم مراہی کے در تمیان گیارہ اشخاص کا واسطہ ہے۔ بعینہ وہی حدیث مارے لیے ایک اور سند سے مروی ہوتی ہے تو ہمارے اور نبی اکرم سی کی ورمیان میں مروی ہوتی ہے تو ہمارے اور نبی اکرم سی کی ورمیان میں تو واسطوں کی تعداد کے اعتبار سے ہم امام نسائی سے برابری اور مساوات کر دہے ہیں۔

۷۔ مصافحہ: کمی مصنف کے شاگر دکے ساتھ راوی سے لے کر آخر تک اسنادگی تعداد (واسطول) کا برابر ہونا۔ اس کا نام مصافحہ رکھا گیا ہے کیونکہ عام طور پر جب دو ملاقات کرتے ہیں تو مصافحہ کرنے کی عادت پڑچکی ہے۔

و- راوی کی وفات کے مقدم ہونے کی وجہ سے علو: اِس کی مثال

مثال: امام نووی فرماتے ہیں میں جو تنین واسطوں سے ہیمق سے روایت کروں وہ حاکم سے بیان کریں تو بیہ اعلیٰ (عالی سند) ہو گی بہ نسبت اس کے جو تنین واسطوں سے ابو بکر بن خلف سے بیان کریں کیونکہ بیمق کی وفات ابن خلف سے خلف سے بیان کریں کیونکہ بیمق کی وفات ابن خلف سے بیلے ہوئی ہے۔

(بیمق متونی ۱۵۸ه اور این ظف متونی ۱۸۸ه بین) التقریب بشرح التدریب ج۲ص ۱۲۸)
ه-ساع کے مقدم ہونے کے سبب سے علو: شخ سے پہلے ساع کرنے کی وجہ سے
علو حاصل ہو تو جس نے شخ سے پہلے سا ہے وہ اس سے اعلیٰ ہو گا جس نے بعد میں ساع
کا س

مثال: دو مخص ایک شخ سے ساع کرتے ہیں ان میں سے ایک نے ساٹھ سال سے ساع کیا تھا جب کہ دو سرے نے چالیس سال سے اور ان دونوں تک راوی کے واسطے برابر ہیں تو پہلے والا اعلیٰ ہو گا اور بعد والا انزل۔ خاص طور پر اس کے جن میں جس کا شخ منحتلط ہو گیا ہویا بوڑھا ہو گیا ہو۔

الم نزول کی فقمیں: نزول کی بھی پانچ فقمیں ہیں جو اپنی ضد سے پہانی جاتی جیں۔ علوکی ہر قسم کی جو ضد ہے وہ نزول کی قسم ہے۔

۵۔ علوافضل ہے یا نزول؟

ا۔ سیجے قول کے مطابق جو جمہور علماء کا قول ہے کہ علو نزول سے افضل ہے۔ کیونکہ بیہ طریت سے خلل اور نقص کے اختال کی کثرت کو دور کر دیتا ہے جب نزول سے اس بارہ میں بے فلل اور نقص کے اختال کی کثرت کو دور کر دیتا ہے جب نزول سے اس بارہ میں بے پروائی برتی گئی ہے۔ ابن المدین فرماتے ہیں "النزول شؤم" کہ نزول نحوست ہے۔ یہ اس وقت ہے جب علو اور نزول سند میں قوت میں برابر ہوں۔

ب- نزول افضل ہو گا جب کہ نازل سند تھی فائدہ کے ساتھ ممتاز ہو۔ مثلاً (عالی سند کی نسبت نازل کے رجال زیادہ تقدیا احفظ یا افقہ ہوں)

- مشہور ترین تصانیف : اسانید عالی اور نازل کے لیے کوئی فاص تصانیف موجود نہیں ہیں لیکن علماء نے چند اجزاء متفرد طور پر لکھے ہیں جن پر طلا ثیات کا نام بولا جا آ ہے اور اس سے ان کی مُراد سے کہ مصنف اور نبی اکرم ماڑیکیا کے درمیان صرف تبن فخص ہیں۔ اس میں سے اشارہ ہے کہ علماء کرام عالی سند کا اہتمام کرتے تھے۔ ان ثلاثیات میں سے اشارہ ہے کہ علماء کرام عالی سند کا اہتمام کرتے تھے۔ ان ثلاثیات میں سے اور این حجر کی ہے۔ اور این حجر کی ہے۔ اور این خبر کی ہے۔ اور این کی تصنیف ہے۔

# ال مسلسل

## ا ـ تعريف :

لغوى: شلْسِلَة سے اسم مفعول كاصيغه بي يعنى ايك چيزكو دوسرى چيزك ماتھ طانا۔
اس سے ب سُلْسِلَة الْحَدِيْدِ (لوب كى زنجير) اس كانام مسلسل اس ليے ركھا كيا ب
كونكه يه آب اجزاء بيس بم مثل ادر اتصال كے پہلو سے سُلْسِلَة الْحَدِيْدِ كے مشابہ
ب--

اصطلاحی: اسناد کے رجال کا ایک صفت یا حالت پر تشکسل سے اور نگا تار ہونا ہے تشکسل مجھی راویوں کے لیے اور مجھی روایت کے لیے ہوتا ہے۔

ا۔ تعریف کی تشریع: ملل اے کہتے ہیں جس کی سند کے راوی تشکیل افتیار کریں اور ایک دو سرے کے والی بنیں۔

1 این ایک ای صفت میں اشتراک یر-

ا في ايك اى حالت من اشتراك ير-

ج روایت کی ایک صفت میں اشتراک پر۔

سو۔ اقسام: تعریف کی تشریح سے یہ واضح ہو کیا ہے کہ مسلسل کی انواع تین ہیں'

جو بير بيل:

ا۔ راوبوں کے احوال میں مسلسل (۲) راوبوں کی صفات میں مسلسل (۳) روایت کی صفات میں مسلسل

اب ان انواع كأبيان اور وضاحت ورج زيل ہے:

ا۔ راوبوں کے احوال میں مسلسل: رادبوں کے احوال یا تو اقوال ہوتے ہیں یا افعال کیا اقوال و افعال دونوں ہوتے ہیں۔

ا۔ راویوں کے قولی احوال میں مسلسل کی مثال: حضرت معاذبین جبل بوارشر کی حدیث ہے۔ بیشک نبی سائی اس میں مسلسل کی مثال: حضرت معاذبین جب بیشک نبی سائی اس نے ان سے فرمایا اے معاذبین جبھے سے مُخبّت کرتا ہوں۔ پس تُو ہر فرصٰی نماذ کے بعد دُعا کیا کر اے اللہ اپنے ذکر 'شکر ادر احجی عبادت کرنے پر میری مدد فرما! تو آپ کا فرمان ((اِنّی اُحِدِیُكُ فَقُلُّ)) (میں جھے سے مُخبّت کرتا ہوں تو یہ دُعاکر) میں تمام راوی برابری اور مسلسل اختیار کیے ہوئے ہیں۔ (یعنی ہرراوی نے ایپ شاگرد کو میں کما) (افرجہ ابوداؤد)

۲- راوبوں کے فعلی احوال میں مسلسل کی مثال: حضرت ابو ہریرہ بن تُنْهُ کی حدیث کے مدیث کہ ابوالقاسم سلی میں انگلیوں میں مسلسل کی مثال: حضرت ابوالقاسم سلی میں انگلیوں میں داخل کیا) اور فرمایا اللہ نعالی نے زمین کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا۔

تمام راویوں میں شاگرو کے ہاتھ میں تشبیك ڈالنے كا مسلسل ہے (الحرجه الحداکم مسلسل اللہ عرفة علوم الحدیث ص ۲۲)

س۔ راوبوں کے قولی اور فعلی احوال میں مسلسل کی مثال: حضرت انس ہن تو والی حدیث ہے کہ رسول اللہ ملتی کیا ہے فرمایا بندہ ایمان کی مشاس نہیں پاسکتا حتیٰ کہ اجھی اور بری مشخص اور کروی تقدیر پر ایمان لائے اور رسول اللہ ملتی کیا نے اپنی داڑھی کو مشمی میں بکڑا اور فرمایا میں اجھی 'بڑی' میشمی اور کروی تقدیر پر ایمان لایا۔

اب داڑھی کو مٹھی میں پکڑنے (فعل) اور میں احقی، بری میٹھی، کڑوی تقذیر پر ایمان لایا (قول) میں راویوں کامسلسل ہے۔

ہر راوی نے اپنے شاگر د کو حدیث بیان کرتے ہوئے آخر میں بوں ہی کیا اور سی

کہا۔

## ب- راوبول کی صفات میں مسلسل: راوبوں کی صفات بھی قولی ہوتی ہیں یا نعلی-

ا۔ راویوں کی قولی صفات میں مسلسل کی مثال: سورت کی قرات میں مسلسل عدیث ہے ہر راوی تسلسل سے اور لگا کار میں بیان کرتا ہے فلان نے اسے اس طرح برطا۔ امام عراقی فرماتے ہیں راویوں کی قولی صفات اور قولی احوال قریب قریب اور باہم ایک جیسے اور ہم مثل ہیں۔

۲۔ راوبوں کی فعلی صفات میں مسلسل: جیسے راوبوں کے ناموں کا منفق ہو جانا جیسے مسلسل فقهاء یا حفاظ بیان کریں جیسے مسلسل فقهاء یا حفاظ بیان کریں یا نہتیں منفق ہوں جیسے دِمَشْقِینِیْنَ یا مِصْرِینِیْنَ بیان ہوں۔

ج- روایت کی صفات میں مسلسل: روایت کی صفات کا تعلق یا اداء کے صیفوں سے ہوتا ہے یا روایت کے زمانے سے یا جگہ ہے۔

ا۔ اداء کے صیغوں میں مسلسل: مثلاً ایک مدیث آئے جس میں تشلسل سے ہر رادی میں کے۔ متمِعْتُ یا آنحبُرُنا۔

۲۔ روایت کے زمانہ میں مسلسل: مثلا ایک حدیث کی روایت تشلس سے عید کے دن ہو۔

س۔ روایت کے مکان اور جگہ میں مسلسل: جیسے وہ حدیث مسلسل ہے جس میں ملتزم میں دُعا کی اجابت کا ذکر ہے۔

س۔ افضل ترین مسلسل: سب سے افضل وہ ہے جو ساع میں انصال پر ولالت کرے' تدلیس کے نہ ہونے کا ثبوت دے۔

۵۔ فائدے: رادیوں کی طرف سے ضبط کی زیادتی پر شامل ہونا اور ولالت کرنا۔ ۲۔ کیا تمام سند میں نشلسل کے موجود ہونے کی شرط ہے؟ اس کی کوئی

شرط نہیں بیا او قات سلسل ورمیان میں یا آخر میں جاکر ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس حالت میں محد ثین یوں کتے ہیں میہ فلال تک مسلسل ہے۔ " هَذَا مُسَلَّسَلٌ اِلَى فُلاَنٍ۔"

ے۔ مسلسل اور صحت کے درمیان کوئی ربط نہیں: بت کم ہے کہ مسلسل مدیث تنکسل بین خلل یا ضعف سے سلامت ہو اور اگرچہ مدیث کی اصل سلسل مدیث تنکسل بین خلل یا ضعف سے سلامت ہو اور اگرچہ مدیث کی اصل تنکسل کے علاوہ کسی اور طریق سے صحیح ثابت ہو۔

## ۸- مشهور ترین تصانیف:

المسلسلات الكبرى سيوطى كى ہے يہ پچاس اعاديث پر مشمل ہے۔ المناهل السلسلة في الاحادیث المسلسلة : مُحمّر عبدالباقي ايوبي كى ہے۔ يہ دو سوبارہ اعادیث پر مشمل ہے۔

# س۔ اکابر کی روابیت اصاغر سے

## ا- تعري<u>ف</u> :

لغوی : اکابر اکبر کی جمع ہے اور اصاغر اصغر کی جمع ہے اور معنی ہید ہے کہ بروں کی چھوٹوں سے روایت۔۔

اصطلاحی : ایک مخص اس شخے ہے روایت کرے جو اس سے عمر اور طبقہ میں چھوٹا ہویا علم اور حافظے میں چھوٹا اور کم ہو۔

ا۔ تعرفی کی تشری نے اور کھنے میں نیچ اور کم ہو اور طبقے میں قرب ہو جیسے صحابہ تابعین سے موایت کری وغیر سے محریل چھوٹا اور طبقے میں وغیرہ یا راوی ایسے شخص سے روایت کرے جو اس سے علم اور حفظ میں کم موجیت ایک عالم اور حافظ کسی شخ (صالح) سے روایت کرے اگر چہ بیا شخ اس سے عُمر میں بڑا ہو۔

نوث : متنبه رہنا چاہیے کہ صرف عُمر میں بڑا ہونے اور طبقہ میں مقدم اور پیش بیش بیش موٹ کا نام کہ «علم میں استاذے برابری نہ ہو" اکابر کی روایت اصاغر نہیں رکھا جا سکتا

جس كى وضاحت أنے والى مثاليس كرتى ہيں۔

سا- فسميس اور مثاليس: اس كوتين قيمون بين تقيم كيا جاسكا ب-

ا سیر که رادی مروی عنه ہے عمریس برا ہو اور طبقے میں مقدم اور بہلے ہو (لینی ساتھ ساتھ علم اور حفظ بھی ہو)

ہے ہیں کہ رادی مردی عنہ سے مقام و منزلت اور مرتبے میں بڑا ہونہ کہ عُمر میں۔ جیسے ایک عالم اور حافظ ﷺ کمیر سے روایت کرے جو غیر حافظ ہو۔ مثلاً امام مالک عبداللہ بن دینار سے روایت کریں۔

(اب مالک امام اور حافظ ہیں ' جب کہ عبداللہ بن دینار صرف راوی اور شیخ ہیں اگرچہ مالک سے عُمر میں بڑے ہیں)

ج بید که راوی مروی عنه سے عُمر میں برا ادر منزلت میں مقدم ہو لینی اس سے برا اور منزلت میں مقدم ہو لینی اس سے برا اور ذیارہ عالم ہو مثلاً امام برقانی خطیب بغدادی سے روایت کریں۔

(كيونك امام برقاني خطيب سے عُمر ميں برے اور منزلت و مقام ميں بلند بيں۔ اس ليے كه خطيب كے فطيب سے عُمر ميں برے اور منزلت و مقام ميں بلند بيں۔ اس ليے كه خطيب كے شيخ اور معلم بيں اور ان سے زيادہ عِلم والے بيں)

## سے "اکابر کی روایت اصاغرے" کی چند صور تیں:

ا صحابہ تابعین سے روایت کریں جیسے عبادلہ صحابہ وغیرہ کعب احبار سے روایت کریں جیسے عبادلہ صحابہ وغیرہ کعب احبار سے روایت کریں عبادلہ کریں (عبادلہ صحابہ وہ بیں جن کا نام عبداللہ ہے ذیادہ مشہور ہیں جنہیں عبادلہ اربعہ کہتے ہیں)

ج ابعی کی روایت رقع عابعی سے جیسے کی بن سعید انصاری امام مالک سے روایت کریں۔

۵۔ فوائد: الدید وہم اور خیال نہیں کرنا چاہیے کہ مروی عنہ راوی سے فضیلت والا اور بڑا ہوتا ہے کوئکہ اکثر ایسے ہی ہوتا ہے۔

ب۔ یہ گمان اور خیال نہیں کرنا جاہیے کہ سند میں انقلاب (قلب) ہوا ہے کیونکہ عام طور پر چھوٹے بروں سے روایت کرتے ہیں۔

٢- مشهور ترين تصانيف:

ایک کتاب جس کا نام "ما رواه الکبار عن الصغار والاباء عن الابناء" ہے۔ یہ حافظ ابو یعقوب اسحال بن ابراہیم وراق متوفی ۱۰۰۳ کی تعنیف ہے۔

# سم۔ آباء کی روابیت ابناء ہے

ا۔ تعربیف: ید که سند میں ایسا راوی موجود ہوجو اپنے بیٹے سے روایت کر رہا ہو۔

۱- مثال: وہ حدیث جے عباس بن عبد المطلب بٹاٹنے اپنے بیٹے فضل بڑٹنے سے

روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ سٹر کیٹے سے مزدلقہ میں دو نمازوں (مغرب و عشاء) کو

جمع کیا تھا۔

الله فاكرك: بير مكان نه كيا جاسك كه سند مين قلب يا غلطى موئى ب كيونكه اصل كي به كه بينا البخ باب سے روايت كرتا ب بيه فتم اور اس سے پہلے والی فتم حديث كے علماء كى تواضع پر دلالت كرتى ب كه وہ ہر شخص سے علم حاصل كر ليتے تھے اكرچہ وہ ان سے مرتبے اور عمر ميں كم اور چھوٹا مو۔

# ۵۔ ابناء کی روابیت آباء سے

ا۔ تعربیف : حدیث کی سند میں ایسا راوی موجود ہو جو صرف اینے باپ سے روایت کرے یا این سند میں جو لفظ روایت کرے یا این سند میں جو لفظ ہول عن ابید یا عن جو لفظ ہول عن ابید یا عن ابید عن جدہ)

۲- اہم ترین فقم: اس نوع کی اہم ترین صورت وہ ہے جس میں باپ یا دادے کا نام نہ لیا گیا ہو کیونکہ اس میں نام کی پہچان کے لیے بحث کی ضرورت ہوتی ہے۔

· سا- فشمين: اس كي دو فشمين بين:

ا راوی صرف باب سے روایت کرے لین دادا سے روایت نہ ہو۔ ب صورت عام

اور بكثرت ہے مثلاً ابوالعشراء عن ابيه كى روايت.

(ابوالعشراء اور اس کے باپ کے نام میں کتی اقوال پر اختلاف ہے مشہور ترین قول یہ ہے کہ بیر اسامہ بن مالک ہے)

ج رادی کی باب سے اور دادا سے روایت یا باب اور دادا سے ادر تک روایت۔ مثلاً عمرو بن شعیب عن اسے عن جدہ کی روایت

(عمرد كانب اى طرح ب "عمرو بن شعيب بن مُحمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص" عمرو كا دادا مُحدّ به ليكن علاء في جانج بر آل اور چهان بهنك ك بعد ثابت كيا بيل بيل عمره مين ضمير كا مرجع شعيب ب تو جده ب مُراد عبدالله بن عمره مشهور صحابي بيل شعيب ك جده مين ضمير كا مرجع شعيب ك تو اس اغتبار ب جده به مراد عمره كا دادا فحد به اور مُحدّ ب اس ك بيخ شعيب كا ساع ثابت نيس به لندا سند منقطع قرار پائل كل ليكن به قول مرجوح به -

### س: فوائد :

الم جب صراحت موجود ند ہو تو باب یا دادا کے نام کی معرفت سے متعلق بحث کرنا۔
 اب جد سے جو محضیت مُراد ہو اس کا بیان آیا کہ وہ بیٹے کا دادا مُراد ہے یا باب کا۔

## ۵: مشهور ترین تصانیف:

ا روایة الابناء عن آبائهم - ابونفرعبیدالله بن سعید واکلی کی تفنیف ہے - حزء من روی عن ابیه عن جده ابن ابی خیشم کی تفنیف ہے - جزء من روی عن ابیه عن جده عن النبی صلّی حتاب الوسی العلم فی من روی عن ابیه عن جده عن النبی صلّی اللّه عَلَیْهِ وَسَلّم - حافظ علائی کی تفنیف ہے -

# ۲۔ مدیج اور اقران کی روایت

# ا۔ اقران کی تعربیف:

لغوى : اقران قرين كى جمع ہے جس كامعنى ہے مصاحب اور جم كمتب جيسے قاموس ميں

موجود ہے۔

اصطلاحی: جو عُمراور اسناد میں متقارب ہوں اور ایک ہی طبقہ میں شیوخ سے افذیکم کیا ہو۔

۲۔ روایت الاقران کی تعریف: دو قریوں میں سے ایک دوسرے سے روایت کرے مثلاً سلیمان الیمی کی معربن کدام سے روایت ہے یہ دونوں قرین اور باہم ساتھی ہیں نہیں ہم ساتھ ہیں نہیں معرکا تیمی سے روایت کرنا معلوم نہیں ہم سکا۔

## سـ مدنج کی تعریف :

لغوی : من ترین کرنا اور تریج عربی الغوی : من ترکیا اور مزین کرنا اور تریج عربی مقولہ دِیباجیتی اَلْوجه العنی النحد النوب کا برابر ہونا) معولہ دِیباجیتی اَلْوجه العنی النحد النوب کی النحد النوب کا برابر ہونا) حدیث کی اس نوع کا نام مدی اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ جیسے رخسار برابر ہوتے ہیں ایسے میں یہاں پر راوی اور مروی عنہ برابر ہوتے ہیں۔

اصطلاحی : دو قرینول (ساتھیول) میں سے ہرایک دو سرے سے روایت کرے۔

## سم من کی مثالیں:

ا۔ صحابہ میں: حضرت عائشہ وٹن نظرت ابو ہریرہ رہائی سے روایت۔ اور حضرت ابو ہریرہ رہائی کی حضرت عائشہ وٹن نیز سے روایت۔

ب- تابعین میں : امام زہری کی عمرین عبدالعزیز سے روایت اور عمر بن عبدالعزیز کی امام زہری ہے دوایت اور عمر بن عبدالعزیز کی امام زہری ہے روایت۔

ج- رقع تابعین میں: امام مالک کی امام اوزاعی سے روایت اور امام اوزاعی کی امام مالک سے روایت۔

- فاكدے: ا- سند ميں زيادتى كا كمان نه كيا جائے۔ (كيونكمه اصل ميہ ہے كه شاگرد استاد سے روايت كرتا ہے توجب ساتھى ساتھى سے روايت كرتا ہے تو اس فتم كو نه جانے والا كمان كرے كا كه ميہ ناقل اور ناتخ سے مروى عنه كى

زیاد تی ہوئی ہے۔

ب- عن كو واؤے برلنے كا كمان مجى نه كيا جائے۔

( یعنی اسناد کے سننے یا پڑھنے والے کو رہے گمان نہ ہو کہ اصل سندیوں تھی حد ثنا فلان و فلان لیکن غلطی ہے واؤ کو عن ہے برل دیا اور کما کہ حد ثنا فلان عن فلان)

۲- مشهور ترین تصانیف:

المدبج دار قطني كي تصنيف -

ب "رواية الاقران" ابوالشيخ الاصباني كي تعنيف ب\_

## ے۔ سابق اور لاحق

## ا\_ تعريف :

لغوی: سَابِقُ سَبَقَ سے اسم فاعل کاصیغہ ہے جمعیٰ متقدم (پہلے آنے والا) اور لاَحِقْ لَحَاقَ ہے اسم فاعل کاصیغہ ہے جمعیٰ متقدم (پہلے آنے والا) اس سے مُراو وہ لَحَاقَ ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے جمعیٰ متاخر (بعد میں آنے والا) یمال اس سے مُراو وہ راوی ہے جو موت میں مقدم ہو اور موت میں مؤخر ہو۔

اصطلاحی : ایک شخ سے روایت کرنے میں دو راوی مشترک ہوں لیکن ان کی وفات میں بعد اور دوری ہو۔

## ۲- مثال:

ا۔ مُحَدّ بن اسحاق السراج: اس سے روایت کرنے میں امام بخاری اور الحفاف شریک
میں جب کہ ان دونوں کی دفاتوں میں ایک سو پیٹنیس سال یا اس سے بھی زیادہ فرق اور
بعد ہے (کیونکہ امام بخاری متوفی ۲۵۱ھ میں جب کہ احد بن مُحدّ الحفاف متوفی ۱۹۳ھ میں
بعض کے نزدیک ۱۹۳۴ھ یا ۱۳۹۵ھ میں)

ب۔ امام مالک : ان سے روایت کرنے میں امام زہری اور احمد بن اساعیل السمی شریک بیں لیکن ان کی وفاتوں میں ایک سو پینیٹیس سال کا فرق ہے کیونکہ زہری ۱۲۴ھ میں فوت ہوئے بیں جب کہ السمی ۲۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ اور اس کی وضاحت یہ ہے

کہ زہری مالک سے غمر میں بردے ہیں کیونکہ وہ تابعین میں سے ہیں اور مالک تبع تابعین میں سے ہیں تو زہری کا مالک سے روایت کرنا' اسے رِوَایَهُ اَلاَ کَابِرْ عَنْ الاَصَاغِر سے شار کیا جاتا ہے جیسا کہ بحث گذر چکی ہے۔

دوسری طرف سمی مالک سے غمر میں چھوٹے ہیں باوجود اس کے کہ سمی کو لمبی عمر دی گئی کیونکہ ان کی عمرسو سال کو بینجی اس کی وجہ سے ان کی اور امام زہری کی وفات ہیں اتنا بڑا فرق ہے۔

اس ہے بھی واضح الفاظ میں یوں سیجھے کہ سابق راوی اس مردی عنہ کا بیخ ہوتا ہے اور لاحق راوی اس کا شاگر د ہوتا ہے اور بیہ شاگر د لمبی زندگی پاتا ہے۔

#### س۔ فائدے:

ا دلوں میں اساد کے عالی ہونے کی حلاوت اور منھاس شبت ہوتی ہے۔

احت کی سند میں انقطاع کا گمان اور وہم نہیں کیا جا سکتا۔

احت مشہور ترین تصانیف:

"السابق واللاحق" یہ خطیب بغدادی کی کتاب ہے۔

"السابق واللاحق" یہ خطیب بغدادی کی کتاب ہے۔

## دو سری فصل

## راوبول کی پہچان

ا صحابہ کرام رئی خیر کی بھیان

اللہ ہمائیوں اور بہنوں کی بھیان

ما ہمائیوں اور بہنوں کی بھیان

موتلف اور متفرق

موتلف اور متفرق

اللہ متمل اللہ مہمل

مہمل مہمات کی بھیان

وحدان کی بھیان

الن راویوں کی بھیان جنہیں۔

الن راویوں کی بھیان جنہیں۔

ان راویوں کی پہچان جنہیں کئی نام یا مختلف صفات سے یاد کیا جاتا ہے

اا تاموں کیتوں اور لقبول میں سے مفردات کی پہان

ال کے نامول کی پہان جو اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں

۱۳۰۰ القاب كى پيچإن

سما ان کی پہچان جو این بابوں کے غیر کی طرف منسوب ہیں

۵۱ ان نسبتوں کی پہچان جو اینے ظاہر (معنی) کے خلاف ہیں

١١ راديول کي تاريخول کي پيچان

کا شات میں ہے منحتلط راویوں کی بیچان

۱۸ علماء اور رادیوں کے طبقول کی پیچان

19 راويول اور علماء ميس سے الموالي كى يجيان

۲۰ نقد اور ضعیف راویوں کی پیچان

## ا۔ صحابہ کرام رضی اللہ کی پہچان

## ا۔ صحابی کی تعربیف :

لغوی: صحابہ کالفظ لغوی طور پر مصدر ہے جمعتی صحبت۔ اس سے صحابی اور صاحب کے کلمے بنے ہیں اس کی جمع اصحاب اور محب آتی ہے اور صحابہ کا اکثر استعمال اصحاب کے معنی میں ہوتا ہے۔

معنی میں ہوتا ہے۔

.

اصطلاحی : جس نے مسلمان ہو کرنبی اکرم ماڑی ہے ملاقات کی ہو اور اسلام پر وفات پائی ہو۔ اور صحیح قول کے مطابق اگرچہ درمیان میں مرتد ہی ہو چکا ہو۔

۱- اہمیت اور فائدہ: صحابہ کی پیچان ایک اہم اور بڑا عظیم فائدے والا علم ہے۔
 اس کے فوائد میں سے ایک منصل اور مرسل کی پیچان ہوتی ہے۔

س۔ صحابی کی ضحبت کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟ صحبت کی پہچان بانچ امور میں سے کسی ایک کے ذریعے ہوتی ہے۔

ا- تواتر: جيسے ابو برصديق اور غمر بن خطاب جينظ بن اور ديگر عشره مبشره بالجنه بين-

ب-شهرت: جيم ضام بن تعلبه اور عكاشد بن محصن بي-

ج- اخبار صحابی: کوئی صحابی خردے کہ قلال صحابی ہے۔

و- اخبار تفته تابعنى : كوئى ثفته تابعى خروك كه فلال صحابي ب-

ھ- اخبار نفسہ: وہ خود گواہی دے کہ میں صحابی ہوں بشر طبیکہ وہ عادل ہو اور اس کا صحبت کا دعومی ممکن ہو۔

(اس طرح کہ آنخضرت میں فات کے بعد سو سال سے قبل صحبت کا دعویٰ کرے لیکن اگر سو سال کے بعد متافر زمانہ میں صحبت کا دعویٰ کرے تو وہ قبول نہیں ہو گا جیسے رتن ھندی نے ہجرت کے چھ سو سال بعد صحابی ہونے کا دعویٰ کیا حالا نکہ یہ ایک

دجال اور جهو يا آدمي تها- (ميزان الاعتدال الذمي)

٧٠- نتمام صحابہ عادل ہیں: صحابہ تمام کے تمام عادل سے خواہ کوئی فتنوں کے زمانہ تک موجود رہا یا فتنے نہیں دیکھے اور بھی معتد بہ مسلمانوں کا اجماع ہے۔ ان کے عادل ہونے کا معنی و مفہوم ہیہ ہے کہ انہوں نے روایت ہیں عمداً جھوٹ سے کنارہ کشی افقیار کی اور اس میں انجراف سے کام نہ لیا۔ کسی ایسے فعل کا ار تکاب نہیں کیا جس سے ان کی روایت قبول کا ارتکاب نہیں کیا جس سے ان کی روایت قبول نہ ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکتا ہے کہ ان کی عدالت میں بحث کرنے کی روایت قبول نہ ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکتا ہے کہ ان کی عدالت میں موجود رہا اس تکلیف اٹھائے بغیران کی تمام روایات قبول کی جائیں گی۔ باتی جو فتنوں میں موجود رہا اس کا معالمہ اجتماد پر محمول کیا جائے گا جس کا انہیں اجر ملے گا۔ ان کے متعلق حس ظن رکھا جائے گا۔ کونکہ وہی شربیت کو اٹھائے والے اور خیرالقرون کے لوگ ہیں۔

۵- بکترت احادیث روایت کرنے والے صحابی : چھ صحابی بکثرت احادیث بیان کرنے والے صحابی : جھ صحابی بکثرت احادیث بیان کرنے والے بیں ، جو بالتر تبیب بیہ بیں :

﴾ ابو ہریرہ بناٹھ : انہوں نے پانچ ہزار تین سوچوہتر (۵۳۷۳) احادیث روایت کی ہیں اور ان سے روایت کرنے والے شاکرد تین سوے زائد ہیں۔

سب ابن عُمر بنی شنا: انهول نے دو ہزار جھے سوشمیں (۱۷۳۰) احادیث روایت کی ہیں۔ ح انس بن مالک بنائش : انهول نے دو ہزار دو سوچھیای احادیث (۲۲۸۷) روایت کی بیں۔

د ام المومنین حضرت عائشہ وٹائٹو ؛ انہوں نے دو ہزار دو سو دس (۱۹۲۰) احادیث ردایت کی ہیں۔

و این عباس بربیزی ؛ انهول نے ایک ہزار چید سو ساٹھ احادیث (۱۲۲۰) روایت کی ہیں۔

و جابر بن عبدالله بن انهول نے ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث روایت کیس۔

٢- زيادہ فتوى دينے والے اصحاب: سب سے زيادہ فتوے جس محاني سے مروى ہيں وہ عبدالله بن عمر ين بين عمر وق مان محاني معاني مان دون دون مين اور وہ جھ ہيں جس طرح كه مسروق دوني

فرماتے ہیں۔ صحابہ کے علم کی انتناء جھے نفوس تک ہے' عمر' علی' ابی بن کعب' زید بن ثابت' ابو درداء اور ابن مسعود حضرات رضوان اللہ علیهم الجمعین ہیں۔ بھران چھ کے عِلْم کی انتناء دو پر ہے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ۔

2- عبادلہ کون ہیں؟ عبادلہ سے مُراد وہ صحابی ہیں جن کا نام عبداللہ ہے اور ان کی تعداد تقریباً تبن سو صحابی ہیں کین یمال پر عبادلہ سے مُراد چار صحابی ہیں جن کا نام عبداللہ ہے۔ جو بد ہیں :

ا- عبدالله بن عمر جي آفية

ب- عبدالله بن عباس بي

ج- عبدالله بن دبير ميني

د- عبدالله بن عمرو بن العاص عن

ان کی خونی اور خصوصیت میہ ہے کہ میہ علماء صحابہ میں سے ہیں جن کی وفات تاخیر سے ہوں گی وفات تاخیر سے ہوئی ہے حتی کہ لوگ ان کے علم کے مختاج شے۔ میں ان کی خوبی اور شهرت بی۔ جب میہ کئی چیز کے فتوئی پر متفق ہوں تو کہا جاتا ہے میہ عبادلہ کا قول ہے۔

- معاب کی تعداد: صحاب کی تعداد: صحاب کی تعداد کے متعلق کوئی دقیق اور متند شار موجود نمیں لیکن اس بارے میں اال علم کے اقوال موجود بیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحاب کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ ان اقوال میں سے مشہور ترین قول ابو زرعہ الرازی کا ہے فرماتے بیں رسول اللہ ملتی کے وفات ہوئی تو ایک لاکھ چودہ بزار صحابہ ایسے ملتے ہیں جنموں نے آپ سے ساع کیا اور روایت کی ہے۔ (التقریب مع التدریب ج ۲ ص ۲۲۰)

9- صحابہ کے طبقول کی تعداد: ان کے طبقات کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نے سبقت اسلام یا سبقت ہجرت یا بوے غزوات میں عاضر ہونے کے اعتبار سے صحابہ کے طبقے بنائے اور بعض نے دو سرے اعتبار سے تقسیم کی۔ ہرایک نے اپنے اجتماد اور رائے سے تقسیم کی۔

ا- ابن سعد نے صحابہ کی تقتیم بانچ طبقوں میں کی ہے۔ ب- امام حاکم نے بارہ طبقے بنائے ہیں۔

## Marfat.com

•ا- افضل ترین صحابہ: اہل سنت کے اجماع کے مطابق مطلقاً افضل ترین صحابی حضرت ابو بکر صدیق بڑائی ہی حضرت عمر دخائی کی حضرت عثان بڑائی ' بھر حضرت علی بڑائی ۔ اس کے بعد جمہور اہل سنت کے مطابق دیگر عشرہ میشرہ ہیں۔ پھربدر والے ' بھراحد والے ' بھراحد والے ' بھربیت رضوان میں شامل ہونے والے صحابہ ہیں۔

اا۔ سب سے بہلے اسلام لائے والے:

اُ آزاد مردوں میں حفرت ابو بکرصدیق بڑھڑ تھے۔

بچوں میں حفرت علی بن ابی طالب بڑھڑ تھے۔

جورتوں میں ام المومنین حفرت فدیجہ رضی اللہ عنها تھیں۔

و آزاد کردہ غلاموں میں حفرت زید بن حارثہ بڑھڑ تھے۔

ط غلاموں میں حفرت بلال بن ابی رباح بڑھڑ تھے۔

ط غلاموں میں حفرت بلال بن ابی رباح بڑھڑ تھے۔

## ا- سبت آخر میں فوت ہونے والے صحابی:

سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی ابوالطفیل عامر بن واثلہ اللیثی ہیں جو ۱۰۰ اجری میں مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ کما گیا ہے کہ سوکے بعد فوت ہوئے (۱۱اھ میں) ان سے پہلے اور باتی سب سے آخر میں فوت ہونے والے حضرت انس بن مالک رہائتہ ہیں جو ۹۳ ہجری میں بصرہ میں فوت ہوئے۔

## ۱۳- مشهور ترین تصانیف:

الاصابة في تمييز الصحابة" ابن جمر عسقان كى كتاب مالاصابة في تمييز الصحابة" ابن جمر عسقان كى كتاب مالسد الغابة في معرفه الصحابة" على بن مُحدّ الجزرى كى تفنيف م جو ابن
اثير كے نام سے مشہور بیںاثیر کے نام سے مشہور بیںحساب ابن عبدالبركى تفنیف م-

# ۲۔ تابعین کی پیجان

## ا۔ تابعتی کی تعریف:

لغوی : التابعون میہ تابعی یا تابع کی جمع ہے اور تابع تبعہ سے ماخوذ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ تَبَعَهُ کے معنی بیں مَشَی خَدلْفَهُ کہ وہ اس کے بیجھے چلا۔ اصطلاحی : جو شخص اسلام کی حالت میں صحالی ہو۔ ا

اصطلاحی : جو شخص اسلام کی حالت میں صحابی سے ملا ہو اور اسلام پر ہی وفات پائی ہو۔ بیہ بھی کما گیا ہے کہ جس نے صحابی کی صحبت اختیار کی ہو۔

۲- فاکدے: متصل سے مرسل کی تیز ہوتی ہے-

سا۔ تابعین کے طبقے: ان کے طبقوں میں بھی اختلاف ہے۔ ہرعالم نے اپی پند کے اعتبار سے تقلیم کی ہے۔

1 امام مسلم في تنين طبق بنائے بيں۔

ابن سعدتے چار طبقے بنائے ہیں۔

ح حاکم نے پندرہ طبقے بنائے ہیں۔ سب سے پہلا طبقہ وہ جنہوں نے عشرہ مبشرہ کو پایا ہے۔

الم مسلم من الرم المود من يزيد النحق شامل جي الناس كى تعداد الله عثان النهدى اور مُحَفَّرَةُ وه آدى ب جس المع مسلم من المعلم على المعلم على المعلم مسلم من المعلم على المعلم على المعلم مسلم من المعلم المعلم من المعلم المعلم

- فقهما سبعہ: کبار تابعین میں سے فقهائے سبعہ ہیں جو کبار علائے تابعین کملاتے ہیں اور بیہ سب اہل مدینہ سے ہیں ، جو بیہ ہیں سعید بن اور بیہ سب اہل مدینہ سے ہیں ، جو بیہ ہیں سعید بن مسیب ، قاسم بن محمد ، عروہ بن زبیر ، خارجہ بن زید ، ابو سلمہ بن عبدالرحلٰن ، عبدالله بن عتبہ ، سلیمان بن بیار۔

عبدالله بن مبارک نے ابو سلمہ کی بجائے سالم بن عبدالله بن عمرادر ابوالزناد نے (سالم اور ابو سلمہ) دونوں کی جگہ پر ابو بکر بن عبدالرحلٰ اور ام الدرداء کو شار کیا ہے۔ یہ ام الدرداء صغریٰ ہے اس کا نام هجیمه ہے 'بعض کے نزدیک جھیمه ہے ' یہ ابو درداء کی بیوی ہے ان کا نام خیرہ تھا اور وہ صحابیہ تھیں۔

۲- افضل تربن تالجعی : تابعین کی افضلیت میں علما کے کئی قول ہیں۔ مشہور سے کہ افضل تربن سعید بن مسیب تنے ۔۔۔ ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی کہتے ہیں :
 ۸ ہینہ دالوں کے نزدیک افضل تربن تابعی سعید بن مسیب ہیں۔
 ج کوفہ والوں کے نزدیک اولیں قرنی ہیں۔
 ج بھرہ دالوں کے نزدیک حسن بھری ہیں۔

ے۔ افضل ترین تا معیات : ابو بحرین الی داؤد فرماتے ہیں تا معیات کی سردار حفصہ بنت سیرین اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن تھیں 'پھران کے بعد ام الدرداء ہیں۔

۸۔ مشہور ترین تصانیف :
 "معرفة التابعین" بیر ابوالمطرف بن قلیس اندلی کی کتاب ہے۔

## ۳۔ بھائیوں اور بہنوں کی پیجان

ا۔ تمہید: یہ وہ علم ہے جو محدثین کی توجہ کا مرکز رہائ جس کا انہوں نے اہتمام کیا اور اس میں الگ تصنیف کی ہے۔ ہر طبقے میں راویوں میں ہے "بھائی اور بہنوں (اخوہ اور اخوات) کی بہچان" اس نوع کو بحث اور تصنیف کے لیے الگ مستقل صورت میں لانا راویوں کے متعلق محدثین کے اجتمام اور توجہ کی انتما پر وال ہے اور ان راویوں کے سلمہ نب اور بھائی بہنوں کی بہچان پر ولالت کرتا ہے "اس کے علاوہ بہت سے فاکدے ہیں جو آتے والی قسموں میں بیان ہوں گے۔

ال قائدے : اس بحث کی پہان کا فائدہ سے کہ باپ کے نام میں اشتراک کے

سبب غیر بھائی کو بھائی خیال شیں کیا جا سکتا۔ مثلاً عبداللہ بن دینار اور عمرو بن دینار ہیں ' اب جو اس بحث کو شیں جانتا انہیں بھائی خیال کرے گا کیونکہ باپ کا نام مشترک (دینار) ہے حالا نکہ بیہ بھائی نہیں ہیں۔

## مثاليس:

ا و کی مثال صحابہ میں : عمراور زید رہی تنا دونوں خطاب کے بیٹے ہیں۔

ج تین کی مثال صحابہ میں : علی جعفرادر عقبل مین مینوں ابوطالب کے بینے ہیں۔

ح جار کی مثال نبع تابعین میں : سمیل عبداللہ ، مُحدّ اور صالح جاروں ابو صالح کے بیٹے ہیں۔

و باننے کی مثال نبع تابعین میں : سفیان اوم عمران مخد اور ابراہیم سب عیبندہ کے بیٹے ہیں۔

ص حچے کی مثال تابعین میں : محمر' انس' کیل' معبد' حفصہ اور کریمہ سب سیرین کی اولاد ہیں۔ .

و سات کی مثال صحابہ میں : نعمان' معقل' عقیل' سوید' سنان' عبدالرحمٰن اور عبداللہ تمام مقرن کے بیٹے ہیں۔

یہ سانوں صحابی اُدر مهاجر بیں' اس منزلت بیں ان کا کوئی شریک نہیں (لیعنی صحابہ میں الیں اور مثال نہیں ملتی) کما گیا ہے کہ ریہ سب غزوہ خندق میں حاضر ہوئے تھے۔ ایسی اور مثال نہیں ملتی) کما گیا ہے کہ ریہ سب غزوہ خندق میں حاضر ہوئے تھے۔ ایسی صدر سبر یہ کر سر میں میں میں میں میں اور مطاقی میں عاضر ہوئے ہے۔

ز جیسے آج کس کے سات بیٹے ہوں۔ پوسف۔ یونس۔ طفیل۔ اقبال۔ نواز۔ افضال۔ بلال۔

المنهور ترین تصانیف:

الانحوة" به ابوالمطرف بن قلیس اندلی کی کتاب ہے۔

الانحوة" ابوالعباس السراج کی کتاب ہے۔

الانحوة" ابوالعباس السراج کی کتاب ہے۔

## ہم۔ منفق اور مفترق

ا۔ تعریف:

الغوی: المُتَّفِقُ إِنِّفَاق ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور مُفْتَرِقُ اِفْتِرَاق ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

صیغہ ہے۔ مفترق متفق کی ضد ہے۔

اصطلاحی: راویوں اور ان کے باپوں کے نام اور اوپر تک کے نام خط اور تلفظ میں متفق ہوں جب کہ اشخاص (مسی) مختلف ہوں ایے ہی ان کے نام اور کنیتیں یا ان کے نام اور کنیتیں دغیرہ متفق اور ایک جبسی ہوں۔

اور نسبتیں وغیرہ متفق اور ایک جبسی ہوں۔

اور نسبتیں وغیرہ متفق اور ایک جبسی ہوں۔

ا الخلیل بن احمہ: اس نام کے چھے اشخاص (راوی) ہیں سب سے پہلا سیبویہ کا استاد ا الحکیل بن احمہ: اس نام کے چھے اشخاص (راوی) ہیں سب سے پہلا سیبویہ کا استاد ے۔

ہے احمد بن جعفر بن حمد ان: ایک بی زمانے کے چار شخص ہیں جن کا بی نام ہے۔ ج عمر بن خطاب: اس نام کے چھے شخص ہیں۔ (ایک نام میں زیادہ سے زیادہ اشتراک کی مثال جو خطیب بغدادی کی کتاب المتفق والمفتر ق میں ملتی ہے وہ سترہ شخصول کی ہے)

سم اہمیت اور فائدہ: اس نوع کی پہیان بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس سے ناوا تفیت کی وجہ سے بہت اکار علما راہ صواب سے پھل محے اور اس کے فائدوں سے ناوا تفیت کی وجہ سے بہت سے اکار علما راہ صواب سے پھل محے اور اس کے فائدوں

یں ہے ہے۔ ہیں ہے ہے۔ ۱ ایک نام میں مشترک جماعت کو ایک راوی خیال نہیں کیا جا سکتا اور بیہ مہمل کے ۱ میں مشترک جماعت کو ایک راوی کو دویا ذیادہ شمار کرنے کا غدشہ ہو تا ہے۔ بر عکس ہے کیونکہ اس میں ایک راوی کو دویا ذیادہ شمار کرنے کا غدشہ ہو تا ہے۔ (شرح ا⊕)

ج ایک نام میں مشترک راویوں میں تمیز ہو جاتی ہے ' بها او قات ایک ضعیف ہو تا ہے

، اور دوسرا ثقه 'اس کی معرفت کے بغیر ضعیف کو ثقنہ یا ثقنہ کو ضعیف گمان کرنے کا خدشہ ہو تاہے۔

## ہ۔ اس کاوارد کرنا کب مستحسن سمجھاجا تاہے؟

جب ایک نام میں رویا زیادہ راوی مشترک ہوں اور موافق ہوں تو اس کی مثال بیان کرنا اس وقت مستحسن ہے جب وہ ایک زمانے کے ہوں اور بعض شیوخ میں مشترک ہوں یا شاگر دوں میں ورنہ جب مختلف زمانوں میں ہوں تو ان کے ناموں میں کوئی اشکال شیس رہتا۔

## ۵- مشهور ترین تصانیف:

1 المتفق والمفترق : خطیب بغدادی کی کتاب ہے جو بہت عمدہ اور جامع کتاب ہے۔

ہے الانساب المتفقة: حافظ مُحدّ بن طاہر متوفی 200ھ کی کتاب ہے جو متفق کی الکانساب المتفقة و متفق کی الکانساب المتفقة و متفق کی الکانساب الک خاص نوع پر مشتمل ہے۔

## ۵- المُؤْتَلِفُ *اور*مُخْتَلِف

#### ا- تعريفِ

لغوى : مُؤْتَلِفُ إِئتِلاَف ہے اسم فاعل بمعنی اکھ اور ملاقات ہونا۔ یہ "نفرہ" کی ضد ہے اور مُد قات ہونا۔ یہ "نفرہ" کی ضد ہے اور مُختَلِفُ إِنْحتَلافِ ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے جو اتفاق کی ضد ہے۔ اصطلاحی : راویوں کے نام یا لقب یا کئیتیں یا نسب اور نسبتیں خط میں متفق ہوں اور تلفظ میں مختلف ہوں۔ تلفظ میں مختلف ہوں۔

#### ٢- مثاليس:

- ۔ سلام اور سلام : پہلانام لام کی تخفیف اور دو سرا لام کی تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔
- سے مشور اور مُسَوَّر : پلا نام میم کی زیر سین کے سکون (جزم) اور واؤکی سے شور اور مُسَوِّر : پلا نام میم کی زیر سین کے سکون (جزم) اور واؤکی تندید (شد)

کے ماتھ پڑھاجا ہے۔

ج البِرَّازُ اور البَرَّارُ: پہلے کے آخر میں ذاہے اور دو مرے کے آخر میں راہے۔ و النَّوری اور التوزی: پہلا ٹا اور راکے ماتھ اور دو مرا تا اور ذاکے ماتھ پڑھا جاتا ہے۔

#### ساب ضابطه یا قانون:

آ اکثریس تو کوئی ضائطہ اور اصول نہیں ہے کیونکہ وہ عام ہیں صرف حفظ اور باد کرنے سے محفوظ ہوتے ہیں۔ ہرنام کو الگ یاد کیا جاتا ہے۔

ے بعض میں ضابطہ اور اصول موجود ہے اور ان کی دو فتمیں ہیں :

وہ جن میں ایک خاص کتاب یا چند مخصوص کتابوں کے اعتبار سے ضابطہ ہے۔ مثال: محیحین اور موطامیں جب بیہ لفظ بیار واقع ہو تو اسے بیار یا اور سین کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ سوائے محمد بن بٹار کے کہ یمال پر بیہ لفظ ہشار ہا اور شین کے ساتھ بڑھا جائے گا۔

سم۔ اہمیت اور فائدہ: علم اساء الرجال میں اس نوع کی پہچان ایک خاص اہمیت کی حاص اہمیت کی حاص اہمیت کی حاص ہمیت کی حاص ہمیت کی حاص کے اسا اور ناموں میں واقع ہوتی ہے کیونکہ اس میں قیاس کو دخل نہیں ہے نہ ال کا سیات و سیات اس پر دلالت کرتا ہے۔ (النحبہ ص ۱۸)

اس کا فائدہ غلطی ہے اجتناب اور خطا میں واقع نہ ہوتے میں پوشیدہ ہے۔ لینی اسلا میں غلطی ہے پر ہیز میسر آتا ہے اور خطامیں واقع نہیں ہوا جاسکا۔

۵۔ مشهور ترین تصانیف:

المؤتلف والمختلف: عبدالغی بن سعید کی تعنیف ہے۔ الا کمال: بدابن ماکولا کی تعنیف ہے جس پر حاشیہ اور تعلیق ابو بکرین نقطہ کی ہے۔

## Marfat.com

## ۲۔ متشابہ

ا\_ تعري<u>ف</u>:

لغوی : بیہ تُشَابُه ہے اسم فاعل کاصیغہ ہے جمعنی تماثیل ایک جیسا ہونا۔ یمال متثابہ ہے مراد ملتبس (خلط طط) ہے 'اس سے کما جاتا ہے بیہ قرآن میں متثابہ ہے بینی اس کے معنی ملتبس ہیں۔ ممتاز نہیں ہیں۔

اصطلاحی : راوبوں کے نام تلفظ اور خط میں متفق ہوں لیکن بابوں کے نام صرف تلفظ میں مختلف ہوں نہ کہ خط میں یا اس کے برعکس ہو۔

۲- مثالیں:

ا محمد بن عقبل۔ عین کی پیش کے ساتھ اور محمد بن عقبل عین کے فتح کے ساتھ راویوں کے نام متفق ہیں جب کہ باپوں کے نام متفق ہیں جب کہ باپوں کے نام متفق ہیں جب کہ باپوں کے نام تلفظ اور بولنے میں مختلف ہیں۔

ج شریح بن النعمان اور سریج بن النعمان راویوں کے نام مخلف ہیں جب کہ بابوں کے نام متفق ہیں۔

سا۔ فائدہ: اس بحث کا فائدہ راویوں کے نام کے ضبط اور حفظ میں اور ان کے تام سے صبط اور حفظ میں اور ان کے تام سے تافظ میں التباس کے نہ ہونے اور تضحیف اور وہم میں واقع نہ ہونے میں پوشیدہ ہے۔

سم۔ منتابہ کی دو سری فشمیں: منتابہ کی بعض اور بھی انواع موجود ہیں جن میں سے اہم اور مردری کابیان کرتا ہوں۔

ا رادی کے نام اور باپ کے ناموں میں سوائے ایک حرف یا دو حرفول کے انفاق مو۔ مثلاً مُحدّ بن حنین اور مُحدّ بن جبیر۔

سے رادی ادر باپ کے نام میں خط اور تلفظ میں انفاق ہو لیکن نفذیم و تاخیر میں اختلاف داقع ہو۔

ا خواہ مکمل دونوں ناموں میں اختلاف ہو مثلاً الاسود بن یزید اور یزید بن الاسود-بعض علمانے اس فتم کا نام مشتبہ مقلوب رکھا ہے کیونکہ اس سے ذہن میں اشتباہ واقع ہوتا ہے جو کہ لکھنے میں نہیں ہوتا تو بسا او قات بعض راویوں پر نام کا قلب ہو جاتا

#### Marfat.com

-- اس بارے میں خطیب نے ایک کتاب لکھے ہے جس کا نام "رافع الارتیاب فی المقلوب من الاسماء والانساب" --

ایستن حردف میں اختلاف ہو مثلاً ایوب بن سیار اور ایوب بن بیار۔

## ۵۔ مشہور ترین تصانیف :

المتشابه في الرسم وحماية ما اشكل منه عن بوادر
 التصحيف والوهم "خطيب بغدادي كي تعنيف ب.

ہے "تالی التلخیص" نیو بھی خطیب کی تھنیف ہے "بید گذشتہ کتاب کا تمتہ یا حاشیہ اور تعلیق شار کی جاتی ہے۔ یہ دونوں عمدہ اور بے نظیر کتابیں ہیں۔

## ے۔ مہمل

#### ا۔ تعریف :

لغوی : اہمال ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے اہمال ہمعنی ترک (چھوڑنا) ہے۔ محویا کہ رادی
نام کو اس طرح جھوڑ دیتا ہے کہ اسے غیر ہے ممتاز کرنے والی کوئی چیز نہیں ہوتی۔
اصطلاحی : راوی دو ایسے مخصول سے روایت کرتا ہے جو صرف نام میں یا باپ وغیرہ کے
نام میں بھی متفق ہوں' اور کوئی تیمیز کرنے والی دلالت بھی نہیں ہوتی جو ہرایک کو خاص
کرے۔

## ۲۔ اہمال کب نقصان دیتا ہے؟

اگر ایک تفتہ ہو اور دو سرا مخص ضعیف ہو کیونکہ ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا کہ یمال مردی عنہ کوضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ مردی عنہ کون ہے بہااو قات اسے ضعیف شار کرکے حدیث کوضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جب دونوں تفتہ ہوں تو بھر اہمال صحت حدیث میں کوئی نفصان پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ مردی عنہ کوئی بھی ہو حدیث صحیح ہوتی ہے۔

#### ٣- مثال:

ا۔ جب دونوں تقد ہوں: صحیح بخاری میں واقع روایت جو امام بخاری نے احمد سے بیان کرتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔

احمہ سے مُراد احمد بن صالح بھی ہو سکتا ہے اور احمد بن عیسی بھی لیکن میہ دونوں نقہ ہیں۔ ب۔ جب ایک نقہ ہو اور دو مراضعیف: سلیمان بن داؤد اور سلیمان بن داؤد اگر مُراد خولانی ہو تو نقتہ ہو گالیکن اگر بمامی ہو توضعیف ہو گا۔

ہم۔ مہمل اور مبہم میں فرق: ان میں فرق بیہ ہے کہ مہمل کی صورت میں نام ذکر ہوتا ہے کی مورت میں نام ذکر ہوتا ہے کیکن تعیین نہیں ہوتی جب کہ مبہم میں نام ہی ذکر نہیں ہوتا۔

۵- مشهور ترین تصنیف:

"المكمل في بيان المهمل" خطيب بغدادى كي تصنيف --

## ٨۔ مجھمات کی پیجان

۔ تعریف :

لغوی : مبھمات جمع ہے مبہم کی جو ابہام سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جو ایضاح کی ضد ہے۔

اصطلاحی : منن با اساد میں کسی راوی کا نام مبہم ہو یا جس کا روایت سے تعلق ہے اس کا نام مبہم ذکر ہو (بغیر تعیین کے ملتبس طور پر نام ذکر ہو)

۲۔ اس کی بحث کے فائدے:

ا- اگر ابهام سند میں ہو: راوی کی پیچان کہ وہ نقنہ ہے یا ضعیف تا کہ حدیث پر صحت یا ضعف کا تھم لگایا جا سکے۔

ب- اگر اہمام متن میں ہو: اس دفت اس کے بہت سے فائدے ہیں 'سب سے ظاہر اور معروف فائدہ بیہ ہے کہ صاحب واقعہ یا سائل کی پیچان ہوتی ہے حتی کہ اگر حدیث میں اس کی کوئی فضیلت یا منقبت ذکر ہوتی ہے تو ہم اسے معلوم کر لیتے ہیں اور اگر اس کے برعکس معالمہ ہو (لیتی اس کی غرمت ہو) تو اس کی پیچان سے اس کے علاوہ دو سرب نضیلت والے صحابہ کے متعلق سو ظن سے بیچا جا سکتا ہے۔

سا۔ مبہم کی پیچان کیسے ہوتی ہے؟ دو امور میں سے ایک کے ساتھ ہوتی ہے۔

ا و کو سری روایات میں اس کا نام اور شخصیت کا ذکر وار وجو۔ اس کی ذات کی صراحت کریں۔ اس کی ذات کی صراحت کریں۔

ہم۔ فشمیں: مہم کو اہمام کی شدت اور عدم شدت کے اعتبارے چار قسموں ہیں تقتیم کیا گیا ہے اس سے شدت اہمام والی فتم سے آغاذ کر تا ہوں۔

(۱) رجل یا امراۃ: جیسے ابن عباس والی حدیث ہے کہ ایک آدمی (رجل) نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول مین کیا جج ہر سال فرض ہے؟ تو یہ سوال کرنے والا آدمی اقرع بن حابس ہے۔

(ب) ابن یا بنت: اس سے اخ یا اخت اور ابن الاخ یا ابن الاخت اور بنت الاخ یا بنت الاخت اور بنت الاخ یا بنت الاخت کو ملحق کیا جاتا ہے۔ (لینی جب سند یا منن میں فدکورہ لفظوں میں سے کی لفظ کا مہم طور پر ذکر ہو) جیسے ام عطیہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم مان کیا کی بنی بنت سے کہ انہوں نے نبی اکرم مان کیا کی بنی بنت سے مراد نبی اکرم مان کیا کی بنی بنت سے مراد نبی اکرم مان کیا کی بنی زینب مراد بیں۔

(یعنی جب متن یا سند میں فرکورہ لفظوں میں کسی لفظ کا مہم طور پر ذکر ہو) جیسے رافع بن خد تئے کی حدیث مخابرہ کی حرمت میں ہے عن عمد 'ان کے عم (جیا) کا نام ظلمیر بن رافع ہے اور جیسے جابر کی عمد (بیو بھی) والی حدیث 'جو ان کے باپ کے غزوہ احد کے دن شہید ہونے پر روکی تحییں۔ اب ان کی عمد کا نام فاطمتہ بنت عمرہ تھا۔

(د) زوج اور زوجہ: لینی جب متن یا سند میں لفظ زوج یا زوجہ کا ذکر مہم طور پر ہوتا ہے۔ جیسے بخاری و مسلم میں حدیث ہے سبیعہ کے زوج (خادند) کی وفات ہے متعلق ' ان کے خادند کا نام سعد بن خولہ تھا اور جیسے عبدالرحمٰن بن الزہیر کی زوجہ والی حدیث جو رفاعہ ترظی کے نکاح میں تھیں 'اس نے اسے طلاق دی تھی' اس زوجہ کا نام تمیمہ بنت

وهب تھا۔

۵۔ مشہور ترین تصانیف: اس قتم کے متعلق متعدد علمانے کتابیں کھی ہیں جن میں سے عبدالغیٰ بن سعید خطیب اور نووی بھی ہیں۔ ان میں سے بمترین اور جامع کتاب "المستفاد من مبھمات المتن والاسناد" ہے جو ولی الدین العراقی کی تصنیف ہے۔

## ٩۔ وُحدان کی پیجان

ا- تعريف

لغوى : وُخدَانَ واوَ كَى پیش كے ساتھ ہے۔ بيد واحد كى جمع ہے۔ اصطلاحی : وہ راوى جن سے آگے روایت كرنے والا صرف ایك راوى ہو تا ہے۔

ا۔ فاکرہ: مجھول العین کی پیجان ہوتی ہے اور جب وہ صحابی نہ ہو تو اس کی روایت کو مردود قرار دنیا جاتا ہے۔

سو۔ مثالیں:

ا۔ صحابہ میں : عروہ بن مضری ان سے روایت کرنے والے اکیلے شعبی ہیں اور المسیب بن حزن ان سے روایت کرنے والے اکیلے شعبی ہیں اور المسیب بن حزن ان سے روایت کرنے والے اکیلے ان کے بیٹے سعید ہیں۔ ب- تابعین میں : ابوالعشراء ان سے بیان کرنے والے اکیلے حماد بن سلمہ ہیں۔

٧- کیاامام بخاری رہائی اور امام مسلم رہائی ہے اپنی اپنی صحیح میں وحدان سے روایات نقل کی ہیں؟

امام حاکم نے المدخل میں ڈگر کیا ہے کہ شیخان نے اس نوع کی کوئی روایت نقل نہیں گی۔

ہے کیکن جمہور محدثین کے نزدیک صحیح بخاری میں صحابہ میں سے وحدان کی بکثرت احادیث موجود ہیں۔

ا حضرت مسیب کی حدیث جو ابو طالب کی وفات سے متعلق ہے بخاری اور مسلم

نے اے بیان کیا ہے۔

۲ قیس بن ابی حازم کی حدیث جو وہ مرد اس اسلمی سے بیان کرتے ہیں۔
قدیم سلف صالح کے نزدیک مرد اس سے بیان کرنے والا اکیلا راوی قیس
ہے' اس کے علاوہ کوئی نہیں اور اس کی حدیث امام بخاری نے نقل کی ہے۔

مشہور تزین تصغیف: " المنفر دات والوحد ان " امام مسلم کی کتاب ہے۔

کتاب ہے۔

# ۱۰ ان راوبوں کی پہیان جنہیں کئی ناموں یا مختلف صفنوں سے یاد کیاجا تا ہے

ا۔ تعربیف: وہ راوی جے مختلف ناموں یا نقبوں یا کیتوں سے ذکر کیا جاتا ہو خواہ دہ ایک آدی کی طرف سے۔

٧- مثال: مُحمد بن السائب الكلبى- بعض في اس كا نام ابوالنفر اور بعض في اس كا نام ابوالنفر اور بعض في حماد بن السائب اور بعض في ابو سعيد ذكر كيا ہے-

سا۔ فائدے: (۱) ایک شخص کے ناموں میں التباس نہیں رہتا اور اس کے متعلق متعدد شخصیات ہونے کا گمان نہیں رہتا۔

(ب) تدلیس شیوخ کابیان اور کشف سامنے آتا ہے۔

سم۔ خطیب کا اپنے شیوخ کے بارے میں اس چیز کا کثرت سے استعمال کرنا: خطیب اپنی کمایوں میں اس طرح روایت کرتے ہیں مثلاً ابوالقاسم الازهری سے اور عبیداللہ بن احمد بن عثمان العیرفی سے روایت کرتے ہیں جب کہ یہ ایک ہی راوی ہے۔

۵۔ مشہور ترین تصانیف: ۱ ایضاح الاشکال عافظ عبرالغی بن سعید کی تعنیف ہے۔

ج موضع اوهام الجمع والتفريق" خطيب بغدادى كى تفنيف -اا نامول " كنيتول اور لقبول ميس سع مفردات كى بهجان

ا۔ مفروات سے مُراد: صحابہ کرام یا عام راویوں یا کسی عالم کا ایک نام یا ایک کنیت یا لقب ہو جس میں کوئی اور راوی یا عالم شریک نہ ہو۔ عام طور پر بیہ مفردات غریب اور نادر نام ہوتے ہیں جن کا تلفظ مشکل ہوتا ہے۔

۲۔ فائدہ: ان مفرد ناموں میں تضحیف ادر تحریف واقع ہونے سے حفاظت ہوتی ہے۔

## س۔ مثالیں:

#### : 56-1(1)

صحابه كرام مين ؛ احمد بن عجيان بروزن سفيان يا عليان اور سندر بروزن جعفر-غير صحابه مين ؛ اوسط بن عمرو صريب بن نقير بن سمير -

#### (ب) کنی :

(۱) صحابہ میں: ابوالحد مراء- رسول الله ماڑھیے کا آزاد کردہ غلام اور اس کا نام هلال بن الحارث ہے۔

(٢) غير صحاب مين : ابوالعبيدين اس كانام معاوي بن سبره -

(ج) الالقاب:

(۱) صحابہ میں: سفینة رسول الله ملی الله ملی الله ملی الله مان کا نام مران ہے۔

(٢) غير صحاب ميس: مندل اور ان كانام عمروبن على العنزى الكوفى --

اس مشہور ترین تصانیف: اس نوع میں الگ تصنیف کرنے والے احمد بن مارون البردیجی ہیں۔ اس کتاب کا نام انہوں نے الاسماء المفرده رکھا۔ راوبوں کے سوائح میں لکھی گئی کتابوں کے آخر میں اس سے متعلق بہت ی معلومات موجود ہیں جیسے طافظ ابن حجرکی کتاب "تقریب التهذیب" ہے۔

## ۱۲۔ ان کے ناموں کی بہجان جو اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں

ا۔ اس بحث سے مراو: اس بحث سے مراد بہ ہم ان راوبوں کے ناموں کی تفتیش اور تلاش کریں جو اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں تاکہ ہرایک کاغیر معروف نام ہمیں معلوم ہو جائے۔

۱- فاكدے: اس بحث كى بہوان كافاكدہ بيہ كد ايك شخص كو دو خيال مبيں كيا جا سكتا كيونكد بها او قات ايك وفعہ غير مشہور نام سے ذكر كيا جاتا ہے اور دو سرے مقام پر اپنی مشہور كنيت ہے أور دو اسے دو اپنی مشہور كنيت ہے أور وہ اسے دو فحص خيال كرتا ہے والا نكہ وہ ایك ہوتا ہے۔

سا۔ اس بارے میں تصنیف کا طرفقہ: کنتوں کے بارے میں لکھنے والا اپی تصنیف میں کہتے والا اپی تصنیف میں کئیتوں کو حرف جبی پر ترتیب دیتا ہے ' پھر ہر کنیت والے کا نام ذکر کرتا ہے مثل ہمزہ کے عنوان میں ابواسحاق کا ذکر کرتا ہے تو پھر سامنے اس کا نام ذکر کرے گا اور باء کے باب میں ابو بسر کو ذکر کرکے اس کا نام بیان کرے گا۔ علی هذا القیاس

## سم كنيتول والول كي فتميس اور مثاليس:

(۱) جس کی کنیت ہی اس کا نام ہوتا ہے: اس کے علاوہ اور نام نہیں ہوتا جیسے ابو بلال اشعری ہے' اس کا نام بھی اور کنیت بھی میں ہے۔

(ب) جو اپنی کنیت سے مشہور ہو تا ہے: مید معلوم نہیں ہو تا کہ اس کا کوئی نام بھی ہے کہ نہیں جیسے ابواناس محالی ہیں۔

(ج) جو گنیت کے ساتھ لقب دیا گیا ہو: اور اس کا ایک نام بھی ہو اور دو سری گنیت بھی۔ جو گنیت کے ساتھ لقب دیا گیا ہو اور اس کا ایک نام بھی ہو اور ان کی گنیت بھی۔ جیسے ابو تراب حضرت علی بن ابی طالب دی تھی کا لقب ہے اور ان کی گنیت ابوالحن ہے۔

## Marfat.com

(د) جس کی دو یا زیاده تحنیتیں ہول : جیسے ابن جریج کہ ان کی دو تحنیت ابوالولید اور ابو خالد ہیں۔

(ھ) جس کی کنیت میں اختلاف ہے: جیسے اُسامہ بن زید ایک تول ہے کہ ان کی کنیت ابو محد ہے، دوسرا قول ہے کہ ان کی کنیت ابو محد ہے، تیسرا قول ہے کہ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے، تیسرا قول ہے کہ ان کی کنیت ابو خارجہ ہے۔

(و) جس کی کنیت معروف ہو اور نام میں اختلاف ہو: جیسے ابو ہریرہ ہڑاؤر ہیں کہ ان کے نام کے بارے میں تمیں قول ہیں۔ مشہور بیہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صحد ہے۔

(ز) جس کے نام اور کنیت دونول میں اختلاف ہے: جیے سفینہ ایک قول کے مطابق ان کا نام عمیر ہے ' دو مرا قول ہے کہ ان کا نام صالح ہے اور تبیرا قول ہے کہ ان کا نام مہران ہے اور کنیت میں ایک قول ہے کہ ابو عبدالرحمٰن ہے ' دو سرا قول ہے کہ ابوالبختریٰ ہے۔

(ح) جو اپنی کنیت اور نام دونول کے ساتھ برابر معروف اور مشہور ہے : جیسے سفیان توری مالک مختر بن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل ہیں۔ نمام کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ اور جیسے ابو حنیفہ نعمان بن مابت ہیں۔ (رحمهم اللہ)

(ط) جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہے باوجود میکہ نام بھی معروف ہے : جیسے ابو ادر لیں الخولانی ہیں' ان کا نام عائذ اللہ ہے۔

(ی) جو اہیے نام کے ساتھ مشہور ہے باوجود کیکہ کنیت بھی معروف ہے : جیسے طلحہ بن عبیداللہ اللیمی عبدالرحمٰن بن عوف اور حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنهم - ان تمام کی کنیت ابو محمد ہے۔

۵- مشهور تربین تصانیف:

کنیتوں کے متعلق علمانے بہت ی تصانیف لکھی ہیں۔ ان مصنفین میں سے علی بن مدین اور امام تسائی بھی ہیں۔ ان طبع شدہ تصانیف میں سے زیادہ مشہور الکنی مدین امام مسلم اور امام تسائی بھی ہیں۔ ان طبع شدہ تصانیف میں سے زیادہ مشہور الکنی والاسماء ہے۔ یہ امام دولائی ابو بشر محمد بن احمد متوفی اسام کی تصنیف ہے۔

## القاب كى پيجان

ا۔ لغوی تعربیف : القاب لقب کی جمع ہے۔ لقب سے مُراد ہے ہر دہ صفت جو موصوف کی رفعت اور بلندی یا حقارت اور پہتی پر دلالت کرے یا اس کی مدح یا ندمت کا مفہوم دے۔

ا س بحث كامفہوم: راوبوں كى پہان اور ان كے نقبول كو صبط ميں لانے كے اقبول كو صبط ميں لانے كے ليے راوبوں اور تفتيش كرنا-

سے فائدہ: القاب کو پہانے کا فائدہ دو امور پر مشمل ہے۔

ا القبوں کو تام خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اور ایک رادی جو ایک مرتبہ نام سے ذکر کیا جاتا ہے اور دو سرے مقام پر لقب ہے کو اے ایک کی بجائے وو مخص شار نہیں
کیا جاتا۔

ج دہ سبب بھی معلوم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے راوی کو بیہ لفب دیا ممیا ہے تو لفب کی است واضح ہو جاتا ہے جس کے وجہ سے طاہر معنی سے دھوکا نہیں کھایا جا سکتا۔

الم التميس: القاب كي دو فتميس بين:

ا جن کی نشر و اشاعت جائز شیں۔ یہ وہ لقب ہیں جنہیں صاحب لقب نا پہند کرتے ہیں۔

جے جن کی نشر و اشاعت جائز ہے۔ میہ وہ لقب میں جنہیں صاحب لقب پہند کرتے میں۔

۵۔ مثالیں :

ا) الضال: معاويد بن عبد الكريم كالقب بي انهيں يد لقب اس ليے ويا كيا كہ بد مكہ كے رائعة ميں كم مو محتے بھے۔ كے رائعة ميں كم مو محتے بھے۔

(ب) الضعيف : عبدالله بن محمد كالقب ہے سبب بیہ ہے كہ وہ جم میں كرور تھے نہ كه حديث ميں۔ عبدالني بن سعيد فرماتے ہيں وو جليل القدر آدمی السے ہيں جنہيں

## ي برے اور فتیج لقب ديئے گئے ہیں (لینی الفال اور الفعیت)

(ق) غندر : اهل تجازی لغت میں غندر کامعنی شور کرنے والا۔ یہ لقب مُحدّ بن جعفر بھری کا ہے جو کہ شاگر د ہیں۔ سبب یہ تھا کہ ابن جر آئے بھرہ میں تشریف لائے اور انہوں نے حسن بھری کے واسطے ہے ایک حدیث بیان کی تو بھرہ والول نے اس کا انکار کیا اور شور کیا۔ لیکن مُحمّ بن جعفر نے سب سے زیادہ شور کیا اور آواز بلند کی تو ابن جر تے نے ان سے فرایا "اسکت یا غندر" اے شور کرنے والے چپ ہو جا۔

(و) غنجار: بیر عیبی بن مولی النبی کالقب ہے۔ سبب بیر ہے کہ ان کے رضار سرخ تھے۔

(ح) صاعقة : الحافظ مُحدّ بن ابراجيم كالقب ب ان سے امام بخارى فے روايت كى ب سب سب بيت كر وہ بين ابراجيم كالقب ب ان سے امام بخارى في روايت كى ب سبب بيت كر وہ تيز حافظے والے اور شديد مذاكرہ كرنے والے شے۔

مشکد انة : عبرالله بن عمر اموی کا لقب ہے۔ فاری زبان میں اس کے معنی ہیں کتنوری کا مکڑا یا کتنوری کا برتن۔

(ز) مطین: یہ ابو جعفر الحفری کا لقب ہے 'سبب بیہ ہے کہ وہ بجبین میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور وہ اس کی بیٹھ پر مٹی لیپ رہے تھے تو ابو تعیم نے ان سے فرمایا یا مطین (اے مٹی ملے ہوئے) تم علم کی مجلس میں حاضر کیوں نہیں ہوتے؟

۳- مشہور ترین تصانیف: منقدین اور متاخرین علاکی ایک جماعت نے اس نوع کے متعلق تصنیف کی ہے، ان کتابوں میں سے سب سے بہتر اور مخقر کتاب "نزهة الالباب" ہے جو کہ حافظ ابن مجری تصنیف ہے۔

("كشف النقاب عن الالقاب" سيوطى كى ب- "منتهى الكمال فى معرفة القاب الرجال" ابوفضل بن مكى كى تعنيف ب- "كشف النقاب عن الاسماء والالقاب" ابن جوذى كى ب- "انساب الاسماء ابو مُحدٌ عبرالغي بن سعيد ازدى معرى كى تعنيف ب- مترجم)

# سا۔ ان کی پہچان جو اسپنے آباء کے سواکسی اور کی طرف منسوب ہیں

ا۔ اس بحث سے مراد: اس کی پہان کرناجو راوی اپنے باپ کے علاوہ کمی اور کی طرف منسوب ہے علاوہ کمی اور کھیل کی طرف منسوب ہے خواہ وہ رشتہ دار ہو جیسے ماں اور دادا یا اجبی ہو جیسے مرلی اور کھیل ہے۔ بھراس کے اپنے باپ کی بہان کرنا۔

٧۔ فاكدہ: جب ايے راديوں كى نبت اين اصلى بايوں كى طرف ہو تو جو متعدد ہونے كاوہم واقع ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔

۳- قشمیں اور مثالیں:

(۱) جو اپنی مال کی طرف منسوب ہیں: مثلاً معاذ معوذ اور عوذ عفرا کے بینے ہیں۔ جب کہ ان کا باب الحارث نقا اور بلال بن حمامہ ان کے باب کا نام رباح تھا اور محمد بن حفیہ ان کے باب کا نام علی بن ابی طالب رہ شختہ ہے۔ حنفیہ ان کے باب کا نام علی بن ابی طالب رہ شختہ ہے۔

(ب) جو اپنی دادی کی طرف منسوب ہیں : خواہ وہ قربی ہو یا دور کی- مثلاً بعلیٰ بن منیہ اس کے باپ کی ماں کا نام ہے جب کہ ان کا باپ امیہ ہے۔ بشیر بن خصاصیہ - بید خصاصیہ تیسری پشت میں دادی ہے جب کہ ان کا باپ معبد تھا۔

(ج) جو اسپ دادا کی طرف منسوب بین : مثلاً ابو عبیدہ بن الجراح کہ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح کہ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح ہے احد بن غیر بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن غیر بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن غیر بن محد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن الجراح ہے اور احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن احد بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن

(د) جو کسی سبب سے اجنبی کی طرف منسوب ہیں : مثلاً مقداد بن عمرو الکندی۔ انہیں مقداد بن اسود بھی کما جاتا ہے کیونکہ اس نے الاسود بن عبد پنوٹ کی گود ہیں پرورش پائی تواس نے اسے متبنی بنالیا تھا۔

ہم۔ مشہور ترین تصانیف: اس عنوان کے تحت مخصوص تصانیف مجھے معلوم

نہیں لیکن راویوں کی سوانح کی عام کتب میں ہر راوی کا نسب نامہ بھی ذکر ہے' خاص کر بڑی اور صحیم کتب۔

## ۵۱۔ ان نسبتوں کی پیجان جو اینے ظاہر (معنی) کے خلاف ہیں

ا۔ تمہید: بہت سے ایسے راوی موجود ہیں جو کسی جگہ یا غزوہ یا قبیلہ یا بیشہ کی طرف منسوب ہیں لیکن ذہن کی طرف جو ظاہر مفہوم لوٹنا ہے وہ ان نسبتوں سے مُراد نہیں۔ بلکہ اصل واقعہ بیہ ہے کہ وہ کسی خاص مقصد اور سبب کے پیش آنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب کے پیش آنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب کے بین مثلاً وہ اس جگہ میں ٹھرے یا اس بیشہ کے لوگوں کی مجلس اختیار کی۔

الے فاکدہ: اس بحث کا فاکدہ بیہ ہے کہ بیہ بیجان ہوتی ہے کہ ان نسبتوں سے حقیقت مُراد نہیں بلکہ کسی عارضہ کی وجہ سے اس طرف منسوب ہیں کھران عارضوں اور نسبتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

## ٣- مثاليس:

(۱) ابو مسعود البدرى : بيه غزده بدر بين حاضر نہيں ہوئے تھے بلکہ بدر کے ميدان بيں اترے ادر تھرے رہے اس ليے اس کی طرف منسوب ہوئے۔

(ب) میزید الفقیر: بید مختاج اور فقیر نہیں سے بلکہ ریور کی ہڈی میں زخمی ہوئے سے چونکہ عربی میں ریور کی ہوئے سے چونکہ عربی میں ریور کی ہڈی کو فقار کما جاتا ہے اس لیے وہ فقیر کملائے۔

(ج) خالد الخداء: بيد موچى نهيں تھے بلكه موچيوں كے پاس بيھاكرتے تھے تو اس پيشه كى طرف منسوب ہوئے۔

## سم- مشهور ترین تصانیف:

"الانساب" المام معالى كى كماب بهد ابن الاثيرن اس كى تلخيص كهى جس كا نام "اللباب فى تهذيب الانساب" ركها كير اس الخص كى تلخيص المام سيوطى نے ككسى وس كانام انهوں نے "لب اللباب" ركھا-

# ۱۱۔ راوبوں کی تاریخوں کی پہیان

لغوى تعریف : تواریخ جمع ہے تاریخ کی۔ یہ ارخ سے مصدر ہے ممزہ کو مصل پڑھا کمیا ے۔ (ایعنی الف سے بدل کر پڑھا گیا ہے ، ہمزہ کی ادائیگی میں جو زبان کو جھنکا دینا ہو تا ہے

اصطلاحی : اس وقت کی پہان اور تعیین جس کے ذریعے سے راولوں کی پیدائش اور وفات اور زندگی کے واقعات وغیرہ جیسے حالات محفوظ اور منضبط کیے جاتے ہیں۔

اس مقام بیہ مراد اور مفہوم: اس فن میں تواریخ سے مراد رادیوں کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے ساتھ ساتھ ان کے اسپے شیوخ سے ساع کے وقت اور بعض ممالک میں ان کے آنے کے زمانے کی معرفت ہے۔

اہمیت اور فائدہ: یہ ایک اہمیت والافن ہے اسفیان توری فرماتے ہیں جب راوبوں نے جھوٹ کا استعال کیا تو ہم نے ان کے لیے تاریخ کا اثبات اور استعال کیا۔ اس کے فاکدوں میں ایک بیہ ہے کہ منصل اور منقطع اسناد کی پیچان ہوتی ہے۔ بااد قات ایک قوم نے کمی قوم سے روایت لینے کا دعویٰ کیا جب تاریخ روایت کو دیکھا گیا تو ظاہر ہوا کہ بیہ تاریخ اس مروی عنہ قوم کی من وفات کے بعد کی ہے۔

(۱) ہمارے آتا حضرت محمد مل اور آپ کے دوسائقی ابو برو عمررضی اللہ عنماکی عمر میں سیح قول میہ ہے کہ ان کی عمریں تربیعظم (۱۳۳) سال تھیں۔ رسول الله سافی موموار کو جاشت کے وقت بارہ (۱۲) رہے الاول حمیارہ ہجری کو اللہ

تعالی کو پارے ہو گئے۔

حضرت ابو بكر صديق بن تنتي من تنادى الاولى من تيره (١٩٠١) جمرى كو وفات بإنى-حضرت عمر بن الحد من الحجد مين منيس (٢٦٠) ججرى كو جام شهادت نوش فرمايا-

م حضرت عثمان بناتی نے ذی المحجہ پینیتیس (۳۵) ہجری کو مظلومانہ شمادت بائی۔ اور ان کی عمر بیاسی (۸۲) سال تھی' ایک اور قول کے مطابق نوے (۹۰) سال تھی۔ مصرت علی بناتی نے رمضان السبارک جالیس (۴۰) ہجری کو شمادت فرمائی۔ ان کی

عمر تریسته (۱۳۳) سال تھی۔ (ب) دو صحابی جنہوں نے ساٹھ سال کی عمر جاہلیت میں گزاری اور ساٹھ سال اسلام کی حالت میں گزارے اور دونوں مدینہ میں ۵۴ ہجری میں نوت ہوئے۔ (۱) حکیم بن حزام بڑاٹھ (۲) حسان بن ثابت بڑاٹھ۔

(ج) دہ ائمہ جن کے نداہب کی بیروی کی گئی ہے:

	سٰ بیدائش	س منارس
	ن پيرا ن	سن وفات
ا) نعمان بن ثابت (ابو حنبیفه) رمزشید	<i>Φ</i> Λ•	•∆اھ
۲) مالک بن الس دمنیجیر	سا9ه	+كاھ
٣) مُحَدِّين اوريس الشاقعي رويشيه	•۵اص	<b>21*</b> 1°
الم) احمد بن حنبل رمایتی	۳۱۱۵	25°1
(د) حدیث کی معتمد کتابوں کے مؤلفین		
(۱) مُحمّدُ بن اساعيل البخاري دمنيّي	ماوا∞	<b>2501</b>
(٢) مسلم بن الحجاج غيثنا بوري رطيقي	<b>₽</b>   <b>*</b> +  <b>*</b>	الالاه
(۳۰) ابوداؤد المعِستاني رهظتيه	<b>⊅</b> ۲•۲	DT 6
(۱۲) ابو عيسى الترقدي رايتي	<u></u> ₽٢+9	<u></u> <u> </u> <u> </u>
(۵) احمد بن شعبیب النسائی روانید	<b>∌</b> ti€	@#*#
(Y) ابن مأجد القروعي رمايتير	@T+Z	<u>۵۲۷۵</u>

۵- مشهور ترین تصانیف:

ا الوفیات" یہ ابن زبیر محمد بن عبیداللہ ربعی دمشقی کی تصنیف ہے۔ 24 مو میں فوت ہوئے۔ یہ تصنیف ہے۔ 24 مو میں فوت ہوئے۔ یہ تصنیف سالوں کی ترتیب پر ہے۔ وت ہوئے۔ یہ تصنیف سالوں کی ترتیب پر ہے۔ یہ ندکورہ بہلی کتاب کے حواشی کتانی کا اکفانی کا اور عراقی کا۔

## ےا۔ مختلط تقنہ راوبوں کی پیجان

ا۔ اختلاط کی تعربیف :

لغوی: اِنْحتَالُاط کے معنی ہیں عقل کا خراب ہونا۔ کما جاتا ہے "اِنْحتَالُظ فَلاَنْ" لعِنی اس کی عقل فسار پذر ہو گئی کی قاموس میں لکھا ہے۔
اس کی عقل فسار پذر ہو گئی کی قاموس میں لکھا ہے۔

اصطلاحی : بڑھاپے یا نابینا ہونے یا کتابول کے جل جانے وغیرہ کے سبب سے مقل کا فاسد اور خراب ہوتا یا راوی کے اقوال کا لظم اور ترتیب و تہذیب درہم برہم ہو جائے۔

٢- مُغْتَلَظِيْن كَى قَتْمِين :

ا جوبردها پ کی وجہ سے مختلط ہوا: جسے عطابین السائب الثقفی الکوفی سے۔
جونگاہ کے چلے جانے کے سبب سے مختلط ہوا: جسے عبدالرزاق بن هام
العقائی ہیں۔ یہ تابینا ہونے کے بعد لقمہ دیے جاتے سے تو وہ اسے قبول کر
لیتے سے۔

یں۔ ج جو دو سرے اسباب کی دجہ سے معندتلط: جیسے کتابیں جلنا مثلاً عبداللہ بن لھیعہ الممری ہے۔

سو منعتلط كى روايت كاعكم:

ا جو اختلاط سے پہلے کی ہیں وہ قبول کی جائیں گی۔ جو اختلاط کے بعد کی ہیں وہ قبول نہیں گی جائیں گی۔

سم اہمیت اور فائدہ: ہے ایک بہت ہی اہمیت والا فن ہے اس کا فائدہ فقہ راوی کی اہمیت اللہ کے بعد بیان کروہ مردود اور غیر متبول روایات کی تیمیز اور الگ کرتے میں بوشیدہ ہے۔

# ۵۔ کیا بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں ان ثقه راوبوں سے روایات نقل کی ہیں جن کو اختلاط لاحق ہوا ہے :

ہاں امام بخاری اور مسلم بڑھینا نے اپنی اپنی صحیح میں ان ثقتہ رادیوں سے روایات نقل کی ہیں جن کو اختلاط لاحق ہوا ہے لیکن وہ روایات جو کہ اختلاط سے پہلے کی ہیں۔

۲- مشهور ترین تصانف :

اس بارے میں علما کی ایک بڑی تعداد نے تھنیف کی ہے جیسے علائی اور حاذمی ہیں' ان کتابوں میں سے ایک کتاب "الاغتباط بمن رمی بالانحتلاط" یہ حافظ ابراہیم بن محمد ابن المجمی متوفی امہ ہجری کی تھنیف ہے۔

## ۱۸۔ علمااور راوبوں کے طبقوں کی پہان

## ا- طبقه کی تعریف :

لغوى : وہ توم جو ایك دوسرے کے متثابہ ہو۔

اصطلاحی : جو قوم یا جماعت روات عمراور استاد میں یا صرف اسناد میں متقارب اور منتئابہ ہوں۔ (تدریب انرادی ج۲م ۳۸۱)

اسناد میں متقارب ہونے کے معنی ہیہ ہیں کہ ایک کے استاد دو سرے کے استاد ہوں یا اس کے اساتذہ کے قریب ہوں۔

#### ۲۔ فائدے:

السركى بجيان كا ايك فاكدہ اسم يا كنيت وغيرہ ميں متشابہ راويوں ميں تداخل اور التباس كرنے ہے امن حاصل ہوتا ہے كيونكہ بها او قات دو اسم ايك لفظ ميں متفق ہو جاتے ہيں تو دونوں كو ايك خيال كيا جاتا ہے۔ طبقات كى معرفت كى وجہ سے ان تيميز جاتى ہے اور فرق كيا جا سكتا ہے۔

عنعنہ سے حقیقی مراد ير وا تفیت ہوتی ہے۔

۳- بہااو قات دو راوی ایک اعتبار سے ایک طبقے میں اور دو سرے

## اعتبار سے دو طبقوں میں شار ہوتے ہیں:

جیے حفرت انس بن مالک بڑائھ اور دو سرے اصافر صحابہ کرام ہیں تو یہ عشرہ مبشرہ کے ساتھ ایک طبقے میں شار کیے جاتے ہیں اس اعتبار سے کہ یہ صحابہ کرام ہیں ایعنی اس طرح تمام صحابہ کرام ایک ہی طبقہ ہیں۔

لیکن قبولیت اسلام میں سبقت کے اعتبار سے صحابہ کرام کے دس سے زیادہ طبقے ہیں جیسا کہ صحابہ کی پیجان کے عنوان کے تحت گذر چکا ہے۔ انس بن مالک اور ان کے مشابہ اصحاب عشرہ مبشرہ کے طبقے میں شار نہیں ہوں گے۔

## سم۔ اس میں غور کرنے والے پر کیا ضروری ہے؟

طبقات کے علم میں غور و فکر کرنے والے پر ضروری ہے کہ وہ راوبوں کے سن پیدائش اور وفات کو جانیا ہو' اور ان کے شیوخ ادر شاگر دوں سے بھی باخبر ہو۔

## ۵- مشهور ترین تصانیف:

1 "الطبقات الكبرى" ابن سعدكى تفنيف --

ع "طبقات القراء" ابو عمروالداني كي تعنيف --

ج "طبقات الشافعيه الكبرى "عبدالوباب البكى كى تفنيف --

و "تذبكره الحفاظ" المم ذبي كى تفنيف --

## 19۔ راوبول اور علمامیں سے موالی کی پیجان

## ا- موالی کی تعربیف:

لغوى : اَلْمَوَالِي مَوْلَى كَى جَمع هِ مَوْلَى مَنفاد المفهوم الفاظ ميں سے ہے۔ اس كا اطلاق مالك اور غلام اور آزاد كرية والے اور آزاد كرده سب ير ہوتا ہے۔ اصطلاق مالك اور قلام اور آزاد كرية والے اور آزاد كرده سب ير ہوتا ہے۔ اصطلاحی : وہ شخص جو عمدو بيان اور معاہدہ كيا كيا ہويا جو آزاد كرده غلام ہويا جو كى فير كے ہاتھ پر اسلام لايا ہو۔

۲- موالی کی قشمیں: موالی کی تین انواع بین: ۱ "مولی الحلت" جیسے امام مالک بن انس امبی النبی ہیں- بد امبی نیلی طور پر ہیں

#### Marfat.com

لین اصبح قوم میں سے ہیں لیکن تیمی عمد و پیان کے ولا کی وجہ سے ہیں۔ اس لیے کہ ان کی قوم اصبح نے قریش کی شاخ التیم کے ساتھ عمد و بیان کیا تھا (ان کے حلیف بے شے)

ے "مولی العتاقة" جیسے ابوالبختری الطائی التابعی ہیں۔ ان کا نام سعید بن فیروز بہون سعید بن فیروز بہائی قبیلے کا جہدے مین قبیلے کا جہد سینی قبیلے کا تھا' اس نے اسے آزاد کردیا تھا۔

ج مولی الاسلام: محرّ بن اساعیل البخاری الجعفی بین کیونکہ ان کا دادا مغیرہ مجوسی تھا۔ وہ الیمان بن اخنس الجعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا تھا' اس لیے تو انہیں اس کی طرف منسوب کیاگیا۔

سا۔ فائدے: التباس سے امن ملتا ہے۔ کسی قبیلے کی طرف نبت کی وجہ (نسب یا ولاء) معلوم ہوتی ہے۔ اس سے اس راوی کی جو کسی قبیلے کی طرف ولا کے طور پر منسوب ہوتا ہے کہ اس نام کے اس راوی سے تمیز ہو جاتی ہے جو اس قبیلے کی طرف نسبی طور پر منسوب ہوتا ہے۔

سم- مشهور تزین تصانیف:

اس بارے میں صرف مصری نبت سے ابوعمرالکندی نے تھنیف کی ہے۔

## ۲۰۔ تفتہ اور ضعیف راوبوں کی پیجان

- تقه اور ضعیف کی تعربیف :

لغوى : ثِقَةً كالغوى مفهوم ہے امين اور ضعيف قوى اور طاقتوركى ضد ہے اور ضعف حس معنى معنوى بھى۔ حس بھى ہوتا ہے اور معنوى بھى۔

اصطلاح : نقته عادل اور ضابطه راوى-

ضعیف : بیر عام نام ہے جو ہراس راوی کو شائل ہے جس کے ضبط یا عدالت میں عیب ہے۔ ۲۔ اہمیت اور فائدہ: حدیث کے علوم میں سے بیر ایک عظیم اور جلیل القدر متم ہے۔ کیونکہ ای کے واسطے سے سیح اور ضعیف حدیث کی پیجان ہوتی ہے۔

س- مشهور ترین تصانیف اور ان کی قتمیں:

(۱) جو صرف تقد راويول سے متعلق بي : جيے "الثقات" يه ابن حبان كى كتاب ہے اور "الثقات" يه ابن حبان كى كتاب ہے۔ اور "الثقات" على كى كتاب ہے۔

(ب) جو صرف ضعیف راویوں سے متعلق ہیں: یہ بہت زیادہ ہیں مثلاً "الضعفاء" الضعفاء" بخاری کی نمائی کی عقیلی کی اور دار قطنی کی۔ "الکامل فی الضعفاء" ہے جو ابن عدی کی ہے اور "المغنی فی الضعضاء" ہے جو اہم زہی کی تھنیف

رج) ثفته اور ضعیف راوبوں میں مشترک تصانیف : بیہ بھی بہت زیادہ ہیں "تاریخ الکبیر' بخاری کی ہے "الجرح والتعدیل" ابن ابی حاتم کی ہے-

یہ کتابیں عام رادیوں سے متعلق ہیں اور بعض حدیث کی کسی خاص کتاب سے متعلق ہیں اور بعض حدیث کی کسی خاص کتاب سے متعلق ہیں جیسے "الکمال فی اسماء الرجال" عبدالغنی المقدی کی ہے ' پھراس کی متعدد تہذیبات لکھی گئی ہیں جیسے مزی 'دہی 'ابن حجراور خزر کی کی ہیں-

## ۲۱۔ راوبوں کے وطنوں اور شہروں کی پہان

ا۔ اس بحث کامفہوم: اوطان جمع ہے وطن کی۔ اس سے مراد وہ صوبہ یا علاقہ ہے جس میں کوئی شخص پیدا ہوا ہو یا رہائش پذیر ہوا ہو۔ اور بلدان جمع ہے بلد کی' اس سے مراد شہ یا بہتی ہے جس میں کوئی شخص پیدا ہوا یا رہائش پذیر ہوا۔

اس بحث سے مُراد راویوں کے صوبوں اور ان شروں کی پیچان ہے جن میں وہ پیدا ہوئے یا جن میں سکونت اختیار کی-

ا۔ فائدے: ایک لفظ میں متفق دو اسموں اور ناموں میں تیمیز ہوتی ہے جب کہ وہ مختلف شہروں کے ہوں کی حفاظ میں متفق دو اسموں اور خاط میں تیمیز ہوتی ہے جب کہ وہ مختلف شہروں کے ہوں کی وہ علم ہے جس کی حفاظ حدیث کو اپنے تصرفات اور بحث و محکم اور تحث و محکم اور تحدیث کو اپنے تصرفات اور بحث و محکم اور تعدید تعمرار اور تصنیفات میں ضرورت رہی ہے۔

# س- اہل عرب و اہل مجم کس کی طرف اپنی نسبت کرتے تھے؟ کوئیہ ان کی اکثریت مقیم عرب لوگ اپنے قبیلوں کی طرف منسوب ہوتے تھے کیونکہ ان کی اکثریت خانہ بدوش تھی۔ اس لیے ان کا اپنے قبیلے سے ربط زمین کی نسبت زیادہ پختہ تھا۔ جب اسلام آیا تو ان پر شہروں اور دیماتوں کی رہائش غالب آئی تو یہ اپنے شہروں

اور بستیوں کی طرف منسوب ہونے لگے۔

ج مجی قدیم زمانوں بی سے اپی بستیوں اور شروں کی طرف منسوب ہوتے تھے۔

ام- جوابیے شہرسے منتقل ہوجائے وہ کیسے منسوب ہو گا؟

(۱) جب دونوں بستیوں کو جمع کرتا ہے تو آغاز پہلے شہرکے ساتھ کرے ' پھراس شہر کا نام لے جس کی طرف منتقل ہوا ہے ' بہتریہ ہے کہ دوسرے پر حرف ثم داخل کرے مثلاً جو حلب میں پیدا ہوا پھر مدینہ منورہ کی طرف منتقل ہوا تو وہ یوں کیے گا۔ "فلان الحلبی شم المدنی" فلال حلبی ہے پھر مدنی۔ ای طرح اکثر لوگوں کا عمل ہے۔

۵- جو شهرکے ماتحت اور تابع کسی بہتی میں رہتا ہو وہ کیسے منسوب ہو گا؟

ا جائز ہے کہ وہ اس بہتی کی طرف منسوب ہو۔

ا سی بھی جائز ہے کہ اس شرکی طرف منسوب ہو کہ اس کی بہتی جس کے تابع ہے۔

" بیر بھی جائز ہے کہ وہ اس علاقے ضلع یا ملک کی طرف منسوب ہو جس سے اس فلمرک تعلق ہے۔ اس فلمرکا تعلق ہے۔ .

مثال: ایک مخص البان سے تعلق رکھتا ہے اور بیہ طب شرکے ماتحت ہے اور مطاب الثام سے متعلق ہے تو اس مخص کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی نبعت میں میں کی کے فلاں البانی یا فلان الحلبی یا فلان المشامی

۲- کسی جگہ کی طرف نبیت کے صحیح ہونے کے لیے اس میں کتنی مدت قیام کرنا ضروری ہے؟

چار سال اور می عبدالله بن مبارک کا قول ہے۔

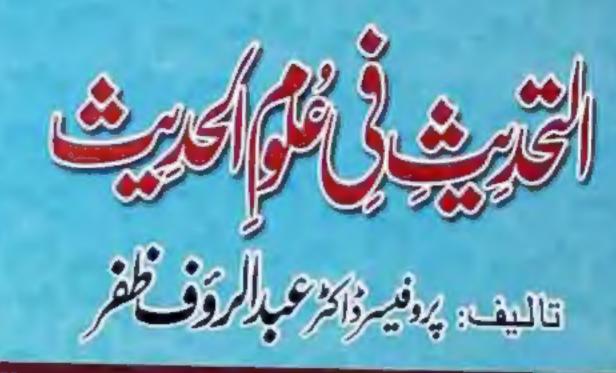
## ے۔ مشہور ترین تصانیف :

امام سمعانی کی گتاب الانسساب جس کا ذکر گذر چکاہے کو بھی اس بحث کی تصانیف میں شار کیا جا سکتاہے کی تصانیف میں شار کیا جا سکتاہے کیونکہ وہ راویوں کی ان کے وطنوں وغیرہ کی طرف نسبت کو ذکر کرتے ہیں۔

ج رادیوں کے صوبوں اور شروں کے ذکر کے مقامات میں سے ایک "الطبقات الکبری "ابن سعد کی کتاب ہے۔

یہ اس کتاب میں آخری بحث ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے راہنما اور نبی حضرت مُحمد ملی ہی آل اور اصحاب پر رحمتیں نازل فرمائے اور تمام تعریفیں جمانوں کے پروردگار کے لیے ہیں۔





## اس کتاب کے چند اہم عنوانات

- حديث ولي ۽
- مظرین طدیث کے اعتراضات اوران کے جوابات
- علم اصول حديث اوراس كاارتقاء (قرن اول تاعصر حاضر)
  - تقتيم حديث باعتبار تاقلين
  - قبول رد كاظ عديث كالتميل
    - مشترك ما بين ومقبول ومردود
      - شرائط قبوليت راوي
  - حدیث کی تقسیم باعتبارتکث وساقط سند
    - باعتبارروایت حدیث کی تقیم
      - افدِ صدیث کے طریقے
        - جرح وتعديل
    - صحاح ستداوران کے موقعین